



کاروائی

اجلاس منعقدہ یعنی شبہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء مطباق میڈان المارک ۱۳۱۲ھجری

فہرست

صفحہ نمبر	مندرجات	پہلے صفحہ
۱۱	ثالث، تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔ سوالات اور ان کے جوابات و حفظت کی درخواستیں۔	۱
۳۲	محبیک استحقاق یہ مسجانب میر فضیل عزیز خان کوہاٹ	۲
۳۳	محبیک القواد نمبر ۵	۳
۳۴	۵۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۴
۳۵	حاجی علی مودودی نظری	۵
۳۶	۵۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۶
۴۵	۵۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۷
۷۶	۵۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۸
۸۵	قرارداد نمبر ۱۱ مسجانب میر سٹر پکول علی ایڈرکٹ	۹
۸۶	محبیک القواد نمبر ۹ مسجانب - حاجی علی مودودی نظری پر یہاں بعث	-

فہرست ممبران اس سمبولی

- | | |
|--------------------------|------------------------------|
| ڈبٹی اپسیکر اسمبولی | ۱۔ میر عین الدین مجید نورخا۔ |
| وزیر اعلیٰ (قائم مقام) | ۲۔ میر تاج محمد خاں جمالی۔ |
| وزیر خزانہ | ۳۔ نواب محمد اسماعیل ریسان۔ |
| وزیر بذریعات۔ | ۴۔ سردار شناو المختار زہری۔ |
| وزیر صحت | ۵۔ میر اسرار المختار زہری۔ |
| وزیر مال | ۶۔ میر محمد علی رندہ۔ |
| وزیر تعلیم | ۷۔ مسٹر جعفر خاں مندوخیں۔ |
| وزیر ایس انڈجی اسے ڈی۔ | ۸۔ میر خاں محمد خاں جمالی۔ |
| وزیر کیوڈی اسے۔ | ۹۔ حاجیہ نور محمد صراف۔ |
| وزیر مواصلات و تعمیرات | ۱۰۔ نلک محمد سرور خاں لاکرہ۔ |
| وزیر سماجی بہبود | ۱۱۔ ماسٹر جالشت اشرف۔ |
| وزیر پلک، ہلکو انجینئرنگ | ۱۲۔ مولوی عبد الغفور سیدی۔ |
| وزیر مندوہ نہری و ترقیات | ۱۳۔ مولوی عصمت اللہ۔ |
| وزیر زراعت | ۱۴۔ مولوی امیر زمان۔ |
| وزیر آبادشی در قیات | ۱۵۔ مولوی نیاز محمد دنیانی۔ |
| وزیر خوداک۔ | ۱۶۔ سید علی الباری۔ |
| وزیر ماہی گیری۔ | ۱۷۔ مسٹر حسین اشرف۔ |

- | | |
|-----------------------------|--------------------------------------|
| وزیر صفت | - ۱۸. میر محمد صالح کھوتوانی. |
| وزیر محنت و افرادی قوت. | - ۱۹. میر محمد سلم بزرگو. |
| وزیر داخلہ | - ۲۰. لذاب ناداہ خدا الفقار علی مگی. |
| وزیر سماجی بیوود | - ۲۱. ملک محمد شاہ ہرداں زدی. |
| وزیر قانون و پارلیمانی امور | - ۲۲. داکٹر حکیم الدین خان. |
| | - ۲۳. مسٹر سید احمد یاسنی. |
| | - ۲۴. میر علی محمد نو تیزی. |
| | - ۲۵. مسٹر عبد القیار خان. |
| | - ۲۶. مسٹر عبد الجید خان اچکزئی. |
| | - ۲۷. سردار محمد طاہر خان لونی. |
| | - ۲۸. میر باز خان کھتیران. |
| | - ۲۹. حاجی ملک کرم خان خمل. |
| | - ۳۰. سردار میر جاویں خان مری. |
| | - ۳۱. لذاب محمد اکبر خان بکٹ. |
| | - ۳۲. میر ظہور حسین خان کھوس. |
| | - ۳۳. سردار فتح علی عرانی. |
| | - ۳۴. مسٹر محمد نامن کرد. |
| | - ۳۵. سردار میر چاکر خان ڈولکی. |
| | - ۳۶. میر عبد المکیم نو شیرداں. |

- | | |
|-------------------------|---|
| دزیر میگلاست | ۳۶. شهزاده جام علی اکبر.
۳۷. میر کچکول علی ایتووکیت.
۳۸. ڈاکٹر عبداللک بلوچ.
۳۹. میر ابن راس گنڈی.
۴۰. سروار سنت سنگھ |
| نماینده چندرو اقلیت | |
| نماینده سکھ پارسی اقلیت | |

بلوچستان سوبائی اسپل کا آنکھوں اجلاس مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۲ء بمعطابن، رضفان المبارک ۱۴۰۲ھ

بروز پنج شنبہ

زیر صدارت اسپیکر - ملک سکندر خان ایڈ وکیٹ

بجے پنج شام سوبائی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر - نحمدہ و نصلی علی رسولہ اللہ علیم۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔

لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کے لئے مولانا صاحب تلاوت کلام پاک فرمائیں گے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

اہ

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

لِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شَهِرُ رمضانُ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًىٰ لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنْ رَبِّهِ فَلَمَنْ يَشَاءُ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلِيَعْمَلْ مَا شَاءُ وَمَنْ كَانَ فِرِيقًا أَذْعَلَ سَفِيرَ فَعَذَّلَهُ مِنْ إِيمَانِهِ طَبِيعَةُ اللَّهِ كُمْ الْيَسِرُ وَلَا يُؤْكِدُ بِكُمُ الْعُسُرُ
وَلِتُكْمِلُوُ الْعِدَّةَ وَلِتَكْبِرُوا اللَّهَ مَلَأَ مَاهَدَّكُمْ وَلَعَلَّكُمْ لَتَشْكُرُونَ ه

ترجمہ۔ (دوزوں کا ہمیہ رضفان کا جیسے جریکے روزوں) کے بارے میں خدا کی طرف سے قرآن (رمضان) نازل ہے (اد قرآن) لوگوں کا رہنا ہے اور (اسیں) ہدایت اور (حق و باطل) کی تیزی کے کھلے کھلے سکم (موجود میں) تو (مسلمانوں) تم میں سے سچے خمس سیمیں (زندہ) موجود ہو تو چاہیے تو اس میں کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ کرے دنوں کے لئے پوری کزوالتہ مقیماً سا سختی نہیں کرنا چاہتا اور (یہ حکم) اس کی فرضی سے دیئے ہیں اتا کہ تم روزوں کی لئنی پوری کروادتا کہ امر نے جو تم کو بڑہ راست دکھ دی ہے اس بخت پر اسکا بڑائی کرو اور تاکہ تم اس کا احسان مانو۔

وقفہ سوالات

جواب اپیکر۔ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۳۲۱، میر عبدالکریم نو شیروالی صاحب کا ہے۔ لوزٹ۔ (میر پہاڑیوں خان مری صاحب نے پوچھا)

جواب اپیکر۔ سوال نمبر ۳۵۲ بھی میر عبدالکریم نو شیروالی صاحب کا ہے۔ میر صاحب خود نہیں ہیں ان کی طرف سے کسی نے نہیں پوچھا۔ اسی طرح سوالات نمبر ۳۵۳، ۳۵۴ اور سوال نمبر ۳۵۵ بھی ان کا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

نمبر ۳۲۱، میر عبدالکریم نو شیروالی۔

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ براہ راست اپیکٹر اور ڈپی سپرینگز ٹنٹ پولیس کی تعینات پولیس کے نیز
 افراد کی ترقیوں پر اشرا فراز ہوتی ہیں جبکہ ملک کے باقی صوبوں میں ایسا نہیں ہوتا؟
 (ب) اگر جزو (الف) کا جواب ثابت ہے تو بوجہستان پولیس کے ساتھ ان نامانصفاویوں کی کیا وجہ
 ہیں تفصیل وی جائے؟

وزیر داخلہ۔

(الف) یہ درست ہے
 (ب) ماسوائے بوجہستان اور ہوہیسرحد کے باقی صوبوں میں ڈی ایس پی کی بھرتوں براہ راست نہیں کی جاتی۔

جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے تو ہمواری حکومت نے ڈی ایس پی کے سرگز دلنز مرتب کرتے دقت یہ
شق بھی رکھدی تھی کہ مساوائے بلوچستان پولیس کے ٹیلی موادلات اور پر اسکیوٹنگ برائیخ کے باقی تمام
شہروں میں ڈی ایس پی کی پچاس فیصد آسامیاں برائہ راست پُر کی جائیں گی جہاں تک انسپکٹر کی برائہ راست
بھرتی کا تعلق ہے تو پولیس روپوز کے فقرہ ۱۲-۲ کے تحت باقی سو بولی میں بھی انسپکٹر کی دس فی صد اسامیاں
برائہ راست بھرتی سے پُر کی جاتی ہیں۔

بیان ۲۵۳ میر عبدالکریم نوشیر وانی -

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائی گے کہ -

سال ۹۱-۹۰ کے دوران میکر پولیس میں برائہ راست (ڈائریکٹ) بھرتی کردہ استٹنٹ
سب انسپکٹر، سب انسپکٹر اور ڈی ایس پی کی تعداد کس تدریج ہے۔ نیز کتنے افراد کو ترقی دی گئی
ہے تفہیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر داخلہ -

سال ۹۱-۹۰ کے دوران درج ذیل افراد کو بلوچستان پبلک سرکس کمیشن کی منظوری سے
برائہ راست ڈی ایس پی بھرتی کیا گیا ہے۔

ڈی ایس پی

مورخہ ۳۱-۰۳-۹۰

۱- مسٹر زندیر احمد

۲- مسٹر ہبنا نیگر درانی

۳- مسٹر غلام دستیگر

۴- شہزادہ شاہ فاروق

۵- مسٹر محب اللہ

٤-	مسط سعیل احمد
"	غلام علی بوج
"	مسط عبد الغفور
موخرہ ١-٩-١٩٩٠	مسط حبیب الشیخانی
موخرہ ٢٨-٣-١٩٩١	مسط نجم الدین ترین
" "	مسط عبد الحی
" "	مسط حسین احمد
" "	مسط ذیر محمد
" "	مسط محمد سعیم
" "	ایاز احمد
" "	مسط محمد خالد
" "	آغا طاہر علاؤ الدین

الفسکنٹر

١-	مسط عرفان بشیر
" "	مسط عبد الغفور
درج ذیل افیسان کو بطور ڈی، ایس، پی ترقی مل گئی۔	

ترقی بطور ڈی، ایس، پی

۱-	مسط محمد خان
" "	مسط محمد صادق عباسی
" "	مرزا طعبد الکریم

"	"	شیر محمد
"	"	مط نور حسن
موسمہ - ۸ - ۹ - ۱۹۹۰		- ۵
"	"	بیشیر احمد
"	"	مط صدر سلطان
"	"	مط بشیر جادیہ
"	"	مط عبد الشرف ان
"	"	مط محمد یعقوب
"	"	مط مقبول احمد
"	"	مط فردوس خان
"	"	مط عبد المنان
موسمہ - ۹ - ۱۹۹۱		- ۱۲
"	"	مط عبد المجید

ترکیت بطور انسپکٹر

موسمہ - ۸ - ۲۶ - ۱۹۹۰	"	مط محمد یعقوب
"	"	میر فراز خان
"	"	مط محمد اقبال
موسمہ - ۸ - ۲۶ - ۱۹۹۰		مط غلام عباس
"	"	مط خان محمد
موسمہ - ۹ - ۲۶ - ۱۹۹۰		مط سعیف الدخان
"	"	محمد حسن
"	"	مط شعبان علی

مورخہ - ۱۲ - ۱۹۹۰ء

- ۹۔ مسٹر ضیاد العباس
 ۱۰۔ مسٹر تاج محمد
 ۱۱۔ مسٹر سید افسر
 ۱۲۔ مسٹر غلام علی
 ۱۳۔ خالد ابراهیم
 ۱۴۔ محمد الفوز

پولیس روکے تحت سب اسپکٹر بطور ڈائریکٹ بھرتی نہیں کرنے جاتے جہاں تک اے۔ ایسا ہے کہ بیاو راست بھرتی اور ترقی کا تعین ہے تو اے۔ ایس، آئی صاحبان کی بھرتی اور ترقی کے احکامات ڈی۔ آئی۔ جی صاحبان جاری گرتے ہیں۔ (سال ۹۱-۱۹۹۰ء از ۱۹۹۰ء-۱-۱ تا حال) درج ذیل ایمدادیان کو بطور ڈائریکٹ اے۔ ایس۔ آئی بھرتی کیا گیا ہے۔

بھرتی بطور ڈائریکٹ اے۔ ایس۔ آئی

نمبر شمار	نام	تاریخ بھرتی	درجہ
۱۔	عزیز الرحمن	۱۹۹۰ء - ۳ - ۱۸	ڈی۔ آئی۔ جی پولیس قلات رینج
۲۔	محمد رمضان	۱۹۹۰ء - ۵ - ۱۳	" " " "
۳۔	علی اصغر	۱۹۹۰ء - ۶ - ۵	ڈی۔ آئی۔ جی پولیس قلات رینج
۴۔	لیڈ احمد	۱۹۹۰ء - ۱ - ۲	" " " "
۵۔	یار محمد	۱۹۹۰ء - ۱ - ۲	ڈی۔ آئی۔ جی پولیس سبی رینج
۶۔	عبد الفتاح	" " "	" " "
۷۔	احسن علی	" " "	" " "
۸۔	محمد ریوب	" " "	" " "

نمبر شارڈ	نام	تاریخ بھرتو	مرجع
-۹	محمد اللہ	۱۹۹۰ - ۳ - ۳	ڈی آئی جی پولیس سبی رنج
-۱۰	عبد العزیز	۱۹۹۰ - ۴ - ۳	" " "
-۱۱	ہزار خان	۱۹۹۰ - ۸ - ۱۱	" " "
-۱۲	ارشاد علی	۱۹۹۰ - ۱۰ - ۳۱	" " "
-۱۳	گل حسن	۱۹۹۰ - ۱۱ - ۲۶	" " "
-۱۴	سکندر حیات	۱۹۹۰ - ۱۲ - ۳۰	" " "
-۱۵	خمیس خان	۱۹۹۰ - ۱۲ - ۲۹	" " "
-۱۶	غلام محمد	" " "	" " "
-۱۷	پسند خان	" " "	" " "
-۱۸	تلغیر عباس زیری	۱۹۹۰ - ۱۲ - ۳۰	" " "
-۱۹	غلام سرور	" " "	" " "
-۲۰	محمد اکرم	۱۹۹۱ - ۱ - ۱	" " "
-۲۱	شیر حسین	۱۹۹۱ - ۱ - ۹	" " "
-۲۲	عبد الغفار	۱۹۹۱ - ۲ - ۲۸	" " "
-۲۳	عبد الجبار	" " "	" " "
-۲۴	منظور احمد	" " "	" " "
-۲۵	حابی محمد	" " "	" " "
-۲۶	غلام حیدر	" " "	" " "
-۲۷	شیخ احمد	۱۹۹۰ - ۴ - ۸	ڈی آئی جی پولیس کوٹکھ رنج
-۲۸	محمد حیم	۱۹۹۰ - ۴ - ۳	" " "

<u>رتبہ</u>	<u>تاریخ جلوز</u>	<u>نام</u>	<u>نمبر شمار</u>
	ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ رینج ۱۹۹۰ء	نور حسین شاہ	-۲۹
	" " " " ۱۹۹۰ء	محمد ابرار	-۳۰
	" " " " "	طالب حسین	-۳۱
	" " " " "	ظاہر حسین	-۳۲
	" " " " "	حسن رضا شاہ	-۳۳
	" " " " "	اسحاق علی	-۳۴
	" " " " "	شفقت امیر	-۳۵
	" " " " "	طارق محمود	-۳۶
	" " " " "	ستیم الحسن	-۳۷
	" " " " "	سید الجیہ	-۳۸
	" " " " "	خالد پروین	-۳۹
	۱۹۹۰ء - ۳ - ۲۲	خالد سیف اللہ	-۴۰
	" " " " "	الفٹ شاہ	-۴۱
	" " " " "	فہیم خان	-۴۲
	" " " " "	یونس رضا	-۴۳
	۱۹۹۰ء - ۳ - ۲۲	محمد سعید	-۴۴
	۱۹۹۰ء - ۲ - ۴	نظام الدین	-۴۵
	۱۹۹۰ء - ۴ - ۶	نجم الحسن	-۴۶
	۱۹۹۰ء - ۹ - ۹	عبدالمہدی	-۴۷
	۱۹۹۰ء - ۱۱ - ۳	سلیم مہدی	-۴۸
	ڈی آئی جی پیشیں پولیس برلن ۱۹۹۰ء	ڈی آئی جی پیشیں پولیس برلن	

ہیڈ کانسٹیلٹھ جو بطور اے، الیس آئے ترقی بابے ہوئے

۱	محمد طیف	ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ بنج	موسمہ ۹-۹-۱۹۹۰ء
۲	محمد فراز	" " "	" " "
۳	محمد طفیل	" " "	" " "
۴	علام محمد	" " "	" " "
۵	رiaz محمد	" " "	" " "
۶	بشارت علی	" " "	" " "
۷	نذری احمد	" " "	" " "
۸	فاروق جیل	" " "	" " "
۹	محمد عناشت	۱۹۹۰-۹-۹	" " "
۱۰	الٹرو سایا	" " "	" " "
۱۱	غلام قاسم	" " "	" " "
۱۲	خالد محمود	" " "	" " "
۱۳	کاظم علی	" " "	" " "
۱۴	شاد زبان	" " "	" " "
۱۵	رب لائز	" " "	" " "
۱۶	لیاقت علی	" " "	" " "
۱۷	غلام قاسم	" " "	" " "
۱۸	طارق محمود	" " "	" " "
۱۹	عطاء محمد	" " "	" " "
۲۰	منصور الرحمن	" " "	" " "

ہیڈ کالنیبل جو بطور اے ایس آئئے ترقی یابے ہوئے

- ۲۱	مخادر احمد	ڈی آئی بی پولیسیں قلعات رنج	مورخہ ۱۱-۱۱-۱۹۹۰ء
- ۲۲	شناور اللہ	"	"
- ۲۳	شیر خان	"	"
- ۲۴	شبیر حسین	"	"
- ۲۵	محمد اشرف	"	"
- ۲۶	اولدار حسین	"	"
- ۲۷	سلیم اللہ	ڈی آئی بی پولیسیں قلعات رنج	مورخہ ۱۱-۱۱-۱۹۹۰ء
- ۲۸	عبد الرزاق	"	"
- ۲۹	عبد الصمد	مورخہ ۲۶-۳-۱۹۹۰ء	"
- ۳۰	سلیمان خان	"	"
- ۳۱	محمد حسین	"	"
- ۳۲	مراد نجاش	"	"
- ۳۳	شمار احمد	"	"
- ۳۴	نذر محمد	ڈی آئی بی پولیسیں سبی رنج	مورخہ ۲۵-۱-۱۹۹۰ء
- ۳۵	لیاقت علی	"	"
- ۳۶	غلام بارک	"	"
- ۳۷	غلام قاسم	"	"
- ۳۸	محمد فاضل	"	"
- ۳۹	محمد شفیق	مورخہ ۱۹-۳-۱۹۹۰ء	"
- ۴۰	مینار احمد	"	"

<u>رتبہ</u>	<u>تاریخ بھرتو</u>	<u>نام</u>	<u>نمبر شمار</u>
"	ڈی ائی جی پولسین سبی رتبہ موخرہ - ۱۰ - ۵ - ۱۹۹۰	محمد حسین	-۴۱
"	"	جمال ایوب	-۴۲
"	"	ارشاد اللہ	-۴۳
"	موخرہ - ۱۸ - ۹ - ۱۹۹۰	احمد حسین	-۴۴
"	موخرہ - ۳۱ - ۱۰ - ۱۹۹۰	محمد خان	-۴۵
"	موخرہ - ۳۱ - ۱۰ - ۱۹۹۰	ملک امیر	-۴۶
"	موخرہ - ۱۴ - ۸ - ۱۹۹۰	محمد مختار	-۴۷
کمانڈٹ بی آرپی کوئٹہ	موخرہ - ۱۴ - ۲ - ۱۹۹۰	شیفع محمد	-۴۸
"	"	سفر خان	-۴۹
"	موخرہ - ۳۱ - ۵ - ۱۹۹۰	مولانا خاں	-۵۰
"	"	عبد الغنی	-۵۱
"	"	محمد نصر	-۵۲
"	"	محمد یوسف	-۵۳
"	"	عبد العجید	-۵۴
"	"	محمد خان	-۵۵
"	موخرہ - ۱ - ۸ - ۱۹۹۰	نبی خاں	-۵۶
"	"	رحیم خاں	-۵۷
"	"	آدم خان	-۵۸
"	موخرہ - ۱۱ - ۸ - ۱۹۹۰	محمد خان	-۵۹
"	"	پیر خاں	-۶۰

<u>ردیج</u>	<u>تاریخ بھری</u>	<u>۳۵</u>	<u>نہشاد</u>
کمانڈٹوں بی آرپی کونٹر	موہن ۹۰-۰۳-۱۰-۱۹۹۰	بجمع خان	-۶۱
" " "	" " "	سردار خان	-۶۲
" " "	" " "	فادر موز	-۶۳
" " "	" " "	بلال خان	-۶۴
" " "	موہن ۹۰-۰۱-۱۰-۱۹۹۰	گل حسین	-۶۵
" " "	" " "	عبد العزیز	-۶۶
" " "	" " "	عبد الجلیم	-۶۷
" " "	موہن ۹۱-۰۱-۱۹۹۱	کمال الدین	-۶۸
" " "	موہن ۹۰-۱۲-۱۹۹۰	خدا بخش	-۶۹
" " "	موہن ۹۱-۰۵-۱۹۹۱	عبد الرحمن	-۷۰
" " "	" " "	دل محمد	-۷۱
" " "	" " "	عبد اللہ	-۷۲
" " "	" " "	سلطان علی	-۷۳
" " "	" " "	علی خان	-۷۴
ڈی آئی جی سپیشل برائی کونٹر	موہن ۹۱-۰۴-۱۹۹۱	محمد شرف	-۷۵
" " "	موہن ۹۱-۰۶-۱۹۹۱	محمد شید	-۷۶

۳۵۲ میر عبد الكریم نوشیر وانی

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائی گے کہ

سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں یونیز کی کمقدار آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔ نیزاں آسامیوں میں سے

ہر فلم کو دی گئی آسامیوں کی تعداد بھی بتائی جائے؟

ڈزیر داخلہ

صوبہ بلوچستان میں سال ۹۰-۹۱ء میں کل ۲۷ آسامیاں تخلیق ہوئیں ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ پلشین	:	۱۱	دیزیر دندرس
۲۔ قلعہ سیف اللہ	:	۲۰	" "
۳۔ خضدار	:	۱	" "
۴۔ تجوہ	:	۲۰	" "
۵۔ تربت	:	۲۰	" "
۶۔ نور الائی	:	۱	علاقی نیوزیر
۷۔ کوہ ہلہ	:	۱	" "
۸۔ تند تربت	:	۶	" "
۹۔ گوراگ پنجگور	:	۶	" "
۱۰۔ کوئٹہ کلی فیار	:	۵	" "
۱۱۔ خضدار	:	۶	" "
۱۲۔ پلشین	:	۱	" "

۳۶۸

بلجہ ۳۰۷ میر عبدالکریم تو شیر وانی۔

کیا ڈزیر داخلہ اور اس کرم مطلع فرمائیں جائے کہ۔

سال ۱۹۹۱ء تا ستمبر ۱۹۹۱ء کے دوران ڈپٹی گورنر خاران نے جادوں کے کقدر پر مٹ

کن کن افراد کو جاری کئے ہیں، ان کے نام بعد ولدیت تباہی جاتے؟

وزیر داخلہ۔

ماہوار گوشوارہ داہلی چالی جو کہ ڈپٹی مخفی خاران نے از مرخص یکم جنوری ۱۹۹۰ء تا ستمبر ۱۹۹۱ء جن افراد کو جاری کئے ہیں ان کے ناموں کی فہرست انتہائی ضخیم ہے بہذا ایسی لائبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

بنگہ ۳۵۸، میر عبدالکریم نو شیر وافی۔

کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ حکومت بلوچستان نے چار مشیر (ایڈوایزر) سینے کی کیوں فردت محسک کی ہے۔ جبکہ بلوچستان ایک غریب اور پمامنہ ٹوبہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میر تاج محمد خان جمالی)

حکومت بلوچستان نے حسب فردت چار^(۲) مشیروں کو تعینات کیا ہے۔ جو کہ مرد جو قواعد و فوابد کے مطابق ہے۔

بنگہ ۱۰۵، ڈاکٹر عبدالمالک

کیا وزیر ملازم متبہہ دامود استظامیہ از راہ کرم مس فرمائیں گے کہ اس وقت وزیر اعلیٰ کے کل کتنے معاون اور مشیر ہیں؟

وزیر ملازم متبہہ ارتقطم و سقی عمومی۔

اک وقت وزیر اعلیٰ کے مندرجہ ذیل خصوصی معاون اور مشیر ہیں۔

خصوصی معافون

- ۱۔ سید امیر محمد شاہ، خصوصی معافون برائے ذیراً عالیٰ برائے ٹرالپورٹ اتحادی افیروزہ۔
- ۲۔ صدر مشیر خان، خصوصی معافون برائے ذیراً عالیٰ برائے امور حیوانات اور بیان گیری۔
- ۳۔ صدر آبادان فریدن آبادان، خصوصی معافون برائے ذیراً عالیٰ برائے امور داخلہ۔
- ۴۔ صدر عبدالحیم ترین، خصوصی معافون برائے ذیراً عالیٰ محکم تیغات و موالات۔

مشیر

- ۱۔ ڈاکٹر محمد افضل، مشیر برائے ذیراً عالیٰ محکمہ تعلیم۔
- ۲۔ مولانا عبد العزیز خلی، مشیر برائے ذیراً عالیٰ منہجی امور اور اوقاف۔
- ۳۔ محمد شام کاکڑہ، مشیر برائے ذیراً عالیٰ محکمہ بہبود آبادی۔
- ۴۔ حناب رضا قت زمان خان، مشیر برائے ذیراً عالیٰ، توانی۔

ڈاکٹر عبدالمالک پورچ

(ضمنی ہواں) حناب اسپیکر، جواب پڑھا ہوا سمجھا۔
میرا ایک منی سوال ہے اتنے مشیر صاحبان جو رکھے گئے ہیں ان سے کس حد تک بلوچستان کے عوام کو فائدہ ملے۔
ایک بڑی لست آپنے دی ہے۔

میر حبیب محمد خان جمالی

وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی۔ حناب اسپیکر صاحب قواعد اور رولنگ کے تحت اتنے مشیر
اور اپیشل اسٹیٹ رکھے جاتے ہیں معزز رکن نے نوٹ کیا ہو گا کہ ان کے ذمہ جو کام ہیں وہ لخادیتے گئے ہیں
وہ وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور وزراء کی مدد کرتے ہیں آپ انہیں ان کے دست راست کہہ سکتے ہیں تاکہ وہ لوگوں
کے سائل حل کرنے میں ان کی مدد کر سکیں اور بجا دیزدے سکیں۔

ڈاکٹر عبد الملک بلوچ

باقی تو ڈھنک ہے۔ مشیر بہاں کے ہیں لیکن رفاقت نہ انہوں نے
صاحب کو کس کھاتے میں رکھا ہے؟

وزیر سرگزرا نہ ڈھنل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ

یہ صاحب وزیر اعلیٰ کے مشیر دلائے تو انہی میں اسکی ایک مثال آپسے سامنے گوشہ نگزار کر دوں پنجاب میں مسٹر شہزاد عادق بڑی مشہور سبستی ہیں وہاں ان کو اُن اینڈ گیس کا ایڈوائیزر رکھا گیا ہے وہ ان کی ہمیل help کرتے ہیں میں معزز زبان کو مسٹر رفاقت زمان کے کوائف دیا چلؤں انہوں نے اپسیں کافی سائنس اینڈ میکنالوجی یونیورسٹی آف لنڈن سے آر ایس اُنیل میکنالوجی میں کیا ہے اُن کے بعد اُنیل میکنالوجی میں وہ بی ایس سی میں اپسیں کالج آف سائنس اینڈ میکنالوجی کالج سے ڈی آئی سی پسرویم ریزولوا ٹسٹریٹر بند کیا ہے یہ ایک بڑی پریسٹیجیس ^{prestigious} یونیورسٹی ہے ادارہ ہے دنیا کا اسکے علاوہ ایسا ہے پسرویم میں پسرویم ریزولوا ٹسٹریٹ میں ان کی فرودت اس لئے محسوس ہوئی کہ وفاق حکومت اسلام آباد lease مکانات استعمال کرتے ہوئے اُنکی کمپنیز کو لیز دیتا ہے کہ آپ جائیں اور وہاں اُنکی کمپنی سروکریں technicalities کو سمجھ سکے اور ایسا نہ ہو کہ غلط نوگز رابطہ کر کے آجائیں بلکہ جتنے بھی فیلڈ میں ایکسپریٹ ہوں وہ آگے آئیں۔ میں نے صرف یادوں کو مطلع کرنے کیلئے یہ عرض کیا۔

میر جاپوں خان مری - جناب اسپیکر آپسے توسط سے یہ کھوں گا کہ ماشا و اللہ اتنے ایڈوائیزر اور مشیر دل کے باوجود تمام آئیں ہمیں جا رہا ہے وہ جنتے ہیں کہ منسٹر دل کے ساتھ یہ طبقہ اور ایڈوائیزر کرتے ہیں لیکن یہ کارکردگی جسے کر 1992ء کی اے ڈی پی ایچی ملک دیلیز نہیں ہوئی ہے بڑے مزے کی بات ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کیا سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

میر سعید خان مری۔ جناب اسپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنے مشیر ہونے

کے باوجود کام پھر بھی نہیں ہو رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ابھی تک ۱۹۹۲ء کا ۱۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کے باوجود کام پھر بھی نہیں ہو رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب اسپیکر۔ جی آپ اس کا جواب سُنیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی۔ میر سعید خان میں ایسا سوال پوچھا گیا ہے وہ

اس کا ذمہ سے لگتا ہے جسیں یہ انٹیشن intantion کہ معزز رکن پر اگر اس آف ورک برائے اے ڈی پر سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا۔ وہ اس سلسلے میں وزیر ایس اینڈ جی سے نیا سوال کریں مشریق اینڈ جی تیار ہوں گے اپنے جواب دینے کیلئے۔

میر سعید خان مری۔ آپ کے توسط سے میں کہوں گا کہ ایڈ وائز توہر ڈپارٹمنٹ

کا اپنا ہوتا ہے اور اپنی ایڈ وائز دیتا ہے ٹھیک ہے جس تم مارکیٹ دل ماشاد لیکن اس کے باوجود اپنے تکمیل کام نہیں ہو رہے ہیں یہ سب آپ کے سامنے عیاں ہے وہ آئیں تھیں گورنمنٹ کی طرف سے ان کو تمام فیصلیں مل رہی ہیں لیکن ان کی افادیت کیا ہے ان کی افادیت نظر نہیں آ رہی ہے؟

جناب اسپیکر۔ ان کا پوچھنا یہ ہے کہ کام کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی۔ جناب اسپیکر۔ ان کا خصوصی نقطہ ڈولینگ ہے

وہ اس کے لئے خصوصی سوال کریں ہم یعنی ٹریوری پنج سے متعلقہ وزیر ساری تفصیل ان کے سامنے رکھ دیں گے

جب قانون میں گنجائش ہے کہ آپ مشیر رکھ سکتے ہیں اسی پر اسٹنٹ رکھ سکتے ہیں۔ یہ قانون ہے جسے استعمال کیا گیا ہے۔ (مدخلت)

جناب اسپیکر۔ آپ شریعت رکھیں۔ آپ سے پہلے ڈاکٹر مالک صاحب کھڑے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوچ۔ میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ کیا سارے بلوچستان میں کوئی

ایسا بندہ نہیں ملا کہ وہاں پر جا کر ہم نے اپنا مشیر رکھا؟ اسکے علاوہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تھیوری میکلی ^{theorattically} کاغذوں میں لکھا ہے کہ ہم کو بلوچستان میں ایسے ایکسپرٹ نہیں ہلا کرتے ہیں یا اس کو الٹی سے ایکسپرٹ یہاں نہیں میں لیکن پر کیکٹیکلی ^{practically} ان سے میں ملا بھی ہوں وہ مرن اس عذرگ ہیں کہ منظر یا ایم پی اسے ہماجباں کے ساتھ وہ اسلام آباد میں کوارڈینیٹ کرتے ہیں ان کو تھوڑی بہت خودت اسی کام کیلئے ہوتی ہے لیکن وزیر ہماجباں تو بڑا امپریشن ^{impression} دے رہے ہیں کہ وہ بلوچستان کے لئے ایک بہت بڑا اثاثہ ہے میرے خیال میں اس فتح کی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیرِ اعلیٰ میڈیا کے طبق۔ معزز رکن سے میری اگزارش ہے کہ وہ اگر اسی

سپیشیل کو ایغیکلیفن (^{specific qualification}) کے بلوچستان سے کوئی دے دیں۔ ذکری بات ۱۹۸۹ء - ۹۰ء میں اطلاعات کے مطابق سترہ نیزز (^{leases}) اور گنیں وہ کپنیاں نہیں آئیں ہاری حکومت کی کوششوں کی وجہ سے دمکنیز پڑ دیم کی آئی ہیں دوسری کپنیاں بھی آئی ہیں میں علاوہ ازین بلوچستان میں تیسرا کپنی بھی آئی ہے ڈر لگ کیتے تاکہ وہ ڈر لگ کر کے ٹیکٹ کریں اس طرح یہاں اٹ دالٹر تسلی نکلے گا اس سے ہمارے ٹوبے کی بھلائی ہوئی۔

میرزا ہماں خاں ہری۔ جناب اسپیکر۔ میرزا ہماں تو وہیں کی وہیں رہ گئی روز کے

مطابق ہیں کوئی دفتر امن نہیں ہے بلکہ ہیں مشیروں کی افادیت کا پوچھنا ہے اتنے زیادہ مشیروں کی کیا فرودت ہے میں یہی پوچھ رہا تھا۔

جناب اسپیکر۔ اسکے بارے میں انہوں نے کہدیا ہے۔

میر جالیل خان میری۔ جناب کیا یہ رول آڈٹ ہو گیا ہے؟

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

نمبر ۱۱۵ رد اکٹر عبد المالک۔

کیا وزیر ملازمتهاد دامور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
روال مالی سال ۹۲-۹۳ء کے دوران کل کتنی ٹاؤن یاں خریدی گئی ہیں۔ اور ان پر کس قدر
حریج آیا ہے۔ تنفیل دی جائے؟

وزیر ملازمتهاد نظم و نسق عمومی۔

مالی سال ۹۲-۹۳ء کے دوران حکم ملازمتهاد نظم و نسق نے جو ٹاؤن یاں خریدی ہیں ان کی
تفصیل بعد حریج درج ذیل ہے۔

<u>نمبر شمار</u>	<u>قسم صکاریہ بعد مادل</u>	<u>برائے</u>	<u>قیمت</u>	<u>برائے</u>
۱۔	ٹیوٹا کرول۔ ۱۹۹۱ء	برائے حکم ملازمتهاد نظم و نسق	۲۴۵،۲۸۶/-	
۲۔	ٹیوٹا کوسٹر۔ ۱۹۹۱ء	" "	۱۵،۹۵۰،۸۸۹/-	" "
۳۔	بیجا رو۔ ۱۹۹۱ء	برائے حکم خوارک	۹،۳۹،۰۰۰/-	

مشیر برائے ذریعہ اعلانہ مہینہ بی امروہ	۵۰، ۳۵، ۶۸۶/-	۷۔ ٹوٹا کردار کار ۱۹۹۰ء
برائے ذریعہ اعلانہ سیکرٹریٹ	۳۰، ۶۹، ۵۶۲/-	۸۔ دد عذر پیجارو ۱۹۹۱ء
	۴۴، ۳۵، ۳۳۰/-	

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ

جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ جیسا کہ معزز ذریعہ
نے فرمایا ہے کہ ۱۹۹۱-۹۲ء میں انہوں نے صرف پانچ گاڑیاں خریدیں اور اسیں اینڈجی لے کے ڈی نے
خریدیں ہیں مگر ایک جو تصور ہے جو لوگ کہہ رہے ہیں اور جو ہم دیکھ رہے ہیں اور ان فرد اور ہماجوان کو
ہم دیکھو رہے ہیں کہ ان کے پاس نئی گاڑیاں ہیں اور یہ شمار گاڑیاں سول سیکرٹریٹ میں ہوئیں ہیں
تو میرے خیال میں صرف پانچ گاڑیاں کہنا۔ اور اگر حکومت بلوچستان نے صرف پانچ گاڑیاں خریدیں
ہیں تو پڑی اچھی بات ہے اگر یہ جواب غلط ہے تو پھر یہ مناسب نہ ہو گا ہم اس کی تحقیقات کریں گے اور
اس کے بعد ضمنی بحث بھی آئی ہے اور سپلینسٹری بحث میں یہ ہو گا کہ اسیں اینڈجی اسے ڈی مزید قسم مانکھی
کہ ہمیں آثار قم مزید گاڑیوں وغیرہ کے لئے چاہیئے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں میرے خیال میں بہت
زیادہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ہاں آپ تحقیقات کریں اور دیکھیں۔

میر جیان محمد خان جمالی۔

وزیر اسیں اینڈجی اسے ڈی۔

جناب والا جو سوال تھا کہ ۹۲-۹۱ء جولائی کے

بعد جو گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کا جواب تو اون کے سامنے رکھ دیا گیا ہے کچھ ایسی گاڑیاں ہیں جو ہمارے
دارہ کار میں نہیں آئی ہیں اور وہ مختلف پراجیکٹ کی گاڑیاں ہیں وہ انہی منظری سے تعلق رکھتی ہیں۔
پروجیکٹ جو غیر حاکم کے ہیں وہ خود خریدتے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے ہم ڈی پارٹمنٹ

کی جو گاڑیاں آتی ہیں یوں یا پولیس دیزر کے لئے ہوتی ہیں ان سے ہلا کوں تعلق نہیں ہے وہ خود مکھے خریدتے ہیں۔ ان کا ایس اینڈ جی اسے ڈی سے ٹی سے تعلق نہیں ہے ۳۰ جون ۹۱ء سے پہلے جو گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کا جواب دے دیا گیا ہے وہ سوال پہلے آیا اسکی تفصیل دے دی گئی ہے۔

ڈاکٹر عبد الملک۔ جناب اسپیکر میں بھی سمجھتا ہوں کہ پولیس کے لئے گاڑیاں ہوم ٹیسٹنٹ خریدتی ہے یا پر الجیکٹ کے لئے ایس اینڈ جی اسے ڈی نہیں خریدتی ہے پھر بھی میں سمجھتا ہوں اور میرا موقف بہتے والا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس ایوان میں کم از کم غلط بات نہ کی اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ ابھی تک انہوں نے پانچ گاڑیاں خریدی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ محمد طاہر لونی صاحب۔

سردار محمد طاہر لونی۔ جناب اسپیکر۔ ادھر میں جواب میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک پیجارو کی قیمت فولاد کا اتنا لیس بزار روپے ہے اور پھر پنج دو پیجارو کی قیمت تیس لاکھ انہتر بزار پانچ موبہر روپے دی گئی ہے اور مادل بھی ایک روپیز اور مادل ہیں یہ کیسے خریدی گئی ہیں۔ قیمت میں فرق ہے۔

میر جان محمد حبی (وزیر ایس اینڈ جی اسے ڈی) جناب اسپیکر، میں معزز مبرکے سامنے وفاحت کرتا چلوں کہ یہ گاڑیاں اپن مارکیٹ سے ٹینڈر کے ذریعے خریدی جاتی ہیں اور وہ آس دن اس وقت جو مارکیٹ پر ایس ہو وہ دی جاتی ہے اور اس کے سخت جو کم پر ایس دے گا ہم اس سے خریدتے ہیں یہ ایک پورا پروپر ہوتا ہے اس سے اخراج نہیں ہو سکتا ہے جو ۹۱۔ کی پیجارو ہے ۹۲۔ میں خریدی گئی ہے اس وقت ہم بھی جانتے ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستانی روپے کی قیمت گر گئی ہے اور ساری گاڑیاں میٹنگی ہو گئی ہیں یہ بات جو کارکے مالک ہیں وہ جانتے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی

جناب اسپیکر! کیا یہ گاڑیاں اس وقت مہنگی ہو جائیں ہیں جبکہ سرکار خریدتی ہے یہ مہنگی بوجان ہیں میں نے خود یہی گاڑی ۹۱۔ مادل آٹھ لاکھ سالٹھ بزار روئے میں خریدی ہے اور بہت اچھا نگہ ہونے کی وجہ سے میں نے اسکے تیس ہزار روپے زیادہ بھی دینے میں پھر یہ کیسی گاڑیاں ہیں جو ۱۵، اور سولہ سو لاکھ روپے کی ہیں یہ جواب سراسر غلط ہے اسکی تحقیقات کی جائے۔

میر جان محمد حبی (وزیر الریس اینڈ جی اے ڈی)

جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ یہ بیجا رونی آئی ہیں جو اندر کولا ہیں فائیر ہیں اور ان میں نیا ستم ہے اگر سردار صاحب نے یہ گاڑیاں خریدی میں تو ٹھیک ہے اگر پرانی ہے تو پرانی قیمت ہے قیمتیں ہم کمزور ہیں کرتے ہیں قیمتیں کارڈیل کراچی یا کوئٹہ دلی کرتے ہیں۔ ہمارا اختیار ہیں ہے ہم گاڑیاں اپنودھ ہیں کر رہے ہیں اگر یہ شکل میں سردار صاحب نے پیجا رہ خریدی ہے جو ۹۱۔ مادل ہے اور اب اسکو ۹۲۔ مادل کہا جائے تو ٹھیک ہے اگر سردار صاحب نے پرانی خریدی ہے تو اور بات ہے اب قیمتیں زیادہ ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی

جناب اسپیکر! اگر یہ گاڑیاں ۹۲۔ ہیں نیا مادل ہیں تو صحیح ہے میرا اعتراض ہیں ہے۔ مگر جواب غلط ہے۔

میر جان محمد حبی (وزیر الریس اینڈ جی اے ڈی)

جناب والا! جو ستر میں مادل آجاتا ہے اس کو ہمارے ڈیلر ۹۱۔ ۹۲، بھتے ہیں جو لوگ کارڈ لختے ہیں وہ جانتے ہیں یہ نئے مادل کی ہے اور اس دقت جو قیمت تھیں اس کی ہیں۔

۵۱۲۔ ڈاکٹر عبد الملک

کیا وزیر ملازمت ہوا و امور انتظامیہ اذرا و کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۰ء کے الیکشن کے

دورانِ جن ڈپٹی کمشنروں پر موجودہ حکومت نے دھاندی کا الزام لگایا تھا وہ آفیسر صاحبانِ کہاں کہاں
اور کن کن عہدوں پر فائز ہیں؟

وزیر ملازمت ہمار و امور انتظامیہ۔

سال ۱۹۹۰ء کے انتخابات کے دورانِ جن ڈپٹی کمشنروں کے خلاف موجودہ حکومت نے
دھاندی کا الزام لگایا تھا آج کل تفصیل ذیل عہدوں پر فائز ہیں۔

موجودہ عہدوں	نام آفیسر	نمبر شمار
ڈپٹی کمشنر تربت	جناب قامی سراج احمد	۱۔
ڈپٹی کمشنر خضدار	جناب محمود خان مری	۲۔
ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔	جناب عبدالوهاب بنی محیل	۳۔
ڈپٹی سینکڑی لوچیف منشیر	جناب عبدالعزیز لاسی	۴۔
موجودہ عہدوں	نام آفیسر	نمبر شمار
خدماتِ دنیا حکومت کو سپرد کر دی گئی ہیں۔	راجہ عبدالظاہر	۵۔
صوبہ پنجاب تبدیل ہوئے ہیں	جناب سیف اللہ چھٹہ	۶۔
ڈپٹی سینکڑی لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ	ملک محمد افضل	۷۔
ڈائیکٹر محکمہ خودک	جناب عبد اللہ جان چکی	۸۔
ڈپٹی کمشنر پنجور	جناب ظفر اللہ بلوچ	۹۔
ڈپٹی کمشنر تبو موجودہ نصیر آباد تباولہ سندھ ہو گیا۔	جناب نادر میمن	۱۰۔

جناب اسپیکر۔ ہاں ڈاکٹر صاحب آپکا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبد الملک

جناب والا! میرا ہمنی سوال یہ ہے کہ دس ڈپٹی محشیز ہا جہاں کو موجودہ حکومت نے اسی وجہ سے نکالا تھا کہ ان لوگوں نے ۹۰۰ کے انتخابات میں دھانہ یاں کی تھیں اور اب ان میں سے ایک ڈی سی میرے حلقہ میں آیا ہے۔ معزز وزیر صاحب اسی یوں کے سامنے مجھے کیا کہیں گے کہ آجکو وہاں کس نیت سے بھجا گیا ہے کیا وہ دی نیت، مولو ۱ motive (تو نہیں لے کر آیا ہے اور اس لئے تو نہیں بھجا ہے۔ پہلے دلے مولو ۱ Motive ابی بار پر؟

میر جان محمد جالی (وزیر ایس انڈھی اے ڈی)

جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب نے ۱۶۔ نومبر کو پریس کانفرنس کی تھی ۹۱، میں تو انہوں نے کہا کہ ۱۶۔ رنس کو مطلع کر دیں گے اور پھر اس یوں میں آں معاملہ پر گرامگم بحث ہوئی پہلے اجلاس کے دران بحث ہوئی میں آسی کی وضاحت کر دیں کہ ان آفسر کی بلوں آفسر ایڈ منستر بلوں ایفشنی (inefficiency) (کھی) یہ ایک وجد بندی اور درسان کا کندھ کٹ۔ بلوں آفسر یہ بات حقیقت ہے اور ریکارڈ پر ہے اب جو یہ نیت کی بات کرتے ہیں اس بارے میں کچھ اور حقائق اس یوں کو بتانا چلوں بلوچستان میں ڈی ایم جی اور سی ایس پی افغان کو ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی محشیز بننے کا شوق ہوتا ہے ان سے دفتروں میں نہیں بیٹھا جاتا ہے ان میں سے ان ڈپٹی محشیزوں کو پہلے اضلاع سے نکال دیا گیا اور دفتروں میں تعینات کیا گیا ان کو احساس دلایا گیا کہ وہ اپنی کارکردگی بہتر کریں۔ اور یہ آفسر کچھ عرصہ دفتروں میں رہے۔ انہیں کہا گیا کہ آپ اپنی کارکردگی بہتر کریں اس کے بعد ان کے کمیس پر دوبارہ ہمدراد خور کیا گیا۔ ان میں سے جو دوسرے موبوں کے آفسر تھے ان کو اپنے اپنے موبوں میں بھج دیا گیا ان کو کہا گیا کہ آپ اپنے موبوں میں جائیں اور اپنے موبوں میں خدمت کریں ہمارے پاس اپنے بلوچستان کے آفسر ہیں ہم نے ان کو دیکھا ہے ان کو صحیح رکھنا ہے اور ان ہی سے قانون کی محنت کام لینا ہے۔

جناب اپسیکر۔ ڈاکٹر عبد الملک۔

ڈاکٹر عبید الحاکم

جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ آئینہ ان ایفیشنس ^{inefficient} اور ادالوں کے طور پر ذمہ دار ہیں لگایا گیا۔ اب نہیں کیا بات حقیقت ہے۔ اور انہوں نے حقوقی کی بات کی ہے کہ اس کے متعلق یہ حقوقی نہیں ہیں کہ فیصلہ شدنی سیاسی طور پر ان سے زندگی کیا تھا کہ آپکے اس فیصلہ سے پاکستان کے تمام الیکشن مشکوک ہو گئے ہیں یا تو یہ بات ہے کہ پولیکل انداز سے اس بات کو گول مول کر سکتے ہیں اور جب حقوقی کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں ہمارے وزیر صاحب کی یہ بات حقوقی پر مبنی نہیں ہے یہ تو اس وقت بہت بڑا سند بنتا تھا اور جو سینیٹر حکامِ اسلام آباد میں سٹھنے ہوئے ہیں حکومت کر رہے ہیں انہوں نے اس حکومت بلوچستان کو کال (call)، پر کال (call) کیا کہ آپ نے تو سارے پاکستان کے انتخابات کو مشکوک کر دیا ہے کہ دھانڈ ہوئی ہے اور ان ڈپٹی گمشنر کو نکلا جا رہا ہے پچاس فی صد دھانڈ ہوئی ہے اور جو یہاں وزیر صاحب کا کہنا ہے وہ غلط ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ جو ڈی سی میرے حستے میں آیا ہے کہیں وہ پہلے والی نیت پر نہ ہو۔؟

میر جاں محمد حبی۔ (وزیر اسٹاٹ ڈجی اے ڈی)

جناب والا! وہ اس نیت سے نہیں ہے دہ پہلے والی نیلگی نہیں کرے گا اور یہ تمام چیزیں تحریری طور پر بھی دفاعی حکومت سے نہیں آئی میں اور یہ تو اپنے دل کی بات ہے پہلے بھی انہوں نے یہاں ایک میر کے حلف اٹھانے پر واک آؤٹ کیا تھا اور یہ دلوں کی بات ہے ہم اس چیز کو دھرانا نہیں چاہتے ہیں۔ جو ہوا سو ہوا۔ اس کو دھرانا نہیں چاہتے بھول جائیں تو ٹھیک ہے۔

چنائی اسپیکر۔ میر ہمایوں خان مری۔

میر ہمایوں خان مری۔

جناب اسپیکر! میں آپکے توسط سے مرض کروں گا کہ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ان کا کنٹرول اور طور طریقے۔ ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ نیلگی ہے اور اس وقت

آپ نے کہا تھا کہ ٹھیک ہے یہ جتنے بھی لوگ ہیں ان کے کندھ کٹ پر ان کو اعتراض ہے اور آں چیز کو وہ اس ایوان میں کہہ چکے ہیں اور اب یہ آفیسر ان پر اچھے جھیگوں پر لگے ہوئے ہیں اور جو ہم کہہ رہے ہیں وہ صحیح نہیں تھا۔ اور اب تو ماست ارالہ وہ اچھا اچھی جھیگوں پر لگے ہوئے ہیں اور آج معزز ذیر صاحب کہہ رہے ہیں اس ان کا کنٹھ کٹ بھی اچھا نہیں تھا اور کار کر دیں بھی اچھی نہیں تھی۔

میر جان محمد حمالی (وزیر ایس انیڈ جی اے فی) جناب دالا خوشی اس بات کی ہے
اس وقت ذیر اعلیٰ بھی خود میر جان خان مری صاحب تھے انہوں نے ان کو مختلف اصلاح میں بھیجا تھا۔ لیکن یہ آفیسر تو بلوچستان ہی کے ہیں یہ ذیر مالک سے تو نہیں آئے ہیں اور یہ ہمارے رسم درواج کو جانتے ہیں ہم نے ان کو بھی بہتر بنانا ہے۔

میر نما یوں خان میری جناب اسپیکر! ہم نے تو اس وقت بھی کہا تھا کہ یہ اچھے لوگ ہیں آپ نے کہا تھا کہ اچھے نہیں ہیں اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ ان کی کار کردگی اچھی نہیں ہے اور اب آپ ان کو اچھی جھیگوں پر لگا رہے ہیں۔ غلط کہنے والے بھی آپ تھے یہاں پر غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے جیسا کہ ذکر مالک صاحب نے کہا ہے میں ان کی بات سے آتفاق کرتا ہوں۔
جناب اسپیکر و مسٹر کچکول علی

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ بنیادی غلطی کرنے والے ہم مفتنتے والے ہیں کیونکہ ہم خود ان کو کہتے ہیں کہ آپ نے فلاں میر کو کامیاب بنانا ہے اور فلاں کو ہرا رہا ہے اگر ہمارے کچھ اصول ہوتے تو اور جیسا کہ پہلے ان کو محظی لیا تھا اور ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جاتی اور یہاں ہمارے ذیر اعلیٰ صاحب نے کہی اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ انہوں نے دھاندی کی ہے اور داققی انہوں نے کہے اور اب بھی ان کو رکھا ہے اسی خرض سے رکھا ہے سارے کام غلط تو ہم خود کرتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان افسوس کا بھی فسروں ہوتا ہے وہ بھی تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں کہ انہیں چاہئے کہ وہ ہماری غلط باقول سر زمپیں

لیکن میں یہ ساری ذمہ داری مفہوم پر ڈالنا ہوں سارے مفہوم والے اس کے ذمے ہوں گے۔

ڈاکٹر عبد الملک بلوج

جناب اسپیکر : میں ایس اینڈ جی اے ڈی کے ذمہ دار سماں سے یہ پوچھوں گا کہ عام طور پر یہ تو ایک مخصوص واقعہ تھا ایک علاقے میں ڈپٹی گورنمنٹ کی تعینات کی عام طور پر اس سلسلے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے دہبہ متعلقہ ایم پی اے یا اسی ملکتے کے منتخب ایم پی اے ہوتے ہیں ان سے صلاح مشورہ کرتے ہیں اور کسی چیز کو فوقیت دیتے ہیں اور کس بناء پر کسی افسر کو تبدیل کیا جاتا ہے یا لگایا جاتا ہے۔ وہ ایڈمنیسٹریٹو پالیسیز میں حکومت کی اپنی مخصوص پالیسیز میں یا کام بینہ یا کسی کی اکثریت ہے یا قوت ہے اس بناء پر یہ تعیناتی کی جاتی ہے ہمیں اگر پالیسی پر مبنی ڈالی جائے کہ یہ کس بناء پر کیا جاتا ہے۔

وزیرِ اقتصادی ائمہ ڈی

جناب کوئی بھی پوسٹ پر اسکے قوانین میں اسی اندر رہتے ہوئے کام کرنا اسے پڑے گا۔ ایک نیا وی باہمیکا کسی بھی پوسٹ پر اسکے قوانین میں اسی اندر رہتے ہوئے کام کرنا اسے پڑے گا۔ دوسرا اگر عوام کو کوئی ایسی مشکلات ہوگی خدا کے فضل سے عدالتیں بھی آزاد ہیں وہ عدالتوں میں جاگہ اس افسر کی کھجوانی کو اسکے ہیں جو اس وقت طریقہ کارہے کوشش ہے کہ ان افسروں کو بھیجا جائے Priorities) ہمیں ان کو حاصل کیا جائے وہ کیا رہے گا (issues) کوئی قانون کی باندھ کیا جائے وہ کیا رہے گا (implement) کوئی قانون کو قائم رکھنا عوام کی مشکلات کو دور کرنا ان کے جو محضہ شیں ہیں (Judiciary) کوئی قانون کو روشن کی جاتی ہے کہ جہاں بھی کوئی () کوئی جاندار رہنے کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ غیر جاندار رہ کر کام کری۔

جناب اسپیکر : سوال نمبر ۱۶۷ ڈاکٹر عبد الملک مصاحب کا ہے۔

جذہ ۱۹ ڈاکٹر عبید الملک ۔

کیا ذریما طلاعات و نشریات از راه گرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) موجودہ اخباری دفعہ بورڈ کیا ہے جوہر میں کوئی اخبارات اخباری دفعہ بورڈ ایوارڈ پر عمل کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ذریما اخبارات جو اقبالی دفعہ بورڈ ایوارڈ پر عمل نہیں کرتے وہ سرکاری مراجعات کے متعلق ہیں۔

(ج) اگر جرد (ب)، کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ کلی درست ہے کہ یہ اخبارات اپنے ملازمین کو حکومت کی مقرر کردہ تنخوا میں اور مراجعات نہیں دیتے۔ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدام اٹھانے کا امادہ رکھتی ہے۔

ہشٹر سعید الحمدی شمی (وزیر اطلاعات و نشریات)

(الف) دفعہ بورڈ ایوارڈ کے تحت اخبارات کے کارکنوں کی تنخواہوں اور مراجعات کا تعین کیا جاتا ہے۔ موجودہ دفعہ بورڈ جو کہ پاچ ماہی ایوارڈ ہے۔ موخر ۹۰۔ ۲۔ ۱۵ سے نافذ العمل ہے۔ دفعہ بورڈ کی تشکیل و فعالیت کرنے کے اور دی ہی اس کے ایوارڈ کا نوٹیفیکیشن جاری کرتا ہے۔ دفعہ بورڈ ایوارڈ پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں یہ متعلقہ کارکنوں کی صوابہ پر ہے کہ وہ اپنے اخبار کی انتظامیت سے رجوع کریں۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو کسی مقامی روزنامے کے کارکنوں کی طرف سے کوئی شکایات موصول نہیں ہوئی۔ تاہم اس سلسلے میں کوئی شکایت ہو بلکہ تو کارکنوں کو وفاقی حکومت سے رجوع کرنا چاہیے۔ جس کے تحت دفعہ بورڈ ایوارڈ پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

(ب) دفعہ بورڈ ایوارڈ پر عمل درآمد کا سرکاری مراجعات سے کوئی تعلق نہیں اور یہ دونوں الگ الگ معاملات ہیں۔

(ج) جزو "ب" کا جواب نفی میں ہے تاہم جیسے کہ جزو "الف" میں واضح کیا گیا کہ دفعہ بورڈ ایوارڈ کا نفاذ دفاعی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اگر کسی مقامی اخبار کے کارکنوں کی طرف سے صوبائی حکومت کو کوئی شکایت موصول ہوئے تو ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔

ڈاکٹر عبد الحالک بلوچ۔ میرا صحنی سوال ہے کہ صوبہ میں کوئی اخبارات
دتبخ بورڈ ایوارڈ پر عمل کر رہے ہیں میرا یہ پوچھتے ہے کہ دتبخ بورڈ ایوارڈ پر کوئی عمل درآمد نہیں کر رہا ہے
اور اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ دوسرا صحنی سوال ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں یہ پانچواں دتبخ
بورڈ ایوارڈ ہے بلوچستان میں پہلے بورڈ ایوارڈ پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور

جناب اسپیکر۔ دیسے اگر حکومت بلوچستان یہ چاہے تو یہ معلومات اخبارات سے حاصل کی
جا سکتی ہے لیکن دتبخ بورڈ ایوارڈ وفاقی حکومت کے ہنسنے پر دیکھتے ہیں اور اگر ان پر عمل درآمد کا تعلق
ہے تو یہ لیبر لائز (Labour laws) کے تعاون سے ہو گا دکری بات یہ ہے کہ آجر اور ملازمین
کے درمیان کوئی کانٹریکٹر (Contract) ہوتا ہے تو اس ایوارڈ میں اس دتبخ بورڈ نے ایوارڈ دیا،
کہ رہنمائی کے لئے یا مالکان کو پابند کیا ہے کہ یہ حقوق آپ اپنے ملازمین کو یہ راستا نہ دیتے ہوں اگر کوئی
ایسی بات ہوگی تو جناب اسپیکر آپکے توسط سے میری گزارش ان کامکنوں سے ہے کہ وہ صوبائی حکومت
سے بھی رخصوں کریں اور جہاں تک ممکن ہوگا ہم اپنے اختیارات کو استعمال کریں گے اور کوشش کریں گے
کہ دتبخ بورڈ ایوارڈ پر وہ عملدرآمد ہو لیکن یہ زیادہ سامنے لیبر قوانین کا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحالک بلوچ۔ جناب اسپیکر یہ جواب نے اپنے جواب میں کہا کہ
اس سے میں ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور

جناب اسپیکر ایک پرچی آئی ہے اگر آپ اب اجازت

دیں تو میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو یہ پڑھ کر سنادیں کہ جہاں تک درست ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی پڑھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میرے محکمے نے یہ بتایا ہے کہ صرف روزنامہ

جنگ اور سترقی اس پر عذر آمد کر رہے ہیں اس میں حقیقت ہیں ہماری رہنمائی کا رکن ان کو سکتے ہیں جہاں تک اس پر عذر آمد ہو رہا ہے لیکن اتنا میں اس سوال کے حوالے سے ڈاکٹر مالک صاحب کو اور اس ایران کو یقین دلاؤں گا کہ حکومت پوری کوشش کرے گی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس پر عذر آمد ہو۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ آپسے محکمے یہ بھی جواب دیا ہے کہ اس سلسلے میں موجود

حکومت کو کسی مقام روزنامے کے کارکنوں کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے یہ میرے اپنے علم میں بھی ہے کہ بلوچستان یونین آف جننسٹ اس سلسلے میں کئی دفعہ چار طراف ڈیمانڈ پیش کئے اور نکھر مزیدار ادارے نے ڈیمانڈ پیش نہیں کئے ہیں اور آپ نے عذر آمد نہیں کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپسے محکمے نے آپکو غلط جواب دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر کی حد تک ان کی رہنمائی

سے میں اتفاق کرتا ہوں یونکہ چار طراف ڈیمانڈ میں نے خود دیکھا تھا کہ وجہ بورڈ کے مطابق عمل درآمد کرایا جائے وہ واضح نہیں تھا کہ فلاں اجبار پر عذر آمد کرایا جائے انہیں پابند کیا جائے یا انہیں ہریات دی جائیں یا ان کے استہنارات کم کئے جائیں دیزہ وغیرہ یہ میں مانتا ہوں کہ ڈاکٹر مالک صاحب اس حد تک درست فیصلے ہے میں۔ ان کے چار طراف ڈیمانڈ ہمارے سامنے ہیں جبکہ میں انہوں نے مختلف مطالبات کی نشاندہی کی تھی یہ بھلی نشاندہی کی گئی کہ وجہ بورڈ ایوارڈ پر عذر آمد کرایا جائے۔

جناب اپنیکر۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

بی۔ ۱۵، ڈاکٹر عبدالمالک۔

کیا وزیر اطلاعات و نشریات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں روزنامہ اخبارات کو اشتہارات دینے کی پالیسی ہے اس پالیسی کے مطابق روزنامہ کا نام تقدیم اشاعت اور اشتہارت کی تصدیق آٹھ کب ہوا، کی تفصیل دی جائے۔ نیز اگر ۹۱-۱۹۹۰ء کے بعد ان آٹھ مہینوں ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے اور اس کی تصدیق کی جائے؟

ہمٹر سید احمد ماشی (وزیر اطلاعات و نشریات)

اخبارات کو اشتہارات کے اجراء کے متعلق حکومت بوجپستان کی پالیسی کا لکھتے یہ ہے کہ اشتہار کا پیغام اس کے ہفت تک پہنچ جائے۔ اس مقدمہ کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل قواعد وضع کئے ہیں۔

- ۱۔ متعلقہ اخبار لازمی طور پر مرکزی میڈیا میٹی میٹ میں شامی ہو۔
- ۲۔ جن اخبارات نے اپنی اشاعت کی بافادہ تصدیق حکومت کے آٹھ بیور و آف سرکوئین سے کرانی ہو۔ نہیں ایسے اخبارات پر فوکیت دی جائے۔ جنہوں نے ابھی تک منذکورہ ادارے سے اپنی اشاعت کی تصدیق نہ کرانی ہو۔
- ۳۔ انگریزی زبان کے اخبارات کو عام طور پر اردو زبان کے اخبارات پر فوکیت دی جائے۔
- ۴۔ اشتہارات کی منصفانہ اور جہاں تک ممکن ہو سکے تمام علاقائی اور قومی اخبارات میں تبلیغ کی جائے۔
- ۵۔ اشتہارات ایسے اخبارات کو دیجئے جائیں جن کی اشاعت کافی ہو۔
- ۶۔ قومی زادیہ نگاہ رکھنے والے اخبارات کو ترجیح دی جائے۔
- ۷۔ اشتہارات کا حصول کسی اخبار کا استحقاق نہیں ہے۔

مذکورہ بالا پاکی حکومت پاکستان نے موخر ۱۸ جون ۱۹۸۹ء کو نافذ کی اور صوبائی حکومت اس پر عمل پیرا ہے۔

رد نامہ کا نمبر	تعداد اشاعت	اشاعت کی تقدیم راتٹ کب ہوا	چین
۱۔ جنگ سے کوئٹہ	۱۱۳۱۲	۱۹۸۹	
۲۔ مشرق کوئٹہ	۳۸۵۸	جون ۱۹۸۴	
۳۔ انتخاب حب	۶۵۰۰	دسمبر ۱۹۹۰	
۴۔ زمانہ کوئٹہ	۱۸۵۴	دسمبر ۱۹۶۷	
۵۔ بلوچستان ٹانگ کوئٹہ	۲۶۲۹	دسمبر ۱۹۶۶	
۶۔ نفرہ حق کوئٹہ	۳۳۰۷	دسمبر ۱۹۸۸	
۷۔ میران کوئٹہ	۲۰۰۵	دسمبر ۱۹۸۸	
۸۔ اعتماد کوئٹہ	۱۲۴۸	جون ۱۹۹۱	
۹۔ تغیر بلوچستان سٹوڈنگ	۹۹۶	دسمبر ۱۹۸۹	
۱۰۔ بولان جدید کوئٹہ	۱۵۳۶	دسمبر ۱۹۹۰	
۱۱۔ شال کوئٹہ	۶۳۶	مارچ ۱۹۹۱	
۱۲۔ خواں کوئٹہ	۵۰	دسمبر ۱۹۹۱	

آڈٹ بورڈ آن رکوویشن سے اشاعت کی تقدیم کو اس مستعلق اخبار کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی اخبار اس نہیں کرتا تو اس کے استھناءات کے زرخ تبدیل نہیں کئے جاتے۔

اعلافات۔ (رخصت کی درخواستیں)

جناب اسپیکر۔ سیکریٹری اسکلی رخصت کی درخواستیں پڑھ کر رُنائیں گے۔

محمد شاہ سیکرٹری اسمبلی بلوچستان۔

مولانا عبد الغفور حیدری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ دہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جاتے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

میر عبدالکریم نوшیروالی صاحب نے درخواست دی ہے کہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں کوچھ جادہ ہے ہی سات دن تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا سات یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جاتے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

میر عبدالجید نز بخو صاحب نے اطلاع دی ہے کہ دہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر اسلام آباد میں ہیں۔ اور اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جاتے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبر ۳

جناب اسپیکر۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے۔
لہذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔
یہ کہ گذشتہ اعلیٰس کے دوران پر میرے نشان زدہ سوال نمبر ۴۱ کے جواب میں ذیر منصوبہ بندی ترقیات نے
میرے تجویز کردہ کویت فنڈ کے تحت بھلی کی فرمائی اور کوئٹہ احمد علی خان تحصیل ۹ کا جواب غیرسلی
بنش دیا تھا حالانکہ دوسرے ایم پی اے صاحبان کے تجویز کردہ گاؤں کو بھلی مہیا کی جا رہی ہے اور میرے
تجویز کردہ گاؤں میں بھلی کی فرمائی کام روک دیا گیا ہے۔ ذیر منصوبہ کے غیرسلی بنش جواب سے
اس ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے لہذا اس اہم مسئلہ پر بحث کر جائے۔

جناب اسپیکر۔

کہ گذشتہ اعلیٰس کے دوران پر میرے نشان زدہ سوال نمبر ۴۱ کے جواب میں ذیر منصوبہ بندی د
ترقیات نے میرے تجویز کردہ کویت فنڈ کے تحت بھلی کی فرمائی برائے کوئٹہ احمد علی خان تحصیل ۹ کا
جواب غیرسلی بنش دیا تھا حالانکہ دوسرے ایم پی اے صاحبان کے تجویز کردہ گاؤں کو بھلی مہیا کی جا رہی ہے
اور میرے تجویز کردہ گاؤں میں بھلی کی فرمائی کام روک دیا گیا ہے۔ ذیر منصوبہ کے غیرسلی بنش
جواب سے اس ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے لہذا اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر متعلقہ وزیر صاحب و فناخت کریں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیرِ محکمہ پی اینڈ دی) جناب اسپیکر سر زرگن نے جو خریک پیش کی ہے اس کے دو پہلو میں ایک تو اسکی فزیبلٹی ہے انہوں نے یہ وفاخت کر دیا ہے کہ غیر ملکی بخش جواب دینے سے اسکا استحقاق مجرور ہوا ہے۔ درستراہ پہلو یہ ہے کہ انہوں نے افہاد کیا کہ باقی ایم پی اے مقام کو ان کی نشانی کے مطابق ان گاؤں کو بجلی ہمیاں کی گئی اور میں نے جو شاعر کی تھی آن کی منظوری رد کر کے ہم روک دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب جو دوسرا پہلو ہے آں کی وفاخت کریں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیرِ پی اینڈ دی) جناب اسپیکر کیا ہیں یعنی حامل نہیں کہ ان کا جو خریک استحقاق ہے فائز میں (feasible) ہونہ ہو آں بارگی میں کچھ کہوں۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب جب محکمہ آں بارگی میں مزید وفاخت کریں گے پھر آپ کہیں ہمیں یہ شک ہے کہ اور ایم پی اے مقام کو بجلی فراہم کی گئی کوئی قدر نے میرے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا آس سندھ میں وفاخت کریں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیرِ پی اینڈ دی) جناب اسپیکر جہاں تک آں تک تو یہ ہے کہ وہ مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ گذشتہ اجلاس میں انہوں نے عدم اطمینان کا افہار نہیں کیا تھا۔ آک دقت شائرہ مطمئن تھے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی معلومات میں افاف ہوا ہو۔ اوسی نیبار پر آں میں عدم اطمینان

کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو تو یہ بعد کی بات ہے جو صورت حال ہے وہ یہ کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہم نے کویت فنڈ نے کے بارے میں ہرامپل اے صاحب کو ایک لیٹر بھیجا لیٹر کا متن یہ تھا کہ حکومت بلوچستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ارکان صوبائی سبکو کی نشاندھی پر ان کے حلقوں میں ایک گاؤں کو کویت فنڈ سے بھلی فراہم کی جائیگی۔ جس کی لائٹ تین سے چار لاکھ کے درمیان ہولہندا پر یعنی چھٹی تام معزز اور ایکس سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے حلقوں میں ایک گاؤں کی نشاندھی کو کے چیف اجنسیز کو جلد از جلد مطلع کریں تاکہ متعلقہ گاؤں کو بھلی فراہم کی جاسکے۔ جہاں تک میرے محکمے کا تعلق ہے وہ تو یہ ہے اس کے بعد معزز رکن نے پی اینڈ ٹی کے لیٹر موصول ہونے کے بعد واپٹا کو باقاعدہ لیٹر لکھا ہے اور اس لیٹر میں انہوں نے جس گاؤں کا ذکر کیا ہے وہ ہر بان صیغہ باچا شے ہے اور آج انہوں نے جس گاؤں کا نام لیا ہے۔ وہ ابجد علی خان ہے۔ انہوں نے اس گاؤں کے بارے میں داپٹا کو بارہ راست لیٹر لکھا۔ اور یہ داپٹا کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس پر عمل کرتا۔ میں نے گذشتہ سیشنز بھی ہی جواب دیا تھا۔ اب ریائی سوال دہ کہتا ہے کہ ان کا کام روک دیا گیا ہے۔ یہ تو داپٹا کا کام ہے میں معزز رکن کی خدمت میں گذشتہ کرنے والوں کو ہم داپٹا سے رابطہ کوئی گئے اگر کوئی گورنمنٹ کی طرف سے رکاوٹ ہو تو اتنی بڑی بات نہیں اور نہ آنابڑا مسند کہ وہ اسکو فلعد پر لاتے وہ بارے دفتر میں آتے اور ہم مطلع کرتے کہ یہ رکاوٹ ہے تو ہم اسے دور کرتے۔ اب بھی اگر ہموvalی کو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہو تو اسے دور کریں گے وہ بنے فکر ہے۔

میر ٹھہر میں خان گھوسم

جناب اسپیکر۔ میں شکر یہ اداکارا ہوں مولوی عصمت اللہ صاحب کا جوانہوں نے یقین دھانی کرائی۔ لیکن میں یہ دعا صافت کرنا فردری سمجھتا ہوں کہ ہرامپل اے کو کویت فنڈ سے تین گاؤں بھلی فراہم کرنے کو دیا گیا۔ تو میں نے سرشار یہ میں صیغہ باچا شے کا نام دیا لیکن فدائے بعد میں نے اس کو منسوخ کر کے ابجد علی گوٹھ کا نام دیا۔ میرے مشاہرے کے مطابق ہلے گاؤں میں تین سے چار لاکھ روپے میں بھلی نہیں ہنچائی جاسکتی تھی۔ تو میں نے ابجد علی گوٹھ کا نام تجویز کیا اور باقاعدہ واپٹا والوں سے معلومات کرنا رہا تو اخراج واپٹا والوں نے بتایا کہ چیف منٹر صاحب نے آپکے گاؤں کو کافی کر

ان کے اپنے حلقوے کا سینٹر صاحب ہے ان کے گاؤں تو کلی کر دیا ہے۔ تو پھر تو کلی کا بھی فیزیر بل feasible رہتا کیونکہ وہ کافی دور تھا۔ اس کے بعد فقیر محمد گاؤں کا کر دیا۔ جناب اسپیکر۔ چیف منٹر صاحب شروع سے میرے حلقوے کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ شروع میں ہمارے حلقوے کی سکول بلڈنگ کاٹ لی اور میں نے سبھی فلور پر دھستہ لایا اور جال ہو گیا اور اب جملی کام سنبھال آ گیا۔ جناب اسپیکر وہ گاؤں فیزیر feisible ہے اور انہوں نے سروے کیا ہے جس پر میں لا کھ ساٹھ بیزار روپے لائت آئی تھی۔ لیکن چیف منٹر صاحب کے حکم کے مطابق یہ کاٹ کر کسی اور کو دیا گیا ہے پچھلے اجلاس کے دران میں نے سوال کیا تھا لیکن میں ذال معرفیات کی بناء پر اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔

جناب اسپیکر۔ کھوسہ صاحب۔ لیکن آپکی یہ موجودگی میں عام صاحب نے سوال پوچھا تھا۔

میر ظہور حسین خان ٹھوسرہ۔ جناب اسپیکر درست ہے ابھی میں نے اگر سوال کو دیکھا تو میں نے مناسب سمجھا کہ میرا استحقاقی بمردح ہو رہا ہے وہ اس وجہ سے کہ میرے حلقوے کا کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ کھوسہ صاحب جو صورت حال عصمت اللہ صاحب نے واضح کی اس سے آپ

مطمئن ہیں آپ اپنے تحریک پر زور نہیں دیں گے۔

میر ظہور حسین خان ٹھوسرہ۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب نے یقین دیا کہ اس کی لہذاں

آپنی تحریک پر زور نہیں دیں گا۔

مسٹر کچکول علی۔ جناب اسپیکر اس سلسلے میں میں کچھ لذارثات آپکی خدمت میں

طرفن کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ذریعہ میڈی نے پچھلے سینے میں کہا تھا کہ

جناب اسپیکر - پچکوں علی صاحب وہ آئے متعلق نہیں ہے لہذا آپ اس سلسلے میں کوئی اور سوال پوچھ سکتے ہیں۔

مسٹر پچکوں علی - جناب اسپیکر یہ بھی اس مسئلے کی ایک کوڑی ہے۔

جناب اسپیکر - پچکوں علی اسکا فیصلہ ہو گیا اگر کوئی مسئلہ ہے تو بعد میں پیش کویں۔

مسٹر پچکوں علی - جناب اسپیکر ہم کہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ نے جو حقوق خود تعین کئے ہیں، ہر ایم پی اسے کو اسکے حلقوے نے بدل کر لئے تھے میں لا کہ کی رقم دی گئی ہے اور ہمیں نہیں ملا ہے۔ بحیثیت ایک وزیر اور ایک مذہبی آدمی مولانا صاحب کو انصاف کرنا چاہیئے۔

مولوی امیر زمان (وزیر محکمہ راجعت) جناب اسپیکر اسکی دھناعت پہلے اجلاس میں ہو گئی تھی۔

مولانا عصمت الدین (وزیری اینڈ ولی) جناب اسپیکر صاحب اگر معزز کرنے کو پچھا اور کہنے کا شوق ہے جس کا گذشتہ ذنوں انہوں نے کہا تھا بیشک وہ کہیں یہ مسئلہ طے ہو چکا تھا ہر ایم پی اسے کوئی نکاؤ جس کی قیمت دس لاکھ مجموعی تھس لاکھ ہے ہر ایم پی اسے کو ہم نے ایک بھیجا ہے اور یہ دفاقت حکومت کی طرف سے میں جو کوٹہ دیا گیا تھا اس کوٹہ سے ہم نے ہر ایم پی اسے کو واہے اب مزید اگر کرن کوشکایت ہو تو بیشک اس فلور کے بغیر فرتر کے چیزیں اگر نہ مٹاسکتے ہیں ان کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے۔

مسٹر چکول علی - ذیر صاحب نے خود بتایا کہ آپا شی و بر قیات کے سلسلے میں ہر ایم پی اسے کہ تیس لاکھ روپے دیتے گئے ہیں لیکن میں واحد ایم پی اسے ہوں کہ اس نے ہم کو ہنسی دیتے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ (وزیری پی انڈڈی) حباب اسپیکر صاحب وہ اصل تین گاؤں کا کوٹہ فہام پی اسے میں نے دیا تھا اور وہ ہم نے ہر ایک ایم پی اسے کوٹیر لکھا تھا اب یہ آں ہجز زد کن کا گام ہے کہ انہوں نے اپنا کوٹہ واپس اکوڈ بایہ ہے نہ نہیں کی ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ انڈڈی سے اس سول کا تعلق ہے تو ہم نے ہر ایم پی اسے کوٹیر لکھا ہے۔

مسٹر چکول علی - اگر وہ مجھے میغین دھانی کرتے ہیں مری اکاؤنٹ وہاں پڑھنے ہوں گے ایسا نہ ہو کہ وہ میرے حلقوے پیسے کسی اور جگہ تبدیل کر لیں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیری پی انڈڈی) حباب اسپیکر صاحب ایک دفاعت کو چاہیا ہو کہ یہ پیسوں کی تقسیم نہیں تھی یہ بھلی کی تقسیم تھی۔

مسٹر چکول علی - مجھے فرانس فارس دین مجھے جزیرہ نما دین مجھے آپ کہجے دین۔

مولانا عصمت اللہ (وزیری پی انڈڈی) یہ پیسوں کی تقسیم نہیں تھی جیسا بلی میسر نہ ہو تو وہاں پر شاید گورنمنٹ نے کوٹہ نہیں رکھا ہو۔

مسٹر چکول علی - مولوی صاحب اس کو کمیز کلیں کیوں کہ میرا علاقہ علی کیتھے بالکل آٹا

ہے کہ کچھ ہی نہیں میں مجھے پیسے دیں میں کچھ خریدوں گا اپنے حلق کیلئے اپ کچھ خرید کر دیں ٹرانسفر مر خرید کر دیں۔

مولوی عصمت اللہ وزیر پاکستانی

بجلی کیلئے جناب میس کروڑ روپے سے کمران ڈویژن میں بجلی پہنچا رہے ہیں تو وہ اپردو (approve) ہو چکا ہے اور یہ کہ جو کوٹہ ہم نے ایم پی اسے کو دیا ہے یہ بجلی کی قیمت ہے پسون کی تقسیم نہیں۔

مسٹر کچکول علی

سریز میں اپکو تباودوں جہاں تک کمران میں بجلی کا تعلق ہے وہاں مولانا حب کہرڈا ہے کہ میس کروڑ روپے رکھے ہیں سردس کروڑ روپے منزدی (approva) کیا ہے ابھی دس کروڑ روپے پینڈٹ نگ میں ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ پنجگور کام بھی شروع ہو جائے وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں احکامات جاری کئے ہیں لیکن اسکے باوجود وہ کام شروع نہیں ہو رہا ہے جہاں یہ میں کروڑ روپے سرمیں کہتا ہوں۔

مولانا عصمت اللہ وزیر پاکستانی

کوئی تعلق نہیں ہے وہ علیحدہ تحریک استحقاق لائے۔

جناب پسیک

- کچکول صاحب یہ غالباً اس حوالے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

مسٹر کچکول علی

ہمیں سرٹیفیکیٹ ہوتا ہوں کہ دس کروڑ روپے تربت سے منزد کریں گے اور وہ دس کروڑ روپے معلوم نہیں کہا جائیگا اور ہم کہتے ہیں کہ وہ اپردو (approve) نہیں ہوتے ہیں اور وہ کروڑ روپے اپردو ہیں تاکہ پنجگور کام شروع ہو جائے۔

جناب اسپیکر۔ تو دس کروڑ روپے دل لاکھ کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مistr کچکول علی۔ نہیں سروہ بھی شروع کر لیں ہمیں نہ دل مل رہا ہے نہ تیس مل رہا ہے۔
یہ ایک بڑا مسئلہ ہے اس کو کلینٹ کر دیں۔

مولانا امیر زمان (وزیرِ راجعت) اگر کچکول صاحب دل کروڑ دینے کے لئے تاریخ
میں تو تین گاؤں میں ابھی دیر ڈنگا۔

مistr کچکول علی۔ مجھے پتہ ہے آپ یہ دس کروڑ مجھے نہیں دیں گے مولانا صاحب
کہاں شفعت کر لیں گے مجھے تین گاؤں والا پیسر دیدیں میں کھسپہ خرید لوں گا۔

مولانا عصمت اللہ (وزیرِ پیائیڈنٹی) جناب اسپیکر صاحب مجھے میقدر ہے کہ
وہ پیسر خرچ کر سکتا ہے اگر ہم دیدیں لیکن سوال ہم یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ پیسوں کا کوٹہ نہیں تھا یہ بجلی کا
کوٹہ تھا جہاں ٹرانسیشن لائیں ہو دیاں فیڈر موجود ہو تو ان لوگوں کو ہم یہ کوٹہ فراہم کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب اس کی ذرا وضاحت کر لیں کہ پچکوڑ کے سلسلے میں ان کے
حلقے سے متعلق کیا کارروائی گورنمنٹ کریں ہے یہ وضاحت کریں کہ گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اور کیا کر رہے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ (وزیرِ پیائیڈنٹی) اب گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں پر
بجلی موجود ہو ان ایم پی اے حفاظت کے لئے گورنمنٹ نے فیڈرل سے ہمیں جو کوٹہ دیا تھا اس سے ہر ایم پی اے

کو تین تین گاؤں کو رفتہ نے دیئے ہیں اور جو ہمارے ہوا بائی وسائل ہیں ان وسائل کو برداشتے کار لاتے ہوئے پورے بلوچستان کیتھے ہم نے بیس کروڑ روپے رکھتے ہر فرت مکران ڈویژن کیتھے بیس کروڑ روپے رکھے مکران ڈویژن کو پورے بلوچستان کے برابر ہم نے رکھا ہے اب اس کے بعد اگر کچکوں علی ہذا حب کو تسلی نہیں ہوئے تو وہ دعا کریں اور ہم بھی دعا کرتے ہیں۔
(مدائلت)

جناب اسپیکر - اس میں بحث نہ کیجئے گا۔

مسٹر جعفر خان مندویل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر صاحب معزز مکان اسپیکر کو داجہ کہہ دے ہے۔

مسٹر کچکوں علی - داجہ میرے خیال میں ایک اچھا لفظ ہے جناب والا میر کہنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے آں مسئلے کو گول مول کر دیا اور میں کہتا ہوں کہ آں طرح ہمارے پیاس کروڑ روپے کو رفتہ نے دیئے تھے روڑ کیتے انہوں نے شفعت کر دائے اور جو بیس کروڑ روپے میں ان میں سے کتنا کروڑ روپے تربت مند کیتے ہوں نے سمجھے ہیں۔

جناب اسپیکر - کچکوں صاحب الگ بیس کروڑ روپے آپکے مکران ڈویژن کو نہیں ملتے پھر آپ بیشک -
(مدائلت)

مسٹر کچکوں علی - سرآپ سننے میں زحمت کریں میں کہتا ہوں کہ دس کروڑ روپے انہوں نے ^{Approve} کئے ہیں تربت مندر روڑ کے لئے اور باقی دس کروڑ روپے کس لئے پڑے ہیں گام کیوں شروع نہیں کر رہا ہے آں مسئلے میں داجہ ہمیں جواب دیں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر پی اینڈ ڈی) جناب اپنے معاون

تو عکس و اپٹا کام ہے اور پیسہ فراہم کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے جس نے داپٹا کو پیشہ دیا ہے اور آجے واپٹا کب کام شروع کرے گا ہام شروع ہوا ہے نہیں ہوا ہے یہ تو واپٹا کام ہے۔

ہر طریقہ کیلئے علی۔ سریں آپ کو یہ تباہ نیا چاہتا ہوں کہ میں واپٹا میں جاتا ہوں اور

کہا ہے کہ پی اینڈ ڈی میں ایمپرد اپروویٹ Approve نہیں کر رہا ہے بلکہ بغیر پی اینڈ ڈی کے منفی کے واپٹا اس طرح کام کر سکتا ہے وہ یہ منظور کر لیں کہ واقعی یہ کام شروع ہو جائے یہ کام واپٹا کر گیا۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر پی اینڈ ڈی) جناب اپنے معاون

داپٹا نے جو فرماندری کارروائی کی ہو جو فیزی بلٹ ہو جوان کی لازمی کارروائی ہو دہ نہ کہ ہو لیکن اب پیسہ پڑا ہے مگر منت آف بوجتان نے فیصلہ کر لیا ہے اور کران ڈیشن کے لئے میں کو در کار قم رکھی ہے اس کی ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ الگ بات ہے کہ واپٹا نے اگر فرماندری کارروائی نہ کی ہو۔

ہر طریقہ کیلئے علی۔ سریں نے بچوں کے پی سی دن بنادیئے میں تربیت سے پنجویں

یہ بچوں کے لئے سب سے بڑا دردسر ہے اتنے پیسے بڑے ہوئے میں کام نہیں ہو رہا ہے۔

ہر طریقہ کیلئے علی۔ سریں نے بچوں کے پی سی دن بنادیئے میں تربیت سے پنجویں

اگر ایسی کوئی مردود ہے تو اسے قاعدے قانون کے تحت میرے معزز کر، انہیں تاکہ تم بھی مدد کر سوں ہم اسکی بحث

میں حصہ لیں اب یعنی سچوں نہیں اور ایسی ہم اسی کو کہاں کہاں

جناب اپنے سکر - بحث کی اب فرورت باقی نہیں رہی مچھلی صاحب پسیے لئے میں دیر ہو جاتی ہے۔

مشرک مچھلی علی - سڑاپ ایسا کریں دا پڑا کو ایک خط لکھیں کہ اپنے مکان کیسے رہ پسیے خرچ یو ہیں کتنے پچھے ہیں جو پچھے ہیں ہمارے پنجگور کے لئے خرچ کر لیں۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر پی انڈوڈی) جناب اپنے سکر میں ان کو تسلی
دیتا ہوں اس فلور پے کردا پڑا اگر یہ پسیے خرچ کر ستا ہے تو گورنمنٹ کے لئے کوئی مسئلہ نہیں میں اسکو تسلی دیتا ہوں وہ بے فکر ہے۔

میر ظہور میں کھوسہ - میں تھوڑا سا بولنا پا ہوں گا بحث تو نکلا ہے اس میں تسلی لا کر روپے تین گاؤں یہ کیوں کوئی علاقہ ہے تیس لاکھ روپے کس گاؤں کوئی علاقے میں ایک گاؤں بھی ہوتا ہے تو اسکی پابندی کیوں رکھی گئی ہے میرے علاقے میں ہر دو فرلانگ کے بعد گاؤں ہے تو زیادہ سے زیادہ گاؤں کو راز cover ہو سکتے ہیں۔

جناب اپنے سکر - میرے خیال میں اسمیں یہ پابندی نہیں تیس لاکھ روپے ہوں گئے یا تین گاؤں اس قسم کا اپشن (option) ہے اسمیں اختیار ہو گا۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر پی انڈوڈی) اسمیں یہ ہے کہ جو ہمارے سرکردی کی طرف بھل جاؤ گے تھے ہمارے پونیگر صاحب اس سے ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا اس سے قبل پالیسی فیڈرل گورنمنٹ کی یہ تھی کہ تین گاؤں اور ہر گاؤں کی جو لائگت تھی دو دس لاکھ تھی پھر ہم نے سیکرٹری صاحب سے گزارش

کی تھی کہ اگر ہم اس میں کچھ ترمیم کر لیں اگر کوئی چاہے تین گاؤں کی بجائے پانچ گاؤں کو لیں یا تیس لاکھ کی لاگت سے ایک گاؤں کو لیں تو انہوں نے زبانی ہیں کہا تھا اسیں کوئی حریج نہیں ہے لیکن باقاعدہ تحریری پالیسی جو مرکزی گورنمنٹ کا طرف سے ہوئی ہے یہ ہے کہ تیس لاکھ اور تین گاؤں۔

جناب اسپیکر۔ دیے ہیں یہ پابندی بھی نہیں ہونی چاہیے یہ اب آپشن option ہونا چاہیے تیس لاکھ روپے کی حد تک جی ہاں۔ اب تحریک القواد نمبر ۵ ہے جی۔

میر طہر حسین خان کھوسم ، جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں میر طہر حسین کھوسہ رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان اس تحریر یہ اتوار کافر طش دیتے ہوئے ایک عوای اہمیت کے حامل فری اور ایم سٹلے کو اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے سیلاپ سے بجاو، اور اس کے فری اتارک کے لئے پٹ نیدر نہر کے قدریں کو گڑھ میر تینگ خان ندوافی میں ایک ایریگیشن کا روشنی تعمیر کے لئے دمنظور کیا جس کے لئے مقامی حکومت اپنی زمینیں اس مقصد کے لئے حکومت سے موالی کیتی تاکہ ایریگیشن کا روشنی تعمیر کی جائے مگر صوبائی حکومت نے محفوظ اپنے ہمتو اور گوں کی خوشودی کے لئے اس ایم منصوبے کو گڑھ میر تینگ خان ندوافی سے جمعت پٹ منسلک یہاں نکل دیاں پر پیچے بھی ایریگیشن کا روشنی اور بملے دفا تموج دئیں مگر حکومت کا یہ اقدام اسی دی جانیدار از ہے، جس سے عوام کے اندر رشدید بے چینی چھیل گئی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوای افغانیت کے فوراً سٹلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر اس تحریر یہ اتوار جو پیش کی گئی ہے کہ میں میر طہر حسین کھوسہ رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان اس تحریر یہ اتوار کافر طش دیتے ہوئے ایک عوای اہمیت کے حامل فری

اور اہم مسئلے کو اسلامی میں بحث کے لئے پیش رکھا تھا ہوں کہ حکومت پر چوتان نے سیکھ سے بچاؤ اور اس کے فوری تدارک کے لئے پٹ فیڈر نہر کے قدر پیس کو گلہ میر تیگہ خان نزد والی میں ایک ایریگیشن کا لوگوں کے لئے منظور کیا جس کے لئے مقامی لوگوں نے اپنی زمینیں اس مقصد کے لئے دھکوں کے حوالے کئے تاکہ ایریگیشن کا لوگوں کی تحریر کی جاسکے گی۔ مگر صورتی حکومت نے محض اپنے ہمبوار لوگوں کا خوشخبرہ دیا کہ اس اہم مصروفی کو گلہ میر تیگہ خان نزد والی سے بھجٹ پٹ منتقل یہ ملا انکہ وہاں پر پہلے بھجا ایریگیشن کا لوگوں اور بیگنے و دفاتر موجود ہیں۔ مگر حکومت کا یہ اقدام انتہائی بجا نہداز ہے جس سے عوام کے اندر رشد یہ بے چینی پھیل گھوٹھے ہے۔ لہذا اسلامی کا کارروائی رونکر اس اہم عوایزی ذعیت کے فوری مسئلے پر بحث کی جائے ۔

مسٹر سعید احمد ماہشی، وزیر قانون و پیاریہانی (امور) ایکہ اس محترمہ اتحاد کو کچھ التوا میں دلائل اگھارے کر جانے ذریعہ صوف لے آئیں۔ وہ شدید تکمیل معلومات یعنی کچھ ہیں اپنے میں آتے ہوں گے۔ دوسرے اگر محترمہ یہیں نہ ہیں۔

جناب اسٹیکمہ، اس کو موخر کردیتے ہیں یا پھر پندرہ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

میر طہور حسین خان کھوسمہ۔ اگر کس منٹ کے لئے (سدادت)

مسٹر سعید احمد ماہشی، (وزیر قانون و پیاریہانی امور) اگر وہ ہیں مجھے اعتراض نہیں مگر مکمل جواب نہیں ہے گا۔

جناب اسٹیکمہ رکھتے ہیں التواریخ، علی گلہ نہ تیزی صاحب کا طرف ہے ہے معزز کرنے اپنا

فتریں اتوار پیش کریں۔

حاجی علی محمد نو تیزی، جناب اپسیکر آپ کی اہمازت سے میں حاجی علی محمد نو تیزی رکن صوبائی آئیں بوجپچان اس تحریک التواڑ کا نوٹس دیتے ہوتے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ حکومت بوجپچان نے دیہی علاقوں میں بالعموم اور شہری علاقوں میں بالخصوص سرکاری اراضی کو سیاسی رشوت کے طور پر کوڑا یوں کے بھاؤ اپنے من پسند لوگوں میں تقسیم کیا خاص طور پر سو نہ اور حب کی قیمتی زمینوں کا نہدر بانٹ غیر منصفانہ عمل ہے جس سے صوبے کی عوام کے اندر شدید چینی پائی جاتی ہے

لہذا اسی کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے حامل اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اپسیکر، تحریک التواڑ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں حاجی علی محمد نو تیزی رکن صوبائی آئیں بوجپچان اس تحریک التواڑ کا نوٹس دیتے ہوتے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ حکومت بوجپچان نے دیہی علاقوں میں بالعموم اور شہری علاقوں میں بالخصوص سرکاری اراضی کو سیاسی رشوت کے طور پر کوڑا یوں کے بھاؤ اپنے من پسند لوگوں میں تقسیم کیا خاص طور پر سو نہ اور حب کی قیمتی زمینوں کا نہدر بانٹ غیر منصفانہ عمل ہے جس سے صوبے کی عوام کے اندر شدید چینی

عوام کے اندر شدید چینی پائی جاتی ہے

لہذا اسی کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے حامل اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

میر محمد علی رتمد وزیر مال۔ یہ مجھے بتائیں کہ میں نے کس کو دیئے ہیں اور اس کی نشان دھی مجھے کر دیں۔

حاجی علی محمد نوئیزی

نہ ان دھی جناب ریکارڈ میں موجود ہے اور ہمارے صوبے کے جو قبائلی علاقوں ہیں سب یہاں کی اراضیات قبائلوں میں تقسیم ہیں آباؤ اجداء سے حالانکہ حکومت برطانیہ نے جو شہر تعمیر کیے ہیں وہ زمین بھی وہاں کے زمینداروں سے خریدی ہیں اور ہماری حکومت نے جہاں روڈاً اور جہاں اسٹرپورٹ بنائے ہیں یہاں اراضیات حکومت نے خرید کر بنائے ہیں ہمارے علاقوں میں جس وقت ٹلنٹ ہوتی ہے سارے بلوچستان میں ٹلنٹ ہوتی ہے ہمارے پیواری صاحبیاں بننے ہمارے زمینداروں کو کہا ہے کہ اگر آپ اپنے اراضی میں فصل کاشت کریں یا زکری تو حکومت آپ سے مالی وصول کرے گی اس بنا پر کچھ اراضیات اگر لوگوں سے رہ گئی ہیں تو حکومت نے اپنے نام نقشہ کرایا الٹنٹ کرایا تو ہم کہتے ہیں کہ اراضیات اسی علاقوں کی ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں انہی کی ہیں فرض کریں آپ یہ چشمہ اچونتی کا قصہ ہے ان کی اپنی اراضیات ہیں سرکار کی نہیں ہیں وہاں کے عوام کی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوچ

اسپیکر صاحب ذرا اگر ایک منٹ مجھے دیں تو میں اس کی تھوڑی دفاعت کروں وزیر صاحب نے کہا کہ ان کی نشاندہی کریں کہ کھاں پر ہم نے زمین لوگوں کو دی ہیں یا ناجائز طور پر الٹ کی ہیں۔

جناب اسپیکر

یہ تو بعد کا مسئلہ ہے پہلے تحریک السوار کی صورت حال ہے اس پر بات ہو جائے ڈاکٹر عبدالحکم

مُرُوفِ بُندِ میں آئے گا ضرور۔

جناب اسپیکر

جی ۴۱ جی سید ہاشمی صاحب۔

میر محمد علی زند (وزیر طال)

جو ضرورت کے مطابق دیا ہے ۱۸۔ ۱۱۔ ۹۱ کے بعد جو الائٹھٹ ہو گیا ہے میں

نے کیسی کردی ہے۔

مسٹر حفظ خان مندوخیل وزیر تعلیم

جناب اپنے میں علی محمد نوئیزی کی اس تحریک التواکی حمایت کرتا ہوں اس کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ یہ بلوچستان کے لوگوں کا سلسلہ ہے کوئی شہریوں کا مسلسلہ ہے میرے خیال میں بلوچستان میں زینں نہیں رہ سکتی ہے کہ آئندہ اگر گورنمنٹ کوئی چیز نہ آجائیں تو وہ ہناں یہ ایک ممکنی مرضی ہوتی ہے کہ یا ایک آدمی کی مرضی ہوتی ہے وہ بلوچستان میں زینں الائٹ کر دیتے ہیں جس سے لوگوں میں پیدا ہے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ہمارے کیلئے حکومت کے لیے بامث بدنامی ہے حکومت میں ہم بھی ہیں اگر ایک آدمی اس کو کرنے تو تمہیکے جدھر بھی کریں کیونکہ حکومت میں ہم بھی شامل ہیں آپ کے لیے بھی بدنامی ہے یہ سب ماؤں کے لیے بدنامی ہے ہماری یہ ریکارڈ ہو گئی کہ اس کو بحث کے لیے منظور کیا جائے سب کچھ روک کر یہ سب سے اہم مسئلہ ہے (بدافلت)

جناب اپنے سکر

محمد علی صاحب جام صاحب پواتٹ پر ہیں اس کے بعد آپ کا نمبر ہے۔

مسٹر حفظ خان مندوخیل وزیر تعلیم

جناب میری بات چل رہی ہے ایک منٹ اس میں اس بات کی توجہ دلانا چاہوں گا جیسے محمد علی صاحب نے کہا کہ جو الائٹ ہوتی ہے اس کی آفیشل ریکارڈ منگوائی جائے اور علی محمد نوئیزی نے کہا ہے کہ سیاسی رشتہ کے طور پر الائٹ ہوتے ہیں ہم کو تو یہاں تک معلومات ہیں کہ روزانہ لوگ الائٹ کردا رہے ہیں اکر کسی دن کسی کو الائٹ نہ مل جائیں تو دوسرا دن چرک میں محض ہو کر جلسہ گرتے ہیں

حکومت کے خلاف بیان بدیک مینینگ زمینوں پر حل گئی ہے میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب بھی ان کی
حمایت کریں گے میں نے خود بھی دیکھ لیے ہو گوں نے زمینوں کی فائدیں اٹھائی ہوئی ہیں الات کرانے کی کوشش
کرتے ہیں اگر کسی کو الات نہیں ہوتے ہیں تو دوسرے دن چوک میں اس کا جلسہ ہوتا ہے کسی بھی بہانے کسی
بھی تحریک سے میں انشاد اللہ اس کی دعاحت بھی دوں گا۔ (ردِ خلت)

شہزادہ جام علی اکبر وزیر جنگلات

اسپیکر صاحب مجھے بولنے کی اجازت دیں میر نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔
جناب اسپیکر جام صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں محمد علی خان صاحب۔

میر محمد علی رند وزیر مال

پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر اس کا میں نے دس دن کا نوٹس دیا ہے تمام اکٹھا کریں۔
جناب اسپیکر

آپ تشریف رکھیں میر محمد علی خان صاحب جام صاحب آپ سے پہلے پوائنٹ پر ہیں مولانا
صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

شہزادہ جام علی اکبر وزیر جنگلات

میں کھرندہ منیر سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں جیسا آپ کو پتہ ہے میں نے ہر وقت
اپنے پسیں کافرنس میں یہجاں ہر وقت بولا ہے۔

جناب اسپیکر

اس تحریک کے بارے میں آپ کیا کہا چاہتے ہیں۔ ؟

شہزادہ جام علی اکبر وزیر جنگلات

میں یہ کہوں گا کہ جو کچھ ہو لے بہت خلط ہوا ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں کہ جونو تیزی
نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے میں اس سے ایجھی (محض ۲۸) کروں گا کیونکہ سیدہ میں جو الٹمنٹ

زمینوں کی جوئی ہیں یہ (illegal)، جوئی ہیں! بہر کے لوگوں کو دی جیں اور میں نے اس بارے میں ذریعہ اعلیٰ MBR۔ صاحب کو تقریباً دس بیس لیٹر لکھے ہیں میں نے آپ کے ایم بی آر کو سمجھا متعلقہ منشیر کو بھی لکھا ہے حب میں جواہٹ ہوئی ہیں میرے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے اگر وقت آیا میں انشاد اللہ وہ ریکارڈ پیش کروں گا میں کہا۔ ایم سے ریکووٹ کر دیا کہ انکو اتری کی جائے کے۔ ڈی کے خلاف کیونکہ کے۔ ڈی نے اپنے بیٹے کو کچھ زمین الات کی ہیں اور اتنی الٹنٹ ہوئی ہیں بہت شرم سے میں اپنا منہ بند کر رہا ہوں میں اس سے باکل متفق نہیں ہوں میں ذریعہ اعلیٰ صاحبیدے یہ ریکووٹ کروں گا کہ کے۔ ڈی کے خلاف انکو اتری کی کی جائے اور ساتھ ہی دس یا بیس دن میں آسمبلی کے فلور پر رپورٹ ملنی چاہئے۔

جناب اپیکر

آپ شرفی رکھیں، جام صاحب پاؤنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ اسکے بعد پریس میں جیسے آپ کو پڑھے ہے

میر جام علی اکبر

میں متعلقہ منشیر سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں جیسے آپ کو پڑھے ہے میں نے ہر دقت اپنی پریس کا نظر لیوں میں بولا ہے۔

جناب اپیکر

اس کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جام میر علی اکبر

illegal میں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں سید میں جتنی غیر قانونی یعنی ایلیگل الٹنٹ ہوئی ہے سید میں زمین بہر کے لوگوں کو بھی دیکھتی ہے میں نے ذریعہ اعلیٰ کو اس میٹر کے بارے میں تقریباً دس بیس لیٹر لکھے ایم بی آر اور متعلقہ منشیر کو بھی لیٹر لکھے لیکن کوئی بھی ملک رام نہیں ہوا نہیں ورنہ بات حب میں بھی زمین الات ہوئی ہے اس فہم میں ریکارڈ موجود ہے جب وقت آیا میں یہ ریکارڈ بھی پیغام منشیر صاحب کو پیش کر دیا۔ میری گزارش ہے کہ کے ڈی نے خود اپنے نام زمین الات کی ہے میں شرم سے اپنا منہ بند کر رہوں کم کتنی الٹنٹ ہوئی ہے میں مطمین نہیں ہوں کہ ڈی کے خلاف انکو اتری کی جاتے اور اس

کی روپرٹ وس دن کے اندر اندر اس معزز آجی کے فلور پر ملنی چاہئے (مدخلت) مولانا صاحب آپ پڑھیں
پہلے میں اپنی تقریر نعمت کروں تو پھر آپ بولیں آپ پھر دریان میں بولے ہیں میں کہتا ہوں بیله انجنینرگ جو
فیڈرل گورنمنٹ کی زمین ہے وہ بھی الٹ کی گئی ہے میں کہتا ہوں یہ بحث کسی لیے منظوظ کی جاتے۔
جناب اسپیکر ہم صاحب حب بی بحث کسی لیے منظوظ رہو گی تو آپ اس پر تقریر کریں۔

میر محمد علی رند (وزیر مال)

میں نے ڈی اسی اور کمشنز کو سب کو بتایا ہے جو ناجائز الامنٹ ہوئی ہے اس کو
۱۱۔ ۹۔ ۱۸ سے منسوخ کیا جاتے جب چیکنگ ہو گئی جو ناجائز میں ہو گئی اس کو میں کنسل کر دیں گے۔ ابھی
کر رہے ہیں آٹھ دس روپزدہ فیصلہ ہو جائے گا۔ اس کا میں وزیر اعلیٰ کو روپرٹ پیش کر دیں گے۔ جو ناجائز ہو گا
اس کو میں کنسل کر دیں گا جو روپزدہ میں ہو گا اسکو میر بحال رکھوں گا۔ (مدخلت)

جناب اسپیکر

مولانا صاحب آپ سے پہلے پوانت آف آرڈر پر ہیں۔

مولانا امیر زبان

جناب اسپیکر صاحب جاب نو تیزی صاحب کی قرارداد کی میں تائید کرتا ہوں جو تحریک انہوں نے
پیش کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں یقینی بات ہے ایسی الامنٹ ہوئی ہے توگ باقاعدہ سیزان چوک پر
جلسے کرتے ہیں اس کی مثال موجود ہے لوٹلائی میں اس پر تباہی ہجڑے اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے اس
طرح کیا ہے یعنی کسی زمین دار کو پہاڑ کی زمین الٹ کی گئی ہے اور وہی دوسرے زمین دار کو بھی الٹ
کر دیا گیا ہے۔ ناجائز میں الٹ کی گئی یہاں کہ ہماڑ پوار خانہ بھی الٹ ہوا ہے گئے بھی الٹ ہوا ہے
ان کی زمین زمین داروں کو الٹ ہوئی ہے (مدخلت)

ڈاکٹر عبد الملک بلوج

جناب اسپیکر میں کہتا ہوں معزز اراکین کے سامنے حقائق کمیں اس پر باقاعدہ بات چیت ہوئی

چاہئے تاکہ تمام حقائق سامنے آجائیں گے اس کے بعد پھر انکو اسری کمیابی بنیں گی یہ بعد کی بات ہے آپ اس کو ایڈٹ کریں۔

میر پاڑخان حفیزان۔ جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں کہ بڑی امپارٹمنٹ بات ہے دیوبندیو
منشہ کی بات بعد میں اس کی ثان دہی ہو ہیں یہ تو پستہ چلے یہ سمجھ آئی چاہئے کہ یہ ثان دہی کیا ہو گئی
کیا دزیر مال اس کی ثان دہی کریں گے کہ باقی جو سرکاری زمین خالی پڑی ہے وہاں کے نوٹس میں لائی
جاتے یا پرانی والی زمین جن کی کشیشیں ہوئی چاہئے؟ کیا خیال ہے؟

مطاع عبد الحمید خان اچکزی

جناب اسپیکر میرے خیال میں یہ معاملہ بڑی اہمیت کا حال ہے ہم اس تحریک التواکی پر زور
چاہیتے کرتے ہیں اس سلسلے میں لوگوں میں یہ الٹنٹ کے سلسلے میں بڑی بدگمانیاں ہیں شکوک و شبہات ہیں
یہاں ہم نو عہیت کا معاملہ ہے خصوصاً کوئی اور اس کے آس پاس چشمہ اچھزتی سرہ غماقی اور میاں غنڈی کے
زمینیں لوگوں کو الاداث کی چارہ ہیں دراصل یہ بات

جناب اسپیکر

خان صاحب کیا آپ اس کی تائید کرتے ہیں؟

مطاع عبد الحمید خان اچکزی

اس کی تائید کرتے ہوئے میں ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے سارے بوجپور
کی یہ بات ہے سارے بوجپور کے جتنے پہاڑ میدان یاد رہے ہیں یہ سب کسی نہ کسی قبیلے کی ملکیت ہیں۔
گورنمنٹ نے دھر کے یافراڑ سے اس کو اپنایا دراصل یہ گورنمنٹ کی زمینیں نہیں ہیں اب تیکھنا یہ ہے
کہ یہ زمینیں دھر کے یافراڑ سے دید خلیق (یا مس طریقے سے بھی)۔

جناب اپنے

خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ تقریباً فرمائیں گے اس وقت میں چاہوں گا۔ (مدافت)

آپ کے سامنے دماغتیں، آپ کے سامنے بیان ہو چکے ہے (دماغتیں)

جناب اپنے

محمد علی صاحب اور خان صاحب آپ دونوں تشریف رکھیں جی سڑا رپا کر قلن صاحب آپ فرمائیں

سردار میر حاکم خان دوکی

جناب اپنے میں اس تحریک التوارد کی پر زور حادث کرتا ہوں۔

میر ظہور حسین حکومہ

میں بھی اس تحریک التوارد کی پر زور حادث کرتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ بالطفہ ذی اسی ناصر محمد

حکومہ کو اسلامیہ تبدیل کر دیا گی اس کو کہا گی کہ بھائی آپ الداع کریں اسلام کے چار یعنی علماء الائمه نہیں کروں

کلاس کو تبدیل کر دیا گی زمین با اثر لوگوں اور فدرا علی کے رشتہ داروں کو الداع کی گئی ہے یہ زمینیں لوگوں کو

فلسطین کی گئی ہیں خاص طور پر حبیب احمد زمی دماغت (میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ رد احتضان)

میر جان محمد خان جمالی

ذی اسی ناصر محمد بھی حکومہ تھا نیپر آباد میں حکوموں اور جالیوں کی سیاست کو ہم جانتے ہیں اس کو

آپ حضرت اباد تک ہی محدود رکھیں۔ ہم ادھر ایک درس سے کو اپنی طرح جانتے ہیں۔

میر محمد اسماعیل بنجوا

حاجی علی محمد نوئیزی صاحب نے جو تحریک التوارد پیش کرے ہے میں سمجھتا ہوں بہت کم لوگوں نے

یہاں ایوان میں اس کی حادث کرے لہذا میں آپ کے توسطے ذریعہ علی صائب سے گزارش کروں گا۔ کہ

تبین الائمه ہوئے اسے نیز قانونی قرار دی جائے اور باتفاقی الائمه ہو، تکہ اس کو بھی منسوخ

کی جائے میری یہ گزارش ہے سب سے اور ذریاعلیٰ سے اس نلوپ پر

مطہر سعید احمد لاشمی

جناب اپنے آپ کے توسط سے اور آپ کی اجازت سے میری اس سلسلے میں ایک گزارش ہے کہ ذریاعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی اس سارے معااملوں کی چنان بین کرنے کے لیے غالباً آپ اور شیخ منظر رئیس نے صاحب بھی اس کے ممبرز تھے شاید آپ نے انہیں خارفات بھی پیش کی تھیں کہ اس نوعیت کی معااملات کا ٹھنڈ کو کیسل کی جائے اس وقت جو تم وس کاموڑ نظر آ رہے وہ یہ چاہتے ہیں اور میری بھی آپ سے یہ گزارش ہو گئی کہ حکومت کی جانب سے اس بات پر ہم تیار ہیں کہ اس کی مکمل چنان بین ہو اور اگر بعد وس کو اجازت دی جائے تو ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو مکمل چنان بین کر سکے انہی جو بھی روپر طہراویں میں پیش کرے اسماگر بحث ہی کرنی ہے تو آج ہی یہ بحث ہو جائے ورنہ حکومت چاہتی ہے کہ اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے ورنہ اگر آپ پاہتے ہیں تو آج اپنے بحث ہو سکتی ہے جو کمیٹی کی یعنی آپ کی فاسٹڈ لکھ تھیں اس کو لے کر ہم آگے جلیں گے لہذا آپ ہاؤس کی راستے لے لیں بہر حال حکومت کی جانب سے ہماری یہ رائے ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ

جناب اپنے صاحب یہ حکومت کی رائے نہیں ہے بلکہ ہاشمی صاحب انہی طرف سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ حکومت کی طرف سے تو تین رائے ہیں جیں اسلام صاحب کی رائے یہ ہے کہ بغیر ڈسکشن کئے یہ تمام الامتحان کیں لی جائے درست کا اپنیں جو مولانا صاحب نے دیا وہ یہ ہے کہ اس پر بحث کی جاتے اور تیسری ملکے ہاشمی صاحب سپاں انہی رائے کے رہے ہیں میرے خیال میں جموئی طور پر (مغلت)

مطہر سعید احمد لاشمی

جناب اپنے میں اپنا پوائنٹ واضح کر دوں کہ میری بھی یہ اپنیں نہیں بلکہ چیف منستر صاحب یعنی گورنمنٹ آف بروپریان کی یہ رائے ہے کہ ہم اسکی تحقیقات کو اتنا سیس سیم کیلئے بنانے کے لیے تیار ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوچ

جناب اسپیکر۔ اس بلاڈس سے ہماری یہ بیکوئیں مذہبے کہ اس وقت اس پریش کی جاتے تھے کہ
حقائیق سانچے آ جائیں۔ ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر

پندرہ تاریخ کے لیے تو پہلے ہی ایک تحریک التوا و رکھی ہوئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ

جناب اسپیکر۔ زیندگی کی الائچت محض شستہ نین مہینوں سے پہلے ہے جب اجلاس کا پہلا
دن تھا اس تحریک التوا کو پیش ہونا چہبئے تھا اجلاس پرسوں شروع ہوا تھا اس لیے یہ تحریک التوا قواعد کے
تحت باقاعدہ نہیں ہے جہاں تک اس محدودے کا تعلق ہے اس کی اہمیت کا تعلق ہے بلکہ اس کی اہمیت
سے ہم انکار نہیں کر سکتے لیکن اس کو اجلاس کے پہلے دن پیش ہونا چہبئے تھا (مذاہدہ خلافت) ولیے یہ باقاعدہ نہیں
ہے جب یہ باقاعدہ ہی ہے تو و مذاہدہ جیسے میں نے کہا یہ پرسوں میں پہلے، ہی دن کے اجلاس میں پیش ہونا
چاہئے تھا اور یہ معاملہ جو ہمینے پہلے کہے ہے لہذا یہ تحریک التوا خوری اہمیت کی ذمیت کی نہیں ہے اور اس پر
بحث نہیں ہو سکتے ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوچ

آپ اس کی تکنیکیت (technicality) کو رد نہیں ہیں آپ اس کو ریجیکٹ (reject)
نہیں کر سکتے ہیں آپ کیوں ہیزٹیٹ (hesitate) کو رد ہے، میں تمام ایوان کی اپوزیشن کی اور طرفی
بیجڑی کی جانب سے ہے کہ اس پر بات ہونی چاہئے لیکن آپ پچھا رہے ہیں وہ

میر محمد سرور خان کا کڑ

اس مسئلے سے نہیں کہیے آپ ایک سیکٹ کیٹی بادیں اس پر سیدیکٹ کیٹی جو رپورٹ دے گی اس
پر اس ایوان میں بحث کی جاتے۔ بہر حال اسے کمٹی کے سامنے لایا جاتے۔

ڈاکٹر عبد الماک بلوچ

سیکٹ کمیٹ نہیں بلکہ اس پر اوپن ڈسکشن ہونا چاہئے۔

میر محمد رفیع کاظمی

اوپن ڈسکشن تو اس وقت ہو سکتا ہے جب یہ باقاعدہ ہو ؟

حاجی علی محمد نوٹسینہ

(پاکستان آف آرڈر) ! جناب اسپیکر! میں نے یہ تحریک التوا پہلے دن ہی پیش کی تھی۔

میر سعید احمد لامشی (وزیر قانون)

جناب اسپیکر! ہماری مسلم لیگ کا اجلاس ہونے والے ہے اور ۱۸ مارچ کو پہلی منٹریجی آن والے ہیں، اس کو آج ہی رکھیں۔

جناب اسپیکر

آج شام کا اجلاس بلا یا جائے گا۔

میر سعید احمد لامشی (وزیر قانون)

کوئی پوڑا ہو گا؟ اس کو ۵ اگسٹ شام کے لیے رکھ لیا جائے۔

میر محمد اسلام ریسانی (وزیر خزانہ)

جناب اسپیکر! آج سارے ممبر جو شش اور جذبے میں آج شام اس کو رکھیں، مز آج جائے گا۔

میر حضور خان مندوخیل (وزیر تعلیم)

جناب والا آج شام کو رکھیں ہم سب فارغ ہیں کھانا تو کھانا نہیں ہے۔

میر طہور حسین کھوسہ

جناب اسپیکر! وزیر آپاشی صاحب تشریفے آتے ہیں، میری تحریک التوار کو ہی لے لیں۔

جانب اپنے

مولانا صاحب تحریک التواریخ پیش کی جا چکی ہے۔ معزز ممبر صاحب نے اور ہم نے تحریک التواریخ
مبرہ کو ٹھہرایا ہے۔ آپ اس کے متعلق وفاحت فرمائیں۔

مولانا نیاز محمد (وزیر آپا شی و بر قیات م)

لہم اللہ الراحمن الرحيم۔ جانب دالا! ایریگیشن کالونی کی تعمیر کے بارے میں جو ممبر صاحب کی تحریک
التواریخ پیش ہے اس کے متعلق عرفیہ ہے کہ اس جگہ گوٹھ ٹیکر خان کے متعلق فرمائی گئی ہے کہ یہ جگہ مقصر
ہوتی تھی اس کو چھوڑ کر اس کالونی تکمیل اور جھٹ پٹ میں بنائی جائے گی اس لیے کہ ایسا لی ترقیاتی
بنکسلے پٹ نیڈر کی تو سیخ دیمیر کی حفاظت کے سلسلے میں تین جگہ کالونیاں بنانے کے لیے جگہیں مختص کیں ہیں۔
وہ یہ ہے۔

۱:- ڈیرو مراد جمالی ۲:- کشور ۳:- گوٹھ ٹیکر خان

چنانچہ گوٹھ ٹیکر خان میں کالونی بننے کے لیے دس ہزار ایکڑ زمین حاصل کرنے کے لیے ڈپٹی
معتمد سے بات ہوئی تھی اور تفضل سے ان سے بات ہوئی اور دہلی کالونی بننے کے لیے اخبار میں ٹینڈر ہوتے
تھے، چار مرتبہ ٹینڈر اخبار میں دیا گیا یہاں کسی ٹھیکہ دار نے کام کرنے کی جرأت نہیں کی ہے بار بار ان سے پوچھا گیا
کہ یہاں ٹھیکہ دار کیوں نہیں آتے ہیں اپنوں نے پھر بتایا کہ یہ جگہ غیر محفوظ ہے اس جگہ کام نہیں کر سکتے ہیں اور پھر
محکمہ نے واپس سے بات کی واپس نے کہا کہ ہم اپنے اس پر جھٹ کی تکمیل کے بعد ایک کالونی تعمیر کر دیں گے اور یہ کالونی ہم
تعمیر کر کے آپ کے حوالے کر دیں گے اس کے بعد یہ مناسب سمجھا گی کہ یہ ایشن کالونی جو جھٹ پٹ میں پہلے موجود تھی
اور ۱۹۸۷ء میں بنائی گئی تھی۔ اس کالونی کے ساتھ فراخ زمین موجود تھی۔ اور یہ بغیر تبیت کے تھی۔ اور
دہلی کو ادارہ نہ کی بھی ضرورت تھی جو نکہ اس گوٹھ ٹیکر خان میں زمین نہیں ملتی تھی اس لیے اس کالونی کو
میں منتقل کر دیا گی اور ڈیرو مراد میں تعمیر کی جائے گی۔

جناب اپنے

فہرست میں حکومت صاحب -

میر ظہر میں حکومت

جناب والا انہوں نے ایک بات کہہ دی کہ وہ جگہ غیر محفوظ ہے اس میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں یہ ایک عالمی بنسکے تعاون سے تو سی منصوبہ تھا اور اس کیلئے پانچ ماں پہلے تین جگہ منتخب ہوتی تھیں ڈیرہ مراد کنوار میں تو سی ماں کا کامیاب بھی گئی ہیں اور اب گوٹھ بگیر خان نزد افغانی میں کامیاب ہو گا تیر چونی تھی تاکہ وہاں رہ کر فیلڈ کو کنڑول کی جاسکے اس جگہ ایک ایسی ڈی اور بیٹھے گا۔ ایریگینٹ کا شاف ہو گا کیونکہ یہ ایک دریا نزدیک ہے پڑیلہ کے وسط کے نزدیک ہے فیلڈ کو کنڑول کرنے کا نظام وہاں ہو گا پانی کو کمزیاہ کرنے کے لیے وہاں پر چالہ کنڑول کرے گا۔ اس لیے مرکزی جگہ کو عالمی بنسکے منتخب کیا تھا اور اس کے بعد جب یہ حکومت آئی انہوں نے اسی طور پاس کامیاب کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا اور اب یہ فرماتے ہیں کہ یہ جگہ غیر محفوظ ہے تو کس وجہ سے ہے اب اس کا کامیاب کو وہاں سے منتقل کر کے ڈیرہ اللہ یار منتقل کیا گیا ہے۔ جسی جگہ فیلڈ کو آتا ہے وہاں نہیں بنتے ہیں اس سے سالمیل دور منتقل کیا گیا ہے فیلڈ تو اس جگہ آتا ہے معلم فیلڈ کو کنڑول کو سکھ کے لیے آپ کو جگہ چاہیجے تو یہ میری گزارش ہے کہ اسے اپنے اصلی مقام پر بنائیں۔ یہ دریا نیں جگہ ہے آپ سالمیل دور سے پانی کو کیسے کنڑول کریں گے میری گزارش یہ ہے کہ ابھی وہاں کام شروع نہیں ہوا ہے۔ فیر یہی اسی جگہ پر تھامیری عرضی ہے کہ کامیاب کو اسی جگہ پر رکھیں اگر پہلے ٹھیکہ دار نہیں آتے ہیں ان کو اور موقع دیں اگر ایک دو دفعہ نہیں آتے ہیں تو پھر مجبور کہے رپھر کسی اور جگہ بالائیں موقع تر دیں۔

مولانا نیاز محمد دو تانی۔ وزیر آپاشی و بر قیات

جناب والا اگزارش ہے کہ کامیابی کو کامیابی فرق نہیں ڈرتا ہے یہاں پر ہمیں زمین بتر قیمت کے لیے رہا ہے جہاں ہم کامیابی تحریر کر رہے ہیں اور یہاں حکومت صاحب چاہتے ہیں وہ باقیت زمین ہے اور ہمارے کام میں کوئی فرق نہیں ڈلتا ہے ہم نے نہر کی حفاظت کرنی ہے چاہے وہ یہ جگہ ہو یا کوئی اور جگہ ہو وہاں پر بھی عمل ہو گا وہاں سے بھی وہ فیلڈ کو کنڑول کر سکتے ہے۔

میر ظہور بیل کھوسر

جانب وال آپ کے ایس ڈی اوسائیٹ پر نہیں جاتے ہیں قیلا کو کنٹرول کرنے کے لیے چوبیں گھنٹے سائیٹ پر رہنا پڑتا ہے دیکھا پڑتا ہے۔ فلیڈر کوپاری کو سائیٹ پر کنٹرول کرنا ہوتا ہے آپ ساتھ میں دوسرے کیسے کوئی گئے۔ جب وہاں نہ خلکہ ہو گا۔

اواس کی ایک سیاسی و جوہری بھروسے چونکہ یہ ایکم میرے حلقة میں ہے یہ ڈیڑھ کروڑ کی ایکم ہے وہاں پر بہت سے ملازمین رکھے جائیں گے عالمی بیک کی ایکم ہے۔ اب اس ایکم کو دوسرے حلقة یعنی چیف منٹری جب کے حلقة میں لے جا رہے ہیں اس کو سیاسی طور پر نفعان دینا ہے اور یہ ایکم پٹ فیڈر کے لیے بھی نفعان رہ ہو گی ملکہ جہاں پہلے فیزیل تھا جو جگہ تجہی کی گئی تھی اس کو وہاں پر بنایا جائے۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب اکھوسر صاحب کو خدا شہرے کہ دہاں پر ہمارے لوگوں کو ملازمتیں نہیں میں گی۔ اس جگہ سے اس لیے اس پر جیکٹ کو متصل کی جا رہے ہے۔

مولانا نیاز محمد وزیر آپا شی و بر قیات

جانب وال ایس و جوہری نہیں ہے ایکم کسی کے حلقة میں ہو۔ حکم یہ نہیں دیکھتا ہے کہ کس کو ملازمتیں ملئی ہیں۔ کس کا کام ہوندے ہے حکم اپنے مفادات کو دیکھتا ہے دہاکام تو ہم دوسری جگہ سے بھی کوئی کسیں گے یہ اور بات ہے کہ ہم اکھوسر صاحب کے لیے کوشش کریں گے کہ دہاں پر جتنے بھی ملازمین ہیں اکھوسر صاحب کے بھرپور کئے جائیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر آپا شی و بر قیات

جناب ہم سے خدا ہو کے گا ہم ملازمتوں کا کام جتنا بن سکے کوئی گے

میر ہمالیوں خان صری

جناب اسپیکر آپ کے توطیح سے حکم اپنے مفادات کو نہیں دیکھتا ہے حکم لوگوں کے مفادات کو دیکھتا ہے حکم اسکا لیے بنتے ہیں کہ حکم لوگوں کے مفادات دیکھیں یہ اس خلطا ہے کہ حکم اپنے مفادات کو

دیکھتے ہے وزیر آپسی ویرقیات

وہ میں نہیں کہا کہ حکم پانے مفادات کو بھی لوگوں کی ملازمت کے مفادات کو نہیں دیکھتے ہیں جو مقصود ہے اس مقصود کو دیکھنے ہے وہ نہیں کروں لوگوں کی ملازمت کے لیے تغیر کی جائے گا یہ قطعاً مقصود نہیں ہے حکم اور تحریک کا مقصود ہے پانی کو نہ کر کے نہ کو محفوظ رکھے اس کی دیکھ بجائ کرے۔ اصل مقصود یہ ہے

میر ہبایوں خان مری

slip of the tongue

میرے عذر، ہو گئے ہیں ویسے انہوں نے سچا کہا تھا وہ میرے بزرگ ہیں قابل احترام، میں انہوں نے اس ایوان میں سچی کہا تھا کہ حکم اپنی مفادات کو دیکھتے ہے۔ عوام کے مفادات کو نہیں دیکھ Slip of the Tongue ہو گیا ہے لیکن ایسی طور پر، نہ کیا جاتے۔ اگر اتنا بڑا

پروجیکٹ ہے۔ وزیر آپسی ویرقیات پر جناب اسپکٹر! میر ہبایوں ماحب میر قطعاً کوئی

مقصد نہیں ہے کہ حکم کے ذاتی مفادات یعنی حکم کے ذاتی جو کام ہے جو مقصود ہے جس کے لیے یہ حکم بنالے جو کام کرنے والا ہے اس مقصود کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور

جناب اسپکٹر! اس کی (admissibility) پر بات ہونی چاہتے ہیں میر امداد یہ ہے کہ معذز رکن کا نقطہ نظر ایوان کے نوٹس میں آگئی ہے یہ فرمی نوعیت کا معاملہ نہیں ایسی نہیں ہے کہ یہ کل وقوع اپنے public importance ہوا ہو دی ری نوعیت کا نہیں ہے اور نہ پیکٹ (Picket) کا ہے میں سمجھتا ہوں۔ دوسری سوچیکیں ہیں۔ جن پر اس اصل کا وقت سمجھا جائے ہے اور جہاں تک admissibility اکٹ ہے تو میرے حکومت کی نوٹس میں ان کی بات آپسی نہ ہے اور جہاں تک adjournment Moti-a خیال میں اس پر دھڑک آئتے ہے پچھے ایک سال آس پر عذر آدم ہو رہا ہو گا اور متعلقہ

ہمالیوں خان مری

جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کے توسط سے جہاں تک وزیر قانون و پارلیامنی امور صاحب بات کر رہے ہیں۔ جہاں تک ان کا لارائیڈ پارلیامنی افسریز کی بات ہے تو میں اس حد تک آنے اتفاق کرتا ہوں جہاں تک باقی کم جو الحکم سے اتفاق ہے کیونکہ وہ کوئی شہری ہے انہیں پانی کے حوالے سے وہیں مشکلات کا عمل نہیں ہے جو راستہ ہے دہلی پر یہاں سے پرد جیکیٹ ہم بناتے ہیں لوگوں کی مفاد کیلئے بناتے ہیں ہم آج یہاں پر لوگوں کی مفاد کیلئے بیٹھتے ہیں۔ دہلی پر چونکہ اس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے اسے victimise کی جائے یہاں کا اتفاق ہے اور کچوں کی شرافت ہے؟۔۔۔ (مدحت)

وزیر قانون و پارلیامنی امور

جناب اسپیکر میر خیال ہے کہ اسے وائیڈ اسپیکر کیا جائے۔

میر سہالیوں خان مری

نہیں جی اسے وائیڈ اسپیکر کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور

معزز ذکر کرنے کی (Admissility) پر بحث کریں۔

میر ظہور سین محوسہ

جناب اسپیکر اگر دہلی پر (feasible) نہیں تھا یا دہلی پر ضرورت نہیں تھی تو آپ نے تمیں دفعہ ملنے کیوں کیے تھے میں آخراں کی ضرورت تھی۔ اب میں نے نقطہ نظر پیش کیا آپ میری بھلی کاٹیں اسکوں پر جیکیٹ بھی کاٹیں میری کاٹوں بھی کاٹیں اور پھر مجھے باہر نکال دیں صرف نقطہ نظر تو پیش نہیں کرنا ہے میرے حلقوں کی حق تلفی ہو رہی ہے باقی ایم پلے صاحبان کی حق تلفی تو نہیں ہو رہی ہے۔

وزیر آپیاشی و بر قیات

جناب کھوہ صاحب بار بار ہمارے محکمہ میں تشریف لا کریں ہیں انہیں اچھی طرح سمجھا جائے ایسا اللہ
وہ مطمئن ہیں اس لفظیل کو آگے لے جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

میر ظہور حسین کھوسہ

علاقے کے ترقیاتی کام کی بات ہے جہاں پر اس کی ضرورت ہے

میر سحابول خان مری

جناب اپنے کر، میرے محترم بزرگ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ دہلی پر در دفعہ یہ ٹینڈر ہو چکے میں
وگ دہلی اس لیے نہیں جاتے ہیں کہ دہلی پر لادانیہ آڈر کا منڈہ ہوتا ہے آپ اسے ٹینڈر کریں اگر کوئی ایسی
بات ہوئی ہے تو آپ اس قسم کے اقدام کریں ابھی تھوڑی دیر پہنچے انہوں نے کہ تھا کہ ٹینڈر پہنچے ہو چکے تھے۔
ظاہری بات ہے کہ اگر *feasible* ہو گا تو ٹینڈر ہونے تھے آپ خود دہلی ایوان میں کہا تھا کہ دہلی
پر دو یا تینی بار ٹینڈر ہو سے ہیں لیکن لوگ دہلی پر آئے نہیں ہیں۔

نواب محمد سلم ریسافی وزیر خزانہ

جناب اپنے کر آپ کی اہازت سے جناب یہاں پر بحث کا زور اس مات پر ہے کہ شاید وزیر اعلیٰ
صاحب نے کوئی زبانی آرڈر دیتے ہیں اور written آرڈر دیتے ہیں کہ پرچاریکشناں کا کوئی بخ
نہ ہے اسے کچھ میں دور جیسا کہ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب فرماتے ہیں۔ ہم اگر اس بحث کو اس طرح مذاکرا جائے کہ
اس تحریک استوار کو متذکر کر دیں اور معزز کرن دیں دستاویز جو فریضہ علی صاحب نے جو آرڈر رکھیں اگر وہ یہ دستاویز
ایوان کے سلسلے لائیں تو آپ کو پیش کریں تو پرچاریکشناں آپ لئے گے وہ آپ کی صواب دید پر ہے یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

میر ظہور میں کھوسے

میری بھلی کاٹ دیگئی ذریاعلیٰ صاحب کے اپنے راتھوں کے سکھے ہوتے تھے وہ کاغذ انہوں نے بھر دیا
نہیں اپنے پاس رکھا اس بھی مجھے کون ثبوت دے گا جبکہ حکومت آپ کے ہے میں کہاچھ ثبوت لاؤں گا۔

جناب اپسکر

میر صاحب اس واقعہ کی جو نوعیت ہے اس لیے تحریک التواریخ نہیں بنانا ہذا میں اس تحریک کیا تواریخ
کو (مدخلت)

میر ظہور میں کھوسے

جناب اپسکر میرے حلقو سے سراسر زیادتی ہو رہے ہے۔

زیادتیاں ہوتی آرہی ہیں لہذا ہم انتخاب و اک آڈٹ کرتے ہیں۔

جناب اپسکر

اس (particular) تحریک التواریخ کے بارے میں گزارش کروں گا کہ یہ فاصلہ ہے۔

میر عالیوں خان مری

جانب ریحام سے میر صاحب ایک درست سے میں۔
یہ شک ایک درست سے میں۔

جناب اپسکر

وزیر آپا شی و بر قیات بارے ساتھ آپ میں جیسے مناسب ہو گا ہم اسی طرح کریں گے۔

میر عالیوں خان مری

دہان پر آپ آپ میں آپ کو غیر جاندارہ کر اس منظہ کو طے
کرنا چاہیے کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ (مدخلت)

وزیر تعلیم

جناب اپسکر کیا یہ ایڈٹ ہو گئی ہے کہ اس پر آرٹھ گھٹے سے بحث ہو رہی ہے

میرے خیال میں یہاں پر اور بھی pending issue ہے جوں گے جن پر یہاں بحث ہوگی، اگر یہ اپنے میٹ ہو گئے ہے تو اس پر بحث کی جائے اور اگر نہیں ہوئے ہے تو اسے دامت اپ کیا جائے، یا کسی دن کے لیے ماتحت رکھا جائے جو بھی آپ کے رد نہ میں ہیں اس کے مطابق آپ اس کو نہیں میرا خیال ہے کہ اپنے میٹ ہوئے پہلے ہی اس پر اتنی زیادہ بحث ہو گئی ہے اس کا کیا فائدہ ہے۔

جناب اپیکر اس کا فیصلہ ہے نہ کرو یہ یہ تحریک التواریخ کی خلاف فناطل قرار دی جاتی ہے۔

میر ظہر حسین کھوسے

جناب اپیکر ہم احتیاجاً وَاكَ آڈٹ کرتے ہیں د جہوری وطن پارٹی
کے اکین نے وک اڈٹ کیا)

تحریک التولوے

جناب اپیکر

ڈاکٹر عبدالماک صاحب نے تحریک التواریخ کا نوٹس دیا لہذا وہ اپنی تحریک التواریخ
میں پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالماک بلوچ

جناب اپیکر آپ کی اہمیت سے میں یہ تحریک التواریخ میں پیش کر رہوں کہ
پاکستان میں گذشتہ کچھ حصے سے مدد ہی تیگ نظری بنیاد پر جو مدد ہی برادر کشمیر خاص کر جنگ اور صوبہ سرحد میں
شروع ہوا تھا اسی طرح مدد ہی تیگ نظری کے زیر اثر بلوچستان میں بھی گذشتہ چند سالوں سے ماہ رمضان کے مبارک
مہینے میں مدد ہی نعروں کا سہارا لے کر اسلامی برادر کشمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اگر اس پر اسلامی میں بحث کر
کے تدارک کے دریے پیدا نہ کئے گئے تو ذریف صوبہ کا امن دامن خطرہ سے دوچار ہو گا بلکہ اس مدد ہی تیگ
نظری کے اثرات عکی دینے والے اقوامی سطح پر خوفناک نتائج پر منبع جائیں گے۔

جناب اپنے

تحریک التواریخ پیش کی جئی ہے کہ میں تحریک التواریخ پیش کرتا ہوں کہ۔
پاکستان میں گذشتہ کچھ صورت سے نہ ہی تینگ نظری کی بنیاد پر جو نہ ہی برادر کش خاصک بھگ اور موبیسہرحد
میں شروع ہوا تھا اسی نہ ہی تینگ نظری کے زیر اثر پاکستان میں بھی گذشتہ چند سالوں سے ماہ رمضان کے
مبارک مہینے میں نہ ہی نعروں کا سہاڑا لے کر اسلامی برادر کشی کا مسئلہ شروع کیا گیا ہے اور اگر اس پر اسلامی میں
بحث کر کے تدارک کے ذریعے پیدا نہ کئے تو نہ صرف صوبے کا امن و امان خطرہ سے دوچار ہو گا بلکہ اس نہ ہی
تینگ نظری کے اثرات مکمل و مبین الاقوامی سطح پر خوفناک نتائج پر پہنچ جائیں گے۔

مولوی حصمت اللہ

پاؤٹ آف آرڈر جناب اپنے

جناب اپنے

جی۔

مولوی حصمت اللہ

جناب اپنے معزز رکن اپنے تحریک میں نہ ہب کو تینگ نظر کر کا اس کافر شش
لیا جائے یا الفاظ اسلام اور پارلیامن اصولوں کے منافی ہے اسلام کو انہوں نے تینگ نظر کر رکھا ہے یہ اسلام نے یا ملہ
کے لہذا معزز رکن کو کجا جائے کہ وہ اپنے الفاظ والپس لیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ

جناب اپنے میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ میں نے اسلام کو تینگ نظر

نہیں ہوں، نہ ہم تینگ نظر نہ ہی تینگ نظری۔

مولوی حصمت اللہ

جناب اپنے جب نہ ہی تینگ نظری ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام تینگ نظر ہے

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ

نہیں جی اسلام کو میں نے تنگ نظر نہیں کہا اس وقت دنیا میں لاتعلاد نہ ہب
ہیں آپ کیوں اس کو اس طرح رنگ دے رہے ہیں میں نے جو تحریک پیش کر رہے اس میں اسلام کو تنگ نظر
نہیں کہیں نے کہا کہ نہ ہی تنگ نظری کے حوالے سے پاکستان میں گذشتہ کچھ عرصے سے نہ ہی تنگ نظری کے بنیاد
جونہ ہی براور کشی کی جا رہا ہے۔

مولوی محمد اللہ

جناب اپیکر آپ اس کو جس ادیب کے پاس لے جائیں یہ فصیلہ ہو جائے گا کہ انہوں
نے اسلام کو تنگ نظر کیا ہے یہ اسلام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے ہم آپ کی توسیط سے پوری ایوان سے گزارش
کرتے ہیں کرو ہائی انفاظ دا پس لیں۔

جناب اپیکر

جی اسلام بزرخ صاحب۔

میر محمد اسلم بزرخ وزیر محنت دافر ادی قوت

جناب اپیکر جب معزز رکن یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے اس طرح نہیں کہا کہ تو انفاظ لینے کی کیا
ہات ہے۔

مولوی محمد اللہ

جناب اپیکر معزز رکن کے تحریری نوشی میں یہ انفاظ موجود ہیں انہوں نے صاف
 واضح اندازا میں لکھا ہے نہ ہی تنگ نظری اسلام کی نہ ہی تنگ نظری یعنی اسلام کی یہ نہ ہی تنگ نظری
معصف کیا ہے یہ انفاظ غیر اسلامی ہیں۔ لہذا گذارض ہے کہ انفاظ دا پس لیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ

جناب اپیکر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ نہ ہب میں تنگ نظری نہیں ہوتی اب اگر مویں

صاحب اپنی بات ہم پر تھوپنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ایک پاؤ نیٹ آف دیور view point of openly اس کو اوجپیلی (اسلام کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اگر آپ بحیثیت اپیکر اور معزز ایوان یہ سمجھتے ہیں میرا تحریک التواریخ ہے اور یہ مسئلہ اس وقت پاکستان میں خصوصاً جنگ اور صوبہ سرحد اور بلوچستان میں نہیں ہو رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہاں جنگ میں سنی شیخہ فیصلت ہو رہے ہیں تو یہ حقیقت ہے ہمیں اس کو تنگ نظری نہیں کہوں تو کیا کہوں ؟

مولوی عجمت اللہ

جذب اپیکر انہوں نے جو الفاظ لکھے وہ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکیں گے

ڈاکٹر عبدالماک بلوچ

نجات میئے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

مولوی عجمت اللہ

جذب اپیکر اگر وہ نہ ہبی فرقہ داریت کہتے تھے لیکن انہوں نے نہ ہبی تنگ نظری ملود اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو تنگ نظر ہے۔ یہ اسلام کے ساتھ انتہائی زیارت ہے حالانکہ معزز رکن صاحب خود مسلمان ہے وہ کلمہ پڑھتا ہے اسلام کو تنگ نظر کہنا مسلمانوں کے وقار اس ایوان کے وقار ملک کے وقار اور آئین کے سلف ہے میری گزارش ہے کہ وہ اپنے الفاظ دلپس یں۔

ڈاکٹر عبدالماک بلوچ

جذب اپیکر آپ مجھے معزز وزیر سے گزارش ہے کہ وہ ہمارے الفاظ کو غلط طریقے سے استعمال نہ کریں یہاں پر آپ کے قانون و پارلیمانی امور کے منشی بھی ہیں میں نے اسلام کو تنگ نظر نہیں کہا ہیں بلکہ نہ ہبی تنگ نظری کا نسٹا استعمال کیا ہے اس پر اگر آپ خواہ خواہ ایک بات خود کرنا چاہتے ہیں اپنے حوالے سے تو میدبے بس ہوں۔

میر باز محمد خاں کھنیران

جذب اپیکر جس طرح ہے یہ بات چل پڑی ہے مولیٰ صاحب اور

ڈاکٹر عبدالماکن صاحب کے دریان اول تو ڈاکٹر حاصب نے اسلام کو تنگ نظر میں کھا اور معزز کرن اپنے سٹ کر دے کر بیخ نہیں کہا اگر انہوں نے کہا مجھے ہے تو مولیسا صاحب اس پر فراخ دلی کا مظاہرہ کریں۔

مولوی امیر زمان فیز راعت

جذاب اپیکر اسلام کے بارے میں فراخ دلی کا مظاہرہ ایک تو معذر رکن کا تکھا جا سخیری نوشی ہے کہ انہوں نے تنگ نظر کی کھا وہ معزز کرن خور اس کی وضاحت کرے کہ اس کا مطلب کیا ہے غیرہ۔ اسلام کی حکم میں فراخ دلی کرنے ہے یہ بھی جسم ہے ایک معزز رکن جسم کا مرکب ہو سکتا ہے تو دوسرا معزز رکن سختیران صاحب بھی جسم کے مرکب ہے۔

مولوی محنت اللہ

جذاب اپیکر (پاؤست آف آرڈر) اسلام بھار نہ ہب ہے اسلام کا توہین کے ہم مرکب نہیں بن سکتے یہ اگلے بات ہے کہ جس کے دل میں اسلام کا تقدس نہ ہوں اور بے شک مرکب ہے ہمارا کوئی اعتراض نہیں لکھن ہم اسلام کے بارے میں اس کا توہین برداشت نہیں کر سکتے

ڈاکٹر عبدالماکن بلوج

جذاب اپیکر معزز رکن ایک عالم دین ہے اور سیاسی بصیرت رکھتے ہیں میں نے جو تم کی پیش کا ہے میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں جو میں کہہ رہا ہوں وہ ایک حقیقت ہے (دخلت)

مولوی امیر زمان

جذاب اپیکر معزز رکن سے کہہ دیں کہ وہ اس کی وضاحت کریں۔

ڈاکٹر عبدالماکن بلوج

میں تو وضاحت کر رہا ہوں (مدخلت)

مطہر حضرت خان مندوغیل

جذاب اپیکر میرے خیال میں ابھی کو اس کی روایت کے مطابق چلا یا جلتے جو بھی بات ہو اپیکر کے توسط سے ہو اس طرح بار بار مداخلت کرنے سے ایک بات بھی مکمل نہیں ہو رہا اور کسی کا نقطہ واضح نہیں ہو رہا ہے۔

جناب اپنے سیکھ
مولیا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر حیدر الملائکت بلوچ

جناب اپنے سیکھ اگر آپ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں اس کے بعد اگر آپ نے اس کو قبول کیا تو مولیا صاحب اپنی بات کریں میں نے اس منشی کو عوامی مسائل کی حیثیت سے اور ملک میں جو مسئلہ چل رہے ہیں اس حولے سے لایا ہوں میرا ہرگز مطلبی نہیں کہیں سڑکیت دنیا شروع کر دن کہ نہال یہی فلاح فہمے۔

مولوی حکمت اللہ

جناب اپنے سیکھ

جناب اپنے سیکھ

مولیا صاحب ان کو بات مکمل کرنے دیں۔

مدرس سعید الحمد لاشکری

جناب اپنے سیکھ اگر مجھے آپ اجازت دیں۔

مولوی حکمت اللہ

جناب اپنے سیکھ میں پوانت مٹ آف آئد پر ہوں۔

جناب اپنے سیکھ

جی۔

مولوی حکمت اللہ

جناب اپنے سیکھ اس میں نہیں ہیں ایک یہ کہ تم کی کی فیزیولوگی کے بارے میں کچھ اس پر ہمار کوئی احتراں نہیں نہیں۔

جناب اپنے بھر

مولانا صاحب جب آپ کا نمبر آئے گا تو آپ سے پوچھیں گے۔

مولوی عصمت اللہ

جناب اپنے بھر میرا اعتراض یہ ہے کہ فائز بیٹھا ہے قطعہ نظر کہ انہوں نے اپنے تحریک میں اسلام کے بارے میں مذہبی نگنگ نظری کے الفاظ لکھے ہیں وہ الفاظ اپنی تحریک سے واپس لیں۔

ڈاکٹر عبد الملک بو شج

جناب اپنے صاحب مولانا صاحب جو الفاظ استعمال کر رہے ہیں میں نے کوئی گستاخانہ الفاظ نہیں کہے ہیں۔ ثالث الفاظ اپنا موقف رکھ رہوں میں مولانا صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ شائستہ الفاظ استعمال کریں میں ایک مسئلے کو اصلی بہ لارہ ہوں۔

مشریعہ سعید احمد بلمختاری (وزیر فتوح)

جناب اپنے صاحب میری گزارش چوگی کہ ہم اگر قائدے کے مطابق چلیں تو تحریک معزز رکنے پڑے ہے اور اسے آپ نے پڑھ لیے ہے شارٹ شیٹنٹ کی میں درخواست کر دیں گا کہ آپ اجازت دیں معزز رکن کو کرشاٹ شیٹنٹ پہن کریں ایمان کے سامنے اور بھرپوری جانب سے یا اس کی ای مسلمی پر ہم بات کریں جو اور اگر ان کی ثالث شیٹنٹ آجائے تو کہ ہم ان کو اپنے کریں۔

جناب اپنے بھر مولانا صاحب کے گت خانہ الفاظ کا ردائل سے فدف کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الملک بو شج

جناب اپنے صاحب اس وقت عکس میں داخلی اور خارجی۔ (رد فعلت)

مولوی عصمت اللہ

جناب اپنے صاحب میری گزارش ہے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

جناب اپنے
مولیا صاحب ان کی بات کی وقاحت آیا تھی ہے مولیا صاحب آپ کسی کو اس
کرنے بھی دیں آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر عبدالحکم میں یقیناً مسئلے کو سیاسی حالت پر رکھنا چاہتا ہوں اور اس میں تہذیباتی نہیں گا۔

اور نہ کسی کو تہذیباتی بند نے پڑا کہ اس کا کسی تحریک اس وقت تک میں جو رادیو اخليٰ فارجی مسائل میں پڑھ رہے ہیں اور رادیو میں میں جو تعبیات ہے وہ اپنی خاصی سیہان پلے ایک دبار کی طرح آئے ٹھہر رہے ہیں جن کی شروع جھنگ میں ہوتی اور صورہ سرحد میں بھی اس کے اثرات پہنچنے اور بے شمار لوگ دہلی دریے گئے اور ^{repeated by}) دہلی کے اسلی کے ان حلقوں کے جوان حوالوں سے متاثر ہو رہے ہیں اور ان کے لیکھنے بھی ہو رہے ہیں۔ اور یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں اور یہ تسلیم ہے موجود تھا پہنچ سالوں سے یہ بوجستان میں بھی رمضان المبارک کے باہر کت سالہ میں جو ہمارے لیے امن کا ہے یہ اس میں ذکر ہے اور نازی کے حامل سے ہر سال لوگ ہمارے چلتے ہیں اور خدا نے اسے سلسلہ مزید اگر آگے ملتوں یہ سمجھتا ہوں کہ دوسرا سلیپ ملہے ہو جاؤ اور ہو گا وہ اسلامی فرقہ ہو گا اور ہمارے ہاں بہت سے فرقے ہیں جن کی تھوڑی بہت اپنے معمولی مسلوں پر یا فقہی مسلوں پر اختلافات ہیں اب یہ یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے اس مسئلے کو سمجھنا کی کوشش نہیں کیں اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اس کے اثرات ممکن ہوں گے لیکن میں القاہی ہوں گے وہ اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ آج فارجی طور پر نیو دلائٹ آڈیو کے حوالے سے پاکستان کی اہمیت امریکے کے سامنے گذاشت گئی ہے اور پاکستان کی کوشش ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے حوالے سے نئی بلک بنائیں آج اس نئی بلک میں ایران کا نام لیا جائے ہے تو کی کا نام لیا جائے ہے آیا اگر یہ فرقہ وارانہ دادت مزید آگے چلے اور ان کے اثرات یقیناً اس طرز ایسا ہی میں دہلی سنی مجاہدی ر ^{majority} ہیں بھی نہیں ایران میں سنی مجاہدی میں نہیں ہیں تو ہم نے اگر ان کو روکنے کی کوشش نہیں کی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں دو تین نقصانات سامنے آتیں گے ایک ترمومیٹر پر یہ مک اسلامی بلدری کے میں یقینی ہیں یا نہیں گی دوسری طرف فرقہ واریت کے حوالے سے جو اسلامی بھائی چارے اور اخوت دیتے

ہی وہ اسی طرح قائم اور دائم نہیں رہے گی اسی گزارش کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا اپنے ایوان میں بیٹھے ہوتے
تم دوستوں سے کہ اس مسئلے کو بجا ہے جذب ایقی جوالوں سے لے لیں اس پر سنبھیگے ہم سوچیں کہ آیا یہ جو موجود
مسئلہ آرہا ہے اس کو کس طرح سے روکتے تاکہ جو خون خربہ کا خطہ ہے اس کو ہم روک سکیں۔

مُطْسَعِدُ الْحَمْدَ الْمُشْجِي

جناب اسپیکر صاحب اس تحریک پر سیری گزارش ہو گئی کہ اس میں ابھی ہم بہت ہے
انہوں نے سرحد اور پنجاب کے حوالے دیتے ہیں اور ایسا ایک کوئی واقعی واقعی وقوع پذیر نہیں ہو لے ہے انہوں
نے سمجھا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے تو دوسری جانب یہ ہے کہ دس تاریخ کو حکومت کی جانب سے یہ اتفاق گی گیا
تھا کہ لاڈائیڈ آرڈر پر ایک مفصل بحث کوئی جس کے لیے غالباً ہاتھی کھی کھا ہے اور معزز کرنے یہ سمجھتے
ہیں کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں لاڈائیڈ آرڈر کی سچولیشن (situation) پڑا ہو گئی تو اسی بحث میں اس
 نقطے کو بھی لا یا جاسکتا ہے اور فاص طور پر یہ ^{ٹکنیکلی بھی} Technically ہا جسکا فی ہیں اور ایک
 واضح کلام موجود ہے کہ ایک معاملہ جس پر بحث ہوئی ہے اس کو اس سے پہلے تصور کر کے نہیں لا یا جاسکتا
اور یہ تو معزز کرنے خدش ظاہر کیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے میری گزارش ہو گئی کہ پندرہ تاریخ کو جب لاڈ
ائیڈ آرڈر کی بحث ہوا اس میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لاڈائیڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو اسے بھی اسکے ماتحت ٹریٹ
، treat کیا جائے

مولانا عصمت اللہ

جناب اسپیکر صاحب جہاں تک اصل مسئلے کا تعلق ہے تو اس مسئلے پر ہم بحث
کرنے کے لیے تیار ہیں اصل مسئلے سے کسی کا اختلاف نہیں اور اس مسئلے سے یقیناً لاڈائیڈ آرڈر پر اثرات
مرتب ہوں گے میرا یہ اس وقت مرف یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان ڈاکٹر صاحب نے اسلام کے ہارے میں
تو ہیں آمیر الفاختا استعمال کیے ہیں وہ واپس لے لیں اس کے بعد اگر اس پر مستحق بحث آپ کے تو سطے
معزز اراکین چاہتے ہیں ہم تیار ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہے تاکہ مسلمان کو بحیثیت مسلمان اپنے
فرائض کا پستہ تو چلے مسلم اور غیر مسلم کے درمیان جو صدو ہیں ان کا پتہ چلے اور اسلام نے جتنے دسیے النظری کا

ملا ہرہ کرتے ہوئے غیر مسلموں کو برداشت کرنے اور وہ بھی معزز ارکین اور عام اخبارات کے قسط سے پتہ چلے گا میں اس کی پر زور میں تائید کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جو افاظ انہوں نے اسلام کی طرف تک نظری منسوب کئے ہیں میں پھر گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے افاظ والپس لے لیں۔

جناب اپیکر اس تحریک کو بھی پندرہ تاریخ کیے لادائیڈ آرڈر سکپوشن کے ساتھ فیکس () کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب اس بات کی جو مولانا صاحب سمجھتے ہیں کہ ایک لفظ آپ نے استعمال کیا نہ ہی ٹنگ نظری رہا خلت ()

ڈاکٹر عبد الملک اپیکر صاحب آپ مجھ پر جبراس لے کرتے ہیں کہ میں اپنے موقف کو سمجھدی ہی سے آپ کے سامنے رکھ رہوں میری تحریر آپ کے سامنے ہیں آپ کا ٹیپ ریکارڈ ہے میہان ایوان میں اتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کون کون نہ رہا ہے کہ میں نے اسلام کو تنگ نظر کی ہے میں نے کہا نہ ہی ٹنگ نظری۔

مطہر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون جناب اپیکر صاحب میں نے جو گزارش کی تھی اس کی ایڈ میبلیٹ کے بارے میں تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ داقعہ نہ وقوع پذیر ہوا ہے یہ کسی سورت ایڈ میٹ نہیں ہو سکتا اس موضوع کو ضرور پندرہ تاریخ کو لادائیڈ آرڈر کے تحت جو بحث ہو گی ہر معزز رکن اس پر بحث کر سکتا ہے۔

جناب اپیکر اس کی اہمیت کے حوالے سے پندرہ تاریخ کو کہ لیتے ہیں۔

مطہر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون جناب اپیکر صاحب لادائیڈ آرڈر پرے معزز رکن اگر یہ مان لیں کہ لادائیڈ آرڈر کے تحت ہو گی تو معزز رکن اس پر بحث کر سکتا ہے اور دوسرا بات جہاں تک افاظ کا تعلق ہے افاظ تو سمجھ کر ہوتے ہیں اگر مولانا صاحب یہ سمجھتے ہی کہ یہ اس دائرے میں آتے ہیں تو یہ پروٹوکول موشن لا کر کے ہی یہ پروٹوکول کیٹی کے سپرد ہو سکتے ہے۔

جناب اپنیکر

مولوی امیر زمان صاحب

مولوی امیر زمان

— جناب اپنیکر یہ الفاظ تو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ محترم کرنے نے یہاں پر بحث پورا کیا آپ
کے سامنے شاید ٹاہوایں دفعہ بحث کے کہ نہ ہی تینگ نظری کی بنیاد پر جو نہیں برادر کشی خاص کر جنگ کا وہ صوبہ
سرحد میں شروع ہوا تھا اور دوسری دفعہ بحث ہے اسی طرح نہ ہی تینگ نظری کے ذرا شر لہذا معزز کرنی اگر
اس کی خود وفاحت کریں تو میرے خیال میں اس سے وہ نہیں پچ سکتے ہے تو گذارش یہ ہے کہ وہ خود اس کے
متعلق معاون لے لیں کہ بھئی جو الفاظ میں نے لکھا ہیں وہ واپس لیتا ہوں اگر واپس نہیں لیتا تو پھر اس پر بحث کیا
جلسوں یہ ایک اہم مسئلہ ہے دوسری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک یہ مسئلہ ہیں یہ ر (Law and order) سے
یقیناً تعلق رکھتے ہے لیکن یہ ایک نہ ہی مسئلہ ہے میرا مقصد یہ ہے کہ جو بھی یہاں پر نہ ہب ہیں اور جو بھی
یہاں پر ہیں ذکر کیا اور نمازی کے متعلق یہ سامنے لائے جائیں اور جو نہ ہب ہے نہ ہب کے حوالے سے
جو ان کے عقیدے ہیں ان کے رواجات ان کی نماز روزہ حج اور زکوٰۃ حج کچھ بھی ہے وہ سامنے لائے جائیں
اس پر بحث کی جاتے یہ نہ ہی مسئلہ ہے لہذا (law and order) سے تعلق رکھتے ہے لیکن اس کی اہمیت
نہ ہب کی وجہ سے ہے نہ انہیں میں اٹھ رالیں سارے ساتھی شرکیں ہیں اور یہ ایک مسئلہ نہیں ہے
یہاں کوئی بھی اس طرح کے حالات ہیں ستائیں خباریں بھی آیا تھا کہ بیع سوریہ جیب نکلے میں پندرہ قرآن
شریف کے نئے پڑے ہوئے تھے اور جس پر مخصوص شیخ گردپ کے مہر لگے ہوتے تھے جس پر یہ تاثر ملتے ہے۔ کہ
یہاں پر سنی شیعہ فرقہ کو ہزارے رہے ہیں۔ نہلہ یہ دوسری اہم مسئلہ ہے یہ نہ ہی مسئلہ ہیں جب قرآن
نالی میں ٹاہو جب لوگ نماز کو نہیں ملتے ہیں جب لوگ حج کو نہیں ملتے ہیں جب لوگ روزہ کو نہیں
ملتے ہیں تو میری بحث سے یہ بالآخر ہے کہ یہاں سے لارا یہ آڑڑے تعلق رکھتے ہے یہ ڈاکٹر مالک صاحب
کا نہ ہب ہے جو ابھی نہ ہب ہے جتنے بھی ساتھی ہیں میرے خیال میں نہ ہبودی نہ ہب اس کی
اجازت دیتا ہے نہ فرقانی اس کی اجازت دیتا ہے کسی بھی نہ ہب میں اس کی اجازت نہیں ہے

کوہ قرآن نالی میں بھاریں یا مسلمانوں کے نہ ہب کا نداق اڑائیں اور رمضان شریف میں ایسا نداق مسلمانوں کے نہ ہب سے ہو جائی ہے لہذا اس پر بحث کی جائے اور ڈاکٹر عبد الملک صاحب خود اس کے متعلق وہ الفاظ والپس لے لیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ایک نہ ہبی مسئلہ ہے اس کا اس طرح نہ چھوڑی۔

جناب اپنے

تحریک التواریخ ڈاکٹر حکیم اللہ ساہب کی ہے۔

ڈاکٹر حکیم اللہ

جناب اپنے! آپ کی اجازت سے میں تحریک التواریخ کا فوٹ دیتا ہوں تاکہ ایک فوٹ اہمیت عالم کے حامل مسئلہ پر اسلامی میں بحث کی جائے۔

وہ مسئلہ کو کہہ سیوں پل کارپوریشن کے انتخابات کا ہے جس کے لیے موجودہ فضا اور حالات مزدود نہیں ہیں۔ جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ سیوں پل کارپوریشن کے صدور میں تو سیکی کی لگتی ہے اور یہ تو سیک اس وقت کے ذریعہ اعلیٰ۔ وزیری بذریات اور چیف سینکڑے طی کے اخلاقی نوٹ کے باوجود دیگر قانونی طریقہ سے کامیاب تھا کیونکہ اس میں ایک خاص قومی صغار کو مغلظہ رکھا گیا ہے اس طرح کوئٹہ کے قریبی مضافات میں سے بہت سی آبادی کو نظر انداز کی گی ہے اس نافعی پر تقریباً عرصہ ایک سال سے بحث مبارکہ جاری ہے کہ کوئٹہ کے مضافات میں تمام لوگوں کو برابر کے حقوق دیے جائیں لیکن بقیتی سے موجودہ وزیری بذریات کی ضرورتی کی وجہ سے یہ مسئلہ انصاف کی بنیاد پر حل نہیں ہوا ہے غیر منصفنا ن طور پر مغلظوں کی تخلیق کی گئی ہے جس سے عالم میں اشتغال پا یا جاتا ہے اور کہیں اسکے قوموں کے درمیان نقصان و احتیاط نہ ہو۔ لہذا انتخابات فی الحال ملتوی کی جائیں۔

جناب اپنے

تحریک التواریخ پیش کی گئی یہے کہ میں تحریک التواریخ کا فوٹ دیتا ہوں تاکہ ایک فوٹ اہمیت عالم کے حامل مسئلہ پر اسلامی میں بحث کی جائے۔

وہ مسئلہ کو کہہ سیوں پل کارپوریشن کے انتخابات کا ہے جس کے لیے موجودہ فضا اور حالات مزدود نہیں ہیں۔

نہیں ہیں جس طرح اپنے کو پتہ ہے کہ میر نسل کا روپ رشیں کے حدود میں تو سچ کی گئی ہے اور یہ تو سچ اس وقت کے مدیر اعلیٰ وزریوریات اور صیف سیکرٹری کے اختلافی نوٹ کے باوجود غیر قانونی طریقہ سے کیا گیا تھا کیونکہ اس میں خاص قوی خاد کو منظر رکھا گیا ہے اس طریقہ کو سرکر کے قریبی مضافات میں بہت سے آئندہ منظر نہ از کیا گیا ہے اس نالطفانی پر لقریب اعورت ایک سال پہلے مباحثہ حاصل ہے کہ سرکر کے مضافات میں آئم لوگوں کو برابر کی حقوق دیتے ہائیں لیکن بقستی سے موجودہ وزریوریات کو اپنے کی وجہ سے یہ مسلم اضافات کے بناء پر چل نہیں ہو رہے غیر مناسب اور غیر منصفانہ طور پر حلقوں کی تنخیل کی گئی ہے جس سے عالم میں شکال یا جاتا ہے اور کبھی اس سے قومی کو درمیان اقصاد مواقع نہ ہو۔ لہذا انتخابات فی الحال ملتوی کی جاتیں۔

جناب اپنے سکریٹری

جی پارلیمنٹری افسر کے منشیر صاحب

مدرس عید احمد شمی (وزیر قانون) جناب اپنے سکریٹری میرے خیال میں معزز رکن نے اس میں بحث کی اور خواست نہیں کی ہے ویسے نوٹس سحر کی التواریک کا ہے انہوں نے آخر میں کہہ ہے کہ بلدیاتی انتخابات کو ملتوی کیا جائے تو اس میں میں یہ انفارمیشن اس کو دیتا ہوں جو چھپے دن اخبار میں ڈیٹ آئی تھی غالباً سولہ ۱۶ اپریل کی اس سے دیسے ایک سوچتے کے لیے حکومت ملتوی کر رہی ہے کیونکہ کچھ ایسی وجہات ہیں ان کی بنا پر تو وہ اعلان آرے گا اور عباں کا انتقال ہے انتخابات کا التواریک (رد خلت) سحر کی میں انہوں نے سمجھتے کے لیے کچھ کہا بھی نہیں تو میں سمجھتا ہوں مجھے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

ڈاکٹر حکیم اللہ

روپانٹ آن آرڈر (نبیانی التواریک کا مطلب یہ نہیں ہے جبکہ اس کا بنیادی مسئلہ حل نہ کیا جائے لیعنی حلقوں کا ازسرنو تعین اور برابری کے بناء پر یہے حلقوں کا تعین جبکہ نہ کیا جاتے انتخابات کا پھر ہونا اس کا کوئی مطلب ہی نہیں اس تمام التواریک میں میر مطلب یہ ہے کہ اس کو التواریک لیے کی جائے تاکہ اسلامی حکم ملے تاکہ ان حلقوں کی ازسرنو صورت بنتی اور تعین کیا جائے بنیارک مقصود میر یہ ہے اس لیے اس حلقوں کی

نئی صدر بندی پر میرے خیال میں کہ بحث دمباختہ ہونا چاہیے تاکہ حقیقت پسندانہ طریقے سے کوئٹہ کے مکینوں کو
برا بر کے حقوق اور انصاف ملنے یہ صرف ایک ایم۔ پی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ہم نے انتظامی کمی کو کوئٹہ کے چاروں
اپنے پی۔ ایک اور مختلف ذریعہ بذریعات سب اکٹھے بٹھ کر اس پر بحث و تحقیق کریں تاکہ برادرانہ طریقے سے لوگوں کو
ان کے حقوق دیے جائیں اور منصفانہ طریقے سے صدر بندی کی ماتحت درستہ اس طریقے سے لوگوں کے رومیان اشتعال
ہایا جاتے ہے کوئٹہ کے فی الحال حساس ماحول کو سیر اور بھی خراب کر دے گا اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے قوموں کے
رومیان غیر ضروری ہجگڑا پڑ جائے۔

**جناب اپنے
اس سمجھیش** suggestion کے بارے میں سید ہاشمی صاحب آپ کی خیال ہے؟

میر سعید محمد ہاشمی (وزیر قانون) ان کی سمجھیش تکمیل ہوئی سے مختلف ہے۔

جناب اپنے جو سمجھیش انہوں نے دی ہے اگر اس سے بات (مدالت) ہے

میر سعید محمد ہاشمی (وزیر قانون) وہ غالباً یہ چاہتے تھے تحریر میں تھوڑا مختلف آگئی ہے

جناب اپنے ان کی سمجھیش یہ ہے کہ کوئٹہ کے ایم۔ پی۔ ایک اور مسٹر رونگوں گورنمنٹ۔ د مفلت

میر محمد اکلم بنزنجو (وزیر محنت)

(پاکستان آف آئڈر) جناب اپنے میں معزز رکن نے ڈاریکٹ
ذریعہ بذریعات کا حوالہ دیا ہے کہ اس کی خدگی دھر سے اور دوسری طرف وہ کچھ رہے ہیں کہ کوئٹہ کے صوبائی
امبلی کے سینگھ اور ذریعہ بذریعات بٹھ کر تو ایک طرف ذریعہ بذریعات کی خدگی بات ہو رہی ہے دوسری طرف
اس کو دعوت دی جاتی ہے وہ ایم۔ پی۔ لے کے ساتھ بٹھ کر اس کی حلقة بننے کریں۔

جانب اپنے مکھے کے وزیر بہر حال ہوں گے۔

میر محمد اسماعیل نجفی (وزیر محنت) چونکہ آج مکھے کا وزیر نہیں ہے وہ صحیح جواب دے سکتے ہیں جو اس پر

الزام حاصل کیا گیا ہے۔

جانب اپنے

آپ ذرا دیکھ لیں یہ جوانہوں نے ایک سمجھن دی ہے کہ اس طریقے سے اگر وہ

بیٹھ کر اس کو ٹھہر کر سکیں تو مذاہت، مولانا صاحب ایک منت

مولوی امیر زمان (وزیر زراعت) مکارش یہ ہے کہ یہ حلقة بندیاں صرف کوئی میں نہیں

ہوئی ہیں یہ لپشن میں بھی ہوئی ہیں وہاں نئے چھپے اور ڈر بن گئے ہیں اور اس طرح ہمارے علاقوں کی میں ہوئی

ہیں دیگر علاقوں میں بھی ہوئی لہذا مکارش یہ ہے کہ انتخابات کے انوار کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک سہفتہ اس کو

انوار میں طالا جائے تو اس سے فائدہ کیا ہے لیکن صرف یہ ہو گا کہ رمضان میں نہیں ہو گا ان کے لیے تکلیف مشقت

نہیں ہو گی جب تک وہ بنیادی مسئلہ حل نہیں ہوتا اس بنیادی میں کا حل نہیں نکلا گیا تو مسئلہ حل نہیں ہے تو لہذا امیری

مکارش یہ ہے کہ یا پہلے جو حلقة بندیاں ہیں اس پر انتخابات کرائے جائیں نئی حلقة بندیوں کو از سر زخم کیا جائے

اور مکارش یہ ہے کہ اگر حلقة بندیاں کرائے بھی ہیں تو اس طرح نہ کیا جائے کہ ایک ایم پی اے یا کیم ڈی سی اور

ایک آفسیکری صواب بدید پر وہ حلقة بندیاں ہوتی ہیں یہ سراسر الفضائی ہے جہاں پر بھی ہو لے ہے وہاں پر لوگوں کے ساتھ

لیتھیا یہ الفضائی ہو لے ہے تو ہماری مکارش یہ ہے کہ یا پرانی طبقہ بندیوں پر اگر پرانی حلقة بندیوں پر نہیں ہو سکتا

تو از سر زخم بندیوں کے لیے ایسا ناممودیا جائے کہ حلقة بندیاں ہو سکیں اور حلقة بندیاں پر متعلق لوگ ہوں یا

ایم پی اے اور سٹریٹریز جو بھی ہیں ان کے لیے منظور ہو تو یہ حلقة بندی ٹھیک ہے اس طرح اگر ایک سہفتے کا ناممودیا گیا

ہے لیکن اس ناممودی میں یہ فائدہ ضرور ہو گا رمضان کے متعلق لیکن یہ فائدہ نہیں ہے یہ مسئلہ درحقیقت اسی طرح الجما

ر رہے گا اس سے مسائل پیدا ہوں گے بکھر میں بھتا ہوں گے اس سے Law and order کا مسئلہ پیدا ہو گا اس

سے حالات خراب ہوں گے لہذا حالات خراب کرنے کی بجائے اس مسئلہ کو صحیح طریقے سے حل کیا جائے۔

مُسْطَر سعید احمد راشمی (وزیر قانون)

اس مسئلہ سے میں واقف ہوں محفوظ رکن بھی اس میں شامل تھے۔

انہوں نے درست فرمایا کہ ایک کمیٹی بنی تھی، غالباً کمیٹی نہیں تھی اس دن وہ غالباً ایران میں نہیں تھی بلکہ میں بھی شامل تھا آپ تھے ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب بھی تھے مدینہ کے بارے میں ہم چار میلگین ہوتی تھیں یہ کوشش کروتی اتفاق رئے سے فیصلہ ہر کمل طور پر اتفاق رائے نہ ہو سکا کیونکہ یہ ایکشن کرانے تھے اس لیے لوگوں کو رخصت نہ یہ اعلان کیا جدیدی کے بارے میں غالباً شہر کے بارہوار ڈول کا جیکہ ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب اور دیگر حضرات اس حدیث کے مطابق نہیں تھے آج مولانا صاحب نے بتایا دیگر علاقوں میں ایسا ہوا ہے میں بتانے سے قاصر ہوں کہ کیسے شарт پر کہہ شیڈول کا اعلان ہو چکا ہے تمام ساقیوں کو کیسے راضی کیا جائے اور معاملات کو کیسے سدھا رہا جائے میری عرض ہے کہ اس کو زیادہ ملتوی نہ کیا جائے۔

جناب اپنے سرکر

اس کو اٹھا رہ کیا یہ رکھ دیں؟

ڈاکٹر حکیم اللہ خان

اس کو ڈاکٹر کرنے کیے رکھیں کیونکہ یہ عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے بلا سنتیو

Sensitive مسئلہ ہے ان حساس حالات میں گھوڑ پیدا ہوگی اگر یہ انتخابات ہوتے تو انتخابات کا کوئی مطلب نہیں نکلے گا بلکہ اس کا نتیجہ افر الفری میں نکلے گا اور انتشار واقع ہو گا۔

جناب اپنے سرکر۔ محکم ہے اس کو اٹھا رہ تاریخ کے لیے رکھ لے۔

مُسْطَر جعفر خان ہندو خل

Nomination papers
نامزدی کرنے کو بھی ملتوی کیا جائے۔
نامزدی کرنے کے لئے پیپرز
/ داخل کرنے کو بھی ملتوی کیا جائے۔

یا قاعدہ پیپر میں دیا جائے۔

میر سعید احمد باشی (وزیر قانون) میری اطلاعات کے مطابق ایک ہفتہ کے لیے اس سارے پروپریئور کو التواریخی طالبگیا ہے غالباً اٹھارہ تک ہو جائے گا۔ اگر اٹھارہ تاریخ کو یہ ایوان کسی تیجہ پر پہنچا تو سماڑھ کرے کر فی الحال یہ موس انتخابات ملتوی کر دے۔

جناب اپریکر

آپ کہتے ہیں اٹھارہ یا انہیں ۔۔۔

میر سعید احمد باشی

میری یہ اطلاع ہو سکتا ہے نامینشن پیپرز Process کو ہماری کوئی انکیشن ڈیٹ ہو مگر مجھے اطلاع ملی تھی ایک ہفتہ کے لیے اس پروپریئور کی ملتوی کی جا رہی ہے (مذلت)

جناب اپریکر

خان صاحب آپ کو نبڑتا ہے آپ سے پہلے مولانا صاحب ہیں۔

مولانا امیر زمان

اگر اس بات کی یقین دہنی نہیں ہوتی کہ انتخابات کا ڈیلے دے Delay کیا ہے تو میری خیال میں اٹھارہ تاریخ کو چھوڑ دیں اسی پر بحث کی جائے اس منزد کو اسی حل کیا جائے اگر ہماری صاحب اس کی یقین دہنی کو اسکتے ہیں کہ انتخابات کو ڈیلے کر دیے ہے پھر یقیناً اٹھارہ تاریخ کے لیے ہم تید ہیں اس وقت مختلف منصوٰر و فوجی ہیں اگر ہاشمی صاحب ہمیں یقین دہنی کر دیں۔؟

میر سعید احمد باشی

می تو یہ اٹھارہ فی فہری رکھتا کہ حکومت کی طرف سے یہ اعلان کر دوں ہم میرے علم ہی یہ بات لانی لگی تھی کہ ایک ہفتہ کے لیے یہ ملتوی ہو سکے ہیں۔

مولانا امیر زمان

چھر اس بات سے ہم مطمین نہیں ہیں۔ یہ حکومت بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

اٹھارہ تاریخ رکھیں۔ اس کو آپ کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے لائشی صاحب کیا یہ صوبائی مسئلہ ہے؟

میر سعید احمد بائشی جی مل جناب اپنے پیکر، یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ مگر میں گزارش کرتا ہوں۔ الیکشن انتخابی کا قیام ہو چکے ہے وہ ہمارے جیسے صاحب ہیں وہ ہی اس کا ڈنیوں کیش کریں گے۔ اگر آپ سفارش کرتے ہیں اٹھارہ آئیں کو ناصینیش پر پرچم کرنے کو التواریخ میں ڈالا جائے آپ کہہ دیں۔

جناب اپنے یہ لاؤں کا مسئلہ ہے اس کے لیے ماوس کی رائے لیتے ہیں۔

مولانا میزبان جناب اپنے پیکر۔ ہم اس بات کی سفارش کرتے ہیں کاغذات نامزدگی عید الفطر کے تیرے دن تک رکھیں۔ یہ محلہ کی جانبے عید کے تین دن بعد صحیح کرائے جائیں۔

جناب اپنے مولانا صاحب آپ پڑھیں۔

میر عبد الحمید خان اچکزی دیا اکنٹ آف آرڈر، مولانا صاحب تو موقع ہی نہیں دیتے۔ جناب اپنے آپ کے توسط میں اتنی صاحب سے یعنی کروں گما کہ طیم اللہ نے اپنی تحریک التواریخ میں اس کا ذکر بھی کیا ہے کچھ عوسمہ کے لیے بکر زیادہ عوسمہ کے لیے پوستپون کریں تاکہ مزید بحث مباحثہ کریں۔ ٹیکوئی راستہ نکل آئے خطرات اور حساس پوزیشن کا بھی انہوں نے نشانہ ہی کاہے میرے خیال میں اس کو منظر رکھتے ہوئے جیسے ہمارے دوسرے بعض ساتھی کہہ رہے ہیں کہ کم از کم ایک postpon کریں بلحہ ان کا فرست کلاس موسم ہے نہ کوئی رکاوٹ ہے اس دوبلان مہینے کے لئے

ایک مہینے کیلئے یہ پوٹیوں کریں اور اس وعداں سے کوشش کی جائے یہ جو افہم و تفہیم کی کی ہے اس کو حل کیا جائے اور مسئلہ کو خوش اسلوبی سے حل کیا جائے۔

جناب اپنے اس وعداں اس کو پندرہ تاریخ کہیتے ہیں اس کو پندرہ کیلئے رکھتے ہیں۔

مطہر جعفر خان مندوخیل میں اس کی حادیت کرتا ہوں ایک مہینے کیلئے مددیاتی ایکٹشن کو متسدی کیا جاتے

مطہر عیا احمد رضا شمی (وزیر قانون) اٹھارواں نیس تاریخ کو نافٹیشن پیپرز فائل کرنا ہیں تاہم پندرہ تاریخ تک اس کا پڑھل جائیگا بہر حال میں بھی اس حق سی ہوں کہ بلبراتی انتخابات کو ملتوی کیا جاتے۔

میر جان محمد خان جمالی (پاؤنٹ آف آرڈر) جناب اپنے کی انتخابات ملتوی ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی یہی اطلاعات ملی ہیں لیکن ایک مہینہ ایوان کی اطلاع کے لیے کھول گا کہ صرف ایک مہینہ بھی یا جچھ مہینے کیلئے ملتوی ہوں۔ آپ نصیرزاد اور جعفر آباد کی گرجی کو بھی دیکھیں دراں تو ان دونوں اس قدر گرمی ہوتی ہے مئی میں تو ایک سو پندرہ ڈگری سے اُوپر درجہ حرارت ہوتا ہے آپ صرف چین کو سکٹ اور زیارت کرنے دیکھیں ان کے بارے میں نہ سوچیں۔

میر باز محمد خان کھتران ابھی تک ایکٹشن کی تاریخ ناموں نہیں ہوئی ہے جان محمد جمالی صاحب گرمی کی بات کرتے ہیں لیکن جہاں بہت زیاد گرمی ٹلتی ہے وہاں بھی ابھی تک ڈیٹ ادا نہیں کیا ہوئی ہے اس کے لیے آپ ایوان کی متفقہ صدائے لے لیں۔ رمضان کا بھی مہینہ ہے رائے لے کر سفارش کریں۔ اگر بازی میٹیشن دیغروں کے لیے مددیاتی انتخابات ملتوی کر دیتے جائیں آپ ریکینڈریشن بھی چاہے ہے یہ ڈیٹی میٹیشن میں اصلاح کر دھرم سے اگر ریا نتیجات بوجتن کے لیے ملتوی ہوں تو یہ اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

حاجی نور محمد صراف

جناب اپنے بھائی۔ جہاں تک ایک ہمینے کی بات ہو رہی ہے میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کوئی سٹریٹسپل کارپوریشن کی حدود میں کل بارہ وارڈز اس میں شامل کرنے گئے ہیں۔ اس سے تقریباً سارے املاک کوئی شہر کی عنوان ہوتی ہے اس میں محلوں کی حدود کو کوئی دوبارہ چھڑا گیا ہے تو میرا پوائنٹسپل کارپوریشن کے لیے کم از کم چھ میٹر مربع میں مدد دکھانے کا کرنے سے شہر کے محلوں کو حد نہیں کی جائے لیکن وارڈ میں کوئی شہر کے محلوں میں تقریباً چھ سوا فراز ہیں جب کہ بعض میں باطل حصے چھڑا گزار ہیں اس سے خوبصورت کوئی تمام صلحت متأثر ہو رہے ہیں۔ جہاں تک کوئی میرا پوائنٹسپل کارپوریشن کی بات ہو رہی ہے انتخابات کو چھ میٹر کے لیے پوسٹپون کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک پلوچ

میرا پوائنٹسپل کا بات ہو رہی ہے یہ ہمہ روز انداز سنبھیں ہے اس سلسلے میں جو پر ایکیشن ہیں، ڈھینک ہے۔ اس پر آپ ۱۵ تاریخ کو تفصیلی ماتریاں پھر اسکا حل نکالیں، بھائی ٹسٹ کے کام پر بار ایکیشن پوسٹپون کرنے کا اعلان کریں۔ پھر پوسٹپون کرنا ^{postpon} میرے خیال میں اس سے مسائل کم نہیں ہونگے کیونکہ ہر کوئی ہمارے دستور کیٹھ یو نہیں یا کوئی نظر کیجیں گے، پھر اس کا نہیں گی۔ لہذا ان مسائل پر بات کرنے کے لئے آپ پندرہ تاریخ رکھیں ہم ان پر تغییر سے ماتریاں کے، ہمہ حال ایکیشن ^{due date} ڈیڈلائٹ پر ہوتے چاہیں۔ درہ اس طرح مسائل اور زیادہ الجھ جایں گے۔ جناب والا! یوں تو انتخابات کو بار بار ملتوی کرنے سے پہلے سے مسائل پیدا ہو نجھ۔ انتخابات تو منعقد کرنے ہیں۔ اور سارے ملک کے ساتھ انتخابات ہوتا چکا ہے۔

میر جان محمد جہاںی

جناب والا! اس تحریک التوارکو کچھ دن ملتی رکھیں ذریعہ متعلق بھی ہے جائیں گے۔ اس کے لیے بہتر جانتے ہیں۔ وہ بتائیں گے۔ اس کو تحریک کے لئے رکھ لیں۔

جناب اپنے کمرہ، اس ترکیب اتواء کو ۱۵ لکھ ملتوی رکھتے ہیں۔

قراردادیں

جناب اپنے کمرہ، کچکوں علی صاحب کی قراردادیے وہ پیش کریں۔

میر طرکوں علی ایڈ ووکیٹ - جناب اپنے کمرہ آپ کی اجازت سے میں قرارداد پیش کر دنگا کریے ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجڑ کریں کہ گوارد یا پسندی کو فری پورٹ بنایا جائے تاکہ صوبہ بلوچستان کی سبزی میں بھی جات اور انہیں دینہ و سلیح کے مالک بالخصوص مستقطع، دو بھائی، ابو قلبیہ سعودی عرب بیہ اور دیگر مہساں یہ مالک کی منڈیوں تک پہنچ سکے۔ جس سے یہاں کے زمیندار اور صوبہ معاشر طور پر خوشحال ہو سکتے ہیں۔

جناب اپنے کمرہ، قرارداد جو شیں کی جگہ یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے خارج کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجڑ کرے کہ گوارد یا پسندی کو فری پورٹ بنایا جائے تاکہ صوبہ بلوچستان کی سبزی میں بھی جات اور انہیں دینہ و سلیح کے مالک بالخصوص مستقطع، دو بھائی، ابو قلبیہ سعودی عرب بیہ اور دیگر مہساں یہ مالک کی منڈیوں تک پہنچ سکے جس سے یہاں کے زمیندار اور صوبہ معاشر طور پر خوشحال ہو سکتے ہیں۔

جناب اپنے کمرہ، اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منتظر کیا جائے۔
(کثر یہ متفقہ طور پر منتظر کی جاتی ہے)

جناب اپسیکر - تحریک التواریخ پر بحث کرنے کے لئے نماز کے دفعہ کے بعد اس بحث
اجلاس دوبارہ اڑھائی بجے شام ہو گا۔

(اجلاس کی کارروائی دوپہر ایک بجکھڑ پھیس میٹ پر شام ڈھائی بجے تک کیجئے رملتوں می ہو گئے)
اُبکل کا اجلاس دوبارہ تین بجے بعد دوپہر جناب اپسیکر کی زیر صدارت شروع ہوا۔

جناب اپسیکر - تحریک التواریخ علی محمد فوزی صاحب نے پیش کی تھی اس پر بحث
کرنے کے لئے یہ اجلاس ہو رہا ہے۔

مدرس عبدالحمید خان اچھکرنی

جناب اپسیکر، اجازت ہے، میں اس موضوع پر ابتداء کروں؟

جناب اپسیکر - جی بالکل آپ کہہ دیں، حاجی صاحب شاید نہیں بولیں گے۔

مدرس عبدالحمید اچھکرنی - جناب اپسیکر یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس سے لوگوں
کے مابین شکوہ و مشہدات اور بدگمانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ زمینیں الٹ ہو رہی ہے
خدا جانتا ہے یہیں تو حقیقت میں علم بھا نہیں ہے کہ واقعی زمین الٹ ہوئی بھا ہے۔ یا نہیں
ہوئی ہے۔ اس کے نے ایک کیشن تقریباً جائے کیا ہے کیا ہے میں یا نہیں ہوئی ہیں۔ ان
سب باتوں سے ایک بات نکلتا ہے۔ میں جو سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ بلوچستان میں بلوچ
لار یا زکی شاید مختلف ریاستیں بھگ ہمارے پشتون علاقے میں وہاں جتنے پہاڑ دریا
یا زمینیں چاہے انکا کوئی یوٹیٹھی ہے یا نہیں ہے۔ یہ قابلِ کافیت ہے یا نہیں ہے بہر حال

یہ زمینیں اور پہاڑ وغیرہ کسی دکی رائیب کی ملکیت ہے۔ یہ گورنمنٹ کو تدبیجاتی ہے جب یہ ایکوارٹر کی جاتی ہے یا ان کو purchase کر لیا جاتا ہے یہ گورنمنٹ کی ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ایکوارٹر مبینہ کی گئی یا پہ پیش نہیں کی گئی تو یہ طرایب کی ملکیت ہے۔ مشاہ کے طور پر حشر اور پرندے کو کس میں غنڈی وغیرہ ملک بیہاں سب زمین قبائل کی ملکیت ہے یہ سب کیسے گورنمنٹ کے لئے ہے جو یہ ابھار کیسے بن گھایہ تو رندھاچ (وزیر مال) ہاں تباہ سکیں گے، میرے خیال میں گھپلا اسیں ضرور ہے یہ زمینیں کیسے گورنمنٹ کے نام پر کیسے ٹرانسفر ہو گا اور یہ نیروں کو ۱۹۴۱ء یا ۱۹۴۲ء سے یہ کیسے گورنمنٹ کے ریکارڈ میں ملکی گئی، میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ کو سب سے پہلے ٹیکا جائے میں کہتا ہوں یہ معلوم کا جائے یہ زمین کیسے گورنمنٹ کے نام ہو گا اگر گورنمنٹ کے اسکے مالک بن گئی میں کہتا ہوں اسیں پہلے سے گھپلا تھا جو اس وقت شرعاً ہوا جب گورنمنٹ نے ایکوارٹر کی گورنمنٹ نے اون ^{aquire} کیا رندھاچ کی مرجب دگی میں کیا یہ بات میں نے کشف کیا، اور فود کی بات ہو رہی تھی جب میں نے ان سے پوچھا یہ زمین کیسے گورنمنٹ کے لئے گھپلی میرے خیال میں تو وہ مجھے کوئی معمول جواب نہیں دے سکتا اگر گورنمنٹ کے پاس یہ ساری زمینیں کیسے چلی گئی پہلی دو باتیں یہ ہیں۔ کہ اگر یہ زمینیں جو اراضی کی جا رہی ہیں اس کی گورنمنٹ کی ہیں۔ بھو یا نہیں اور اگر یہ گورنمنٹ کی ہیں۔ تو پھر الامن اور دوسرے پہلو کا پتہ چلا یا جائے کہ یہ الامن ہوئی یہے یا نہیں یا ہم خواہ ٹھندا یہ باتیں کر رہے ہیں۔ عوام یا فلاں کو غلط الامن کی گئی ہے ان دونوں پہلوں کا پتہ لگا یا جائے اسکا فائدہ کیا جائے۔ بہر حال میری آن بڑو شیخ یہ ہے۔

جناب اسٹیکنر، شکریہ، نواب محمد اسلم ریسا نی صاحب

نواب محمد اسلم ریسا نی، جناب اسٹیکنر، آج حاجی علی محمد صاحب کی جو تحریر التوا اور پیش ہوئی

ہے اسکا پر بات چھوڑ دی ہے یہاں واضح کرتا چل دن تقریباً سارے ہیں چار مینے پہلے چشمہ پورہ^۱
 کا کراں کے بزرگ زمیندار تھے، انہما ایک وفد صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب سے متن آیا تھا جناب اسیکریاس
 اس دند میں آپ بھی موجود تھے میں بھی موجود تھا، ریم بی ائر لٹر^۲ MBR II دریار
 علاقہ کے معترضین موجود تھے جناب دلال آپ بھی یاد ہو گا علاقہ دار اور زمینداروں یعنی چشمہ اچھزی و
 سکافٹ دین زی اٹھا طرف سے ہم وزیر اعلیٰ کو پیش ہوتے تھے، اور ہم نے ان زمین داروں
 کا کیس پیش کیا تھا، وزیر اعلیٰ صاحب نے کیلئے تشکیل دیا تھا، میکور پورٹ سریج کی تھی، تاکہ ہم
 وزیر اعلیٰ کو پورٹ پیش کریں، تاکہ اس سلطے میں کارروائی کی جاسکے ہم نے یہ پورٹ پندرہ دسمبر
 کو وزیر اعلیٰ کو پیش کیا تھا میں ہم نے مختلف حوالوں سے پنجاب لینڈ روپی نیڑا بیکٹ کے سکیشن
 (اے) کے طالے سے یہ کہا تھا اور روایتی لینڈ روپیں ہر لٹل بند ہیں، عبد الجمید خان اچھزی
 صاحب نے اسکا کوپیتھون علاقوں میں اور ہمارے علاقے میں بھا بلپور دہلی زمینیں اسی طرح
 ٹرائیبل ہر لٹل بند ہیں۔ جیاں کہیں بھی بلا پیور دہلی زمین ہیں۔ وہ حق شف پر یا اس قسم کا کوئی
 نہ ان ہر تو وہاں دو مختلف قبیلوں کی بانڈریں کا تعین کیا جاتا ہے ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو
 یہ پورٹ پیش کی تھا، اس پورٹ کی conclusion یعنی اور جسے میں یہاں آپ کے سامنے پڑھو کر سنا
 ہوں، میاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ سرکار کہ اگر عوامی مقاصد کے لئے دارالفنون کی ضرورت پڑ جائے
 تو اسکا مدد اور ایکسے ہو گا ہم یہ امر واضح کرتے ہیں کہ سرکاری مقاصد کے لئے کسی بھی وقت اراضی کا
 ضرورت پڑ جائے، یا کہیں بھی مسلکو باراہنی کو ایک اسر^{acquire} کرنے کا قانونی حق حاصل ہو گا
 یعنی حکومت کو ایسے نیز لشنا کا حق فرمی جن حاصل ہے، اور حکومت منابط کے مقابلہ سرکار اپنا کا فرمی حق
 استعمال کر سکتا ہے پس ان موصفات میں سرکار کی کوئی اراضی سنبھیں ہے یعنی جو موصفات
 ش دین زدہ، کہاں۔ سرہ غفرنگی سادات خشکاہ وغیرہ ان موصفات میں غیر متعلق لوگوں کو سرکار
 زمین ادا کیا ہے ہم نے ایسا بکھر قانون اور سارے رسم دروازج کے ضلاف ہے بلکہ رسم و رنگ
 کے لحاظ سرکار کو چاہیے کہ وہ تمام الامم فی الفرگنیں کہے اور بلا پیور دہلی متعلق لوگوں کو چوڑے

کو جائیں اس میں مکار صاحب آپ کے بھی دستخط ہیں۔ اگر معزز ایمان چاہیے تو ہم اسکے فوٹو کا پی بنایا تو اپنی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔ (مدخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکزی

How did the Government became owner of it ?
اجھو عرض کیا تھا کہ یہ زمین گورنمنٹ کے لئے ہے کیسے آئی ہے ؟) ساری بات یہاں سے شروع ہوتی ہے ہم اسکا فیصلہ کیسے ریکے۔

نواب محمد احمد ریسائی
میرے خیال میں حکومت کہتا ہے کہ جو جلا زمین بلا پیروہ
ہے وہ اسٹریٹ کی زمینیں تقریباً جائیگی۔ لیکن یہ نہ اسیں پنجاب بریونیہ ایکٹ کا علاوہ دیا ہے
یسکیشن ۵۰ (۲) میں ہے، اسیں بالکل واضح ہے یہ کہتا ہے کہ

"When in any record of right, completed after the eighteenth day of November, 1871 or the seventeenth day of July, 1879, as the case may be it is not expressly Provided that any forest or quarry or any such land Produce or entrusted as aforesaid belongs to Government , it shall be presumed to be belonged to land owner concerned"

جناب اسٹریکر۔ عبد الحمید خان اچکزی۔

عبد الحمید خان اچکزی۔ جناب والا! اس کے بعد بات صاف واضح ہو جاتی ہے اسکا مطلب
یہ ہوا کہ پتہ ہنسیں ہے گورنمنٹ کس طرح زمین کا مالک بن بیٹھا ہے۔ اور یہ زمین کسی ذکری
ٹرائیب کی ہے اور یہ ٹرائیب کی ملکیت ہے حکومت نے غلط طریقہ کیا ہے حکومت دو طریقے سے
زمین کو حاصل کر لیا، جیسا کہ آپ نے کہا ہے کسی قانون کے تحت یا اس کو صحیح طریقے سے خرید یا
یہ دری طریقے ہوتے ہیں۔ اور اگر دو طریقے مہیں ہیں۔ تو پھر حکومت زمین کا مالک کیسے بن

یگا ہے، یہاں لجتنے درے ہیں، پہاڑ ہیں۔ پھر ہیں۔ زینات ہیں۔ خواہ وہ قبیلہ کا شت
ہیں۔ یا ناقبیل کا شت ہیں۔ اس کا ساکن کوئی ذکر نہیں۔ فرور ہوتا ہے پشوں سیدھا پر
بھی ہوتا ہے بلوچ سائیڈ

پر بھا ہوتا ہے ان تمام چیزوں کو صحیح طریقے سے معلوم کیا جائے کہ قصہ کیا ہے پھر حکومت کی ملکیت
کی بات ہوتا ہے۔ اور پھر دیکھنے پر حکومت اس کو صحن کرنا گھن کرنا گھن کرتی ہے یا سنیں پہلے میرے
خیال میں ملکیت کو واضح کیا جائے

لوارِ محمد اسلام ریسائی

بچہ ہاں میری اور جناب سید حبیب کی روپر ٹبلجی اس سلسلے میں ہے
ہے اور ہم نے بھا حکومت سے گزارش کی ہے کہ اس روپر ٹپر علی در آمد کیا جائے۔ یہ روپر ٹپر
تو ہم نے کوئی کسے گرد و نزاع کے لئے مرتب کی ہے یہ دوسرے علاقوں پر بھی لاگر ہو سکتی ہے
اگر رپورٹ ہم نے فریلائی صاحب کو بھی پیش کی ہے تو اگر کہا پہچانے ہے ہم اور یہ مسخرہ ایوان
چاہتا ہے اور اس روپر ٹپر کا رواہ کرنا چاہتا ہے تو اگر کوئی روپر ٹپر علی در آمد کر کر دے سکتے
ہیں۔ اور ہم اس کے لئے مختلف طور پر مطابکرسیں اور اس روپر ٹپر علی در آمد کی جائے اور جنگ الالمعڑ
ہوئے ہیں۔ الحکومت کیا جائے۔

جناب سید حبیب

ڈاکٹر عبدالحکم صاحب

ڈاکٹر عبد الحکم راجنادھولا، آپ نے اور اسلام حبیب نے کوڑا کے متاثر پور پیش
کی ہے میرے خیال میں یہ گھپلا ہر بھی ہوا ہے پورے پورے پورے پورے میں اس سلسلے میں ایک روپر ٹپر
ایک دیکھی ہے۔ جو کہ دو تین سال پہلے حکومت نے اس کو جاری کیا تھا، اس ایک دے کر کے کوتے حکومت
کو افتخار ہے کہ وہ اپنے زینات سترنی صد اپنے استعمال کے لئے کھلے گی اور باقی میں قصید

ٹاؤن شپ کے لئے یا کسہ اور آبادی کے لئے اگرگون کے حوالے کر لیجیا یہ انفرادی طور پر سنبھیں ہو گا یہ رینج پورٹ کے ایک فیصلہ ہے کہ ، سترنی صد حکومت اپنے لئے درکھی گی اور تیس حصہ وہ بھی ٹھوڑی طور پر کسی ایکم کے تحت ٹاؤن شپ ایکم کے تحت الائٹ منڈٹ ہو گی ۔ اب میرا پنا جو ملتفہ ہے اس کے متعلق عرض کر دیگا اس میں بھی کافی ہے قاعدگیاں ہیں اور حکومت کے اپنے حکمران کی جو کالونیاں تھیں اسکی اپنی کاروں ہے اس میں بھی دیگر لوگوں کو زندگی الات پر فائی ہیں ۔ لمحہ زراحت کی کالونی میں اس وقت باہر کے لوگوں کو زین الات کر دیا گئا ہے ۔ اور اس کے علاوہ ۸۰ میں ایک کمپلیکس تیس ایکٹ پر مشتمل تباہیا ہے جس کا لئے لوگوں نے آنکھ لکھ کر اور حکومت نے چار لاکھ دینے لئے اور اس کو ایک بلاک کہتے ہیں ۔ اس میں بھی حکومت نے الائٹ منڈٹ کی تھی ۔ یہ آپ کے نواسہ میں ہے تربت میں مسجد کے سامنے والی زمین ہے ۔ تربت میں یہی ایک واحد بڑی جامع مسجد ہے اس کے سامنے والی زمین بھی الائٹ کی تھی اور یہ ایک اہم بات ہے وہاں پر ایک بالو ٹھکانہ ایک سرکاری ٹھکانہ تھا اور گھر بولکا ہے تربت میں ایک گز اسکول کیلئے زمین الائٹ کی تھی سنابہ اب یہ زمین پھر منڈٹ کی تربت کو الائٹ کر دی گئی ہے میں بھی ہوں گروں کر اس الائٹ منڈٹ میں اتنی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں ۔ جو حصہ سے باہر ہیں ۔ یہ خاص اور تربت کی بات کو رہا ہوا میں آپ کو اس کے لئے ایک اور مثال دوں گا ۔ ۱۹۹۰، ۱۹۹۱ میں تربت اور ٹراؤب کے لئے چوری کا باغ کی عمارت کے لئے فیڈز خیص ہوئے تھے ۔ اب بد دنگ بنانے کے لئے تربت میں زمینہ ہنسیں ہے ۔ اور یہ معاملہ چھ ماہ سے پڑا ہوا ہے اس کے لئے زمین ہنسیں ملتی ہے ذریعہ کے نواسہ میں بھی ہے ۔ اور اس کے فنڈز زیپس ہو رہے ہیں ۔ اس کے لئے زمین ہنسیں ہے یہ حکومت کا بد دنگ کے لئے ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عام آدمی کا کیا ہرگا لوگوں کا یادو گروں کا تھفتہ تو چھپوڑی سرکار پہنچا زمین کا تھفتہ نہیں کر رہا ہے ۔ لوگوں کی جو رہائشی جگہ ہے پرانی طور پر لگنڈ کو الائٹ کی تھی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ سلسلہ صرف تربت کا ہنسیں ہے ۔ کوڑٹ میں بھی ہے ۔ بلکہ بوجستان میں ہر جگہ ہے اور میں اس کا جملی کے قسط سے کہتا ہوں جو بھی الائٹ ہوئے اسکو کنسنسل کیا جائے ۔

جناب اپسکمپر دشمن

جناب اپسکمپر مولانا امیر زمان

مولانا امیر زمان، جناب والا ! میں بھا اس سخت ریک اتنا رکے بارے میں کچھ کہن چاہتا ہوں یہ صرف کوئی کام سند نہیں ہے ہم اس سخت ریک اتنا رکی جماعت کرتے ہیں۔ یہ تربت کا مسئلہ بھی ہے لورالائی کا بھلا بے سارے بوجتنان کا سلسلہ ہے اور جیسا کہ سارے سائیتوں نے کہا ہے یہ سند صرف خاص علاقے میں نہیں ہے بلکہ یہ سارے بوجتنان سکھے کا مسئلہ ہے اور میکا سمجھتا ہوں اور جہات کم ہمارے اپنے لورالائی کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق سروار حصہ کو بھی بخوبی ہے اگر ہم کسی سرکار کا کام کے لئے بھلا کو شش کریں یہ بھلا کو کوئی کام کے لئے نہیں حاصل کرنے کے لئے کو شش کریں نہیں ملتی ہے۔ اور وہاں کسی کو اسکوں دیں تو اس کے لئے بھلا نہیں ہوتا ہے۔ لورالائی کے نزدیک کچھ کچھ مکافات ہیں۔ ہوتے ہیں۔ اب ان کو ملٹری والوں نے سہا پہنچ کر جگہ خالی کر دیں کیونکہ یہ مجرم حکومت کی ہے اب حکومت کو شش کرتے ہے۔ برلن غربی بوجگروں کے لئے جگہ مل جائے ان کو زمین الات کرے ان کے لئے بھلا نہیں ملتی ہے۔ ان کے لئے زمین یکمود نہیں ملتی ہے۔ کسلے کر زمین پہلے الات ہو جائی ہے۔ یہیں اس زمین کی نشان دہی اور ان الٹھٹوں کی نشان دہی کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اگر ہم یہ نشان دہی بھا کریں۔ تو انتہائی دیری باہمی یورپیات اسلہم ہے کہ یہ الات منٹے لیتے لوگوں کو ہر قسمی۔ جو ہمیشہ ہے ہانگ دھل عوام کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ اور عوام کے حقوق کے لئے مرتا تھے ہیں۔ اور یہ جتنا الات منٹیں ہر قسمی ہیں۔ اپنے علم ہے کہ یہ لورالائی دکھ سرخ ڈھنڈ سریاب دغیرہ میں ہر قسمی ہیں۔ تو اس کے لئے دگنزارش ہے کہ جتنا بھلا الات منٹ ہر قسمی ہیں۔ ان کو کسی نکیا جائے اور میں یہ کہتا ہوں کہ جتنا الات منٹیں ۵۸ دکھ کی لکیش کے بعد ہر قسمی ہیں۔ جو بھلا حکومت آتی ہے۔ اس نے لوگوں کو دھڑا دھڑ الات منٹ کی ہیں۔ اور با اثر لوگوں کو الات منٹ کی ہیں۔

اور رعدوں پر جلیسے کرنے والوں کو الٹ منٹ ہوتی تھی۔ اور ابھی تک ہر رہی ہے اور اگر نہ کریں۔ انکو انکار کیا جائے تو یہ لوگ میران میوک پر بیٹھے کریں گے۔ لہذا میری گزارش ہے تھی جو الٹ منٹ ہر رہی تھیں۔ ان کی میرے ساتھ سلطت ہے۔ اور جتنا الٹمنٹ ہوئی تھیو، ساری کس ساری کنیں کو سے جائے۔ یہ الٹ منٹ عالم لوگوں کو بھا سنہیں ہوئے ہیں۔

النیں ایم پر ۷۴ دزرا دبھی تھیں۔ ایم این اے بھا تھیں۔ اور مرکزی فذر اد بھا تھیں اور سینٹروں کو کو بھا الٹمنٹ ہوئی ہے۔ چونکہ یہ فذر اور لوگ تھیں۔ انہوں نے الٹمنٹ کرائی ہے بیان پر لا ۱۰ یا ۱۲ آرڈر کا مسئلہ بھپیدا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ امیزی میں الٹمنٹ ہوئی ہے۔ اور یہ زمین ان لوگوں کی ہے۔ جو درہاں پر زمینداری کرتے تھیں۔ ایک اور مثال لوڑالٹا کے نزدیک ایک تبدیل عثمان خیل آباد تھیں۔ ان کی زمینوں کو بھا الٹ کیا گیا ہے۔ اپ سوچپیں لوگوں کے سکانات کو بھا الٹ کیا گیا ہے کبھی بھا صورت میں وہ اس زمین کو سنہیں چھوڑ دیں گے۔

جنای پیلسکر، کیا آپ اس کے حق میں ہیں۔ بر ان الٹ منٹوں کو کنیں کیا جائے۔

مولوی امیرزادہ دزیرزادہ ریس اسکے حق میں ہیں جوں کہ ۱۹۸۵ء سے آج تک بنتے بھا الٹمنٹ ہرئے تھیں جن با اثر لوگوں کو الٹ کیا گیا ہے اسے کنیں کیا جائے۔ پھر ان کے بعد آپ فرض کریں اگر ترتیب میں سجدہ کے لئے اگر زمین اٹکی گئی ہے اسکا اجازت نہیں ملتی ہے اور آج تک سہیں ملا ہے اور با اثر لوگوں کو الٹ کیا گیا ہے جنہوں نے باقاعدہ طور پر دہاں پر بلڈ اور چلائے تھیں۔ اسکا بخوبی سب کو علم ہے کہ اس بلڈ اور پنائر کی بھی ہوا۔ بلڈ اور ساکام بھا نہ سوچیا ہے ذا میں سمجھتا ہوں کہ ۱۹۸۵ء سے یک رات تک جتنا بھا الٹ منیش ہوئی تھیں۔ ان سب کو کنیں کیا جائے۔

میر محمد احمد نوجو وزیر مفت و افرادی قوت، جناب اسپیکر اگر کپ اجازت دیں؟

جناب اسپیکر، جو فرمائیں۔

میر محمد احمد نوجو وزیر مفت و افرادی قوت، جناب اسپیکر صاحب چیز کے زمینوں کی الٹروں کے پار سے میں بکش ہو رہا ہے سارا ایوان اصحاب سے متفق ہے کہ جوز میں الٹ روں پری... ان سب کو منورخ کی جائے۔ لیکن ہمیں دریکھنا ہے کہ قانون کے مطابق اگر کہمنہ درخواست دی جائے اور اگر کسی حکومت کے ایک زمین الٹ کی گئی آیا ہم اس پوزیشنی میں نہیں کراں کے کیسل کر سکتے ہیں۔ یا نہیں جس آدمی نے پیسے جمع کئے ہیں۔ کل وہ عدالت میں بھی جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پہلوؤں پر خدباتی نیفلے کرنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر غور کرنا چاہیے اپنے لاد سیکرٹری نہیں ان سے پوچھیں اگر کوئی کمیٰ تشكیلادیں مجرمچان بین کر سکیں جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ الٹ روں پر حکومت میں ہو رہی ہیں۔ اس حکومت میں اور جو اس سے پہلے بھی جو حکومتیں تھیں۔ ان میں بھروسیا سی طور پر الٹروں پر الٹ روں ہوئے ہیں۔ ایک پی ایڈ کو ادن کے عزیز دی کو بریز سیاسی بنیاد پر الٹ روں ہوئے ہیں۔ تباہی ہوں کہ اگر ان الٹروں کو کیسل کرنا ہر تو ساری پارٹیوں میں سے ایک ایک اندھا سیکر کیڈی تشكیل دیں وہ بھیں انکو دھیکیں اور اس کے قافی پہلوؤں کو بھادھیں میں سمجھتا ہوں کہ ۱۹۸۸ء سے جو فرق نوی زمینیں الٹ کی گئی ہیں۔ سب کو منورخ کیا جائے۔

جناب اسپیکر جو عفرخان مندوخیل صاحب،

بھوڑخان مندھولی (وزیر تعلیم) بسم اللہ الرحمن الرحيم ۔ بہرح جو بخش کے لدھتر یک منظور
ہری ہے ۔ اسکا ہم حمایت کرتے ہیں ۔ اور اس وقت جو ہمارے بوہپت ان میں خصوصی طور پر چوڑپڑیش
بنی ہو گائے ۔ اس طرح اللہ ہے کہ مجھے جیسے ہمارے جماہ صاحب کی عادت ہے آپ سے اگر رونیز
بورڈ میں چھوڑ دی بہت واقفیت ہریاں چاہئے کہ آپ چھوڑ دی بہت رقم اسکے لئے ادا کر سکتے ہیں ۔
زمین کی قیمت کا سواحدہ اگر آپ حکمہ ریونیو میں ادا کر سکیں تو وزیر اعلیٰ صاحب یہ رے خیال میں کر دے
آپکو الٹ کر دیں گے یہ اس بدلے بلڈ بگ بھا آپ کو الٹ کر دیں گے ۔ لیکن کوہ وہ بغیر دیکھے و مستخذ
کر دیں گے ۔ اسکا آپ سب کو علم ہے اس نیں کچھ ملک پر تجھی سنیں ہو گا کہ انہوں نے کن کن کو
زمینی الٹ کی ہیں آپ کے اس ایوان میں ایسے لوگ مجھی بیٹھے ہیں ۔ اگر ان کا نام سمنے لا یا جائے
جن کو پانچ پانچ کروڑ روپے کی زمین پانچ لاکھ روپے میں الٹ کی گئی ہیں ۔ اس میں آپ کے اس
سامنے کے بھا ہیں ۔ اور اس سامنے کے بھا ہیں ۔ (ڈیک بجائے گئے) جناب حقیقت ہے کہ
آپ لوگ سنیں سانتے ہیں ۔ تو میں آپکو انکے نام بھاد دے سکتا ہوں (ڈیک بجائے گئے)
میرے خیال میں مناسب سنیں ہو گا۔ کر نام دیا جائے ۔ لیکن میں آپکو کافذ کے ساتھ نام
ہبیا کر دنگا اسکا جب میں ریونیو بورڈ سے نمبر لاؤں گا۔ اکپر سرہ فردگی میں اور حشمه
اچھی میں فرڈگ ہو گائے آپکو پستہ ہے ان الائیز کے درمیان بلڈ ورلڈ پر فائزگ
ہر دو ہے تا انہیں آج چھوڑ دیں گے ۔ اور زمین کو اکھی چھوڑ دیں گے ۔ ایک انکی خواہش ہے اور ایک
انکا حضرت ہے کہ اس نیں یہ زمینی مل جائیں گی یہ زمین وہ علاقہ والے سنیں چھوڑ دیں
گے ۔ اس سے یہ ہو گا کہ ہماری دستیابی اور برصغیر کی مزید اس سے تکالیف پیدا ہوں گی ۔
اور قبضہ ہمیں جیگڑے پیدا ہوں گے یوگوں کو ایک دوسرے سے جیگڑے پیدا ہوں گے وہی
زمین پر میں کے ذریعے سے لینا پا ہیں گے ۔ یا یوں یہ کے ذریعے آج اس زمین کی قیمت دیں
پر میں روپے فٹ ہے ۔ لیکن یہ زمین اکٹھا ہے نے فٹ کے حساب سے الٹ کی گئی ہیں اگر

یہ عوام کی ہے تو اس نہیں کے پاس رہنے دیا جائے اگر یہ حکومت کی ہے تو اس سے حکومت کے پاس رہنے دیا جائے اس پر کل ہمہ اسکول بنانا ہے کالج بنانے ہیں۔ دفاتر بنانا نہیں آبادی کے لئے پارکیں Parks بنانے ہیں تریڈ ڈپینٹ کرنے ہیں۔ تو اسکا بہتر استعمال یہ ہو سکتا ہے جیسے فلمز میں پنجاب حکومت نے سات مرد ایکیم بنانے کے غریب لوگوں میں مفت تعلیم کر دیا ہیں۔ آج سوسوا یکڑا ڈیڑھ ڈیڑھ سو ایکڑا مل رو ہیں۔ پاپکے کروڑ رو ہیں کی الامکنٹ ہو رہا ہیں۔ اور کوئی دیکھنے نہیں رہا ہے۔ جیسے کہ ایک ٹھوڑا کا دارکسما کو خیرات میا دیا جاتا ہے۔ پاپکے کروڑ رو ہیں کی زمین اس طرح آسانی سے الٹ ہو رہی ہے چار کروڑ روپے کی زمین اتنا آسانی سے الٹ ہو رہی ہیں۔ جناب جو ہمارے ڈوب کے بہ سے بڑے پنڈت ہیں۔ انکو زمینیں الٹ ہوئی ہیں۔ پنڈت کا نام نہیں ہوں گا۔ میں آپکا مقابل دیتا ہوں مولا ناصھت اللہ صاحب یہاں پر نہیں ہیں۔ وہ بھی بیٹھے ہوئے رہتے، ایک جگہ کسی کے گھر کے سامنے کی سڑک پری کو الٹ ہو گئی گھر کا جو سامنے والا تھرہ ہے کسی نے اسکی کھدائی کی تو اس نے کیا کہ میں گھر کس طرح جاؤں گا تو اس غریب نے جا کر مجھ پر اپنا تھرہ دا ایک لاکھ روپے میں خریدا تو اس کی اڈ سے بہت سی تکالیف ہو رہی ہیں جیسا کہ مالک صاحب نے ذکر کیا کہ ڈوب کے لئے اس سوقت ہم ۲۵ لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں۔ اور تربت گر لزیبکی کے لئے ڈجو کافی وقت سے زیاد منظوری ہوئی ہے اسکے لئے مزین میں مل رو ہی ہے یہ فنڈر نے ضالع ہو جا گئی اخباروں میں ہم بیان دیتے ہیں۔ کہ جو ہم کالج بنانی گے ہم ٹیڈی کے مقابلے میں بھی کہتے ہیں کہ جو ہم انکو کالج دیں گے بھٹے میں بھی انکے لئے ایکیشن allocation کھو دیئے ہیں۔ لیکن آج زمین نہ ہونے کی وجہ سے دا ایک جگہ کالج بن رہا ہے۔ نہ دوسری جگہ کالج بن رہا ہے بات کیا ہے کہ زمین جگہ ہے نہ سرکار اسکی مالک ہے۔ اور نہ آگے پچھے کسی کو الٹ ہوئی ہے۔ یہ ہمارے دور میں جس طرح بے تکاشہ اور جبراٹ بے طریقہ الامکنٹ ہو رہا ہے۔ میرے خالی میں رند صاحب کو مجھی پرست نہیں ہے اگر کس کس

کو الٹ ہوئے ہے وہ ریو نیو کے مشرب ہیں۔ مجھے اسکا یقین ہے ڈاکٹر ایکٹ الامنٹ ہو رہے ہیں۔ انکے نوش میں بھی ہیں ہیں۔ صرف چند نوش میں ہیں۔ ایسے زمین جگہ قیمت چالیس پاپس روپے فٹ ہے سینکڑوں ایکٹ کے حساب سے الامنٹ ہو رہی ہیں۔ کیا فلم نہیں ہے یہ عوام کیا جائیں گے کل ہم نے ادارے بنالے ہیں۔ ہم یہ ادارے کیا بنائیں گے آج ہم لوگوں نے ایک مادل ریڈیشنل اسکول کو عہد کے لئے دمنظور کیا ہے جسکے لئے کم ڈیڑھ سوا کیڑہ کی زمین پڑھئے کیا یہ ڈیڑھ سوا کیڑہ زمین ہمارے پاس ہے کیا حکومت ڈیڑھ سوا کیڑہ زمین خرید سکتا ہے ہمارے پاس تغیر کے لئے مپسے نہیں ہیں جو حکومت کے ساری زمینیں لوگوں کو الٹ ہوئی ہیں۔ ہزار گنجی کے اوپر ہم دہان پر زرعی کامیاب بنائیں گے۔ ٹائیور پیپر کیا مک کیسی کو ہم نے لکھ کر بھا دیا۔ پیان آپ ایک ایکٹ کچھ کامیاب بنائیں اسکی ہیں نے سنا ہے کو الامنٹ ہوئی ہے۔ خدا ج۔ یہ حقیقت ہے یا نہیں ہے صرف سختے کی بات ہے وہ بھا الٹ ہو رہے اُتر سے سنا گی بات صحیح ہو جاتی ہے اور دوسرے دن کافی سامنے آ جاتا ہے کامیاب اگر متظور ہو گیا تو یورپیں اتنا مک کیسی کو ہم کیا جواب دیں گے۔ وہ کہیں کوئی کروہ دمین کیا گیا ہجہ پر تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی شرم کی بات اور پھرہی الزام حکومت کے سر نکات ہے میں بھا حکومت کا ایک حصہ ہیں میں کیوں بدنامی ہوں دوچار اور دس آدمی الٹ کر کیا جے ہجہ اسکی تو یہ رواج بن گیا ہے۔ میں جمالی صاحب کے پاس دیکھتا ہوں کہ روزا ز ایک فائل لے کرتے ہیں۔ اسکی پرستی کر دی۔ اس صرف پچیس ایکٹ ہے۔ اور پچیس ایکٹ کو ایک سعادو کر دڑ روپے ہیں۔ ایک دن الٹ کر دلتے ہیں۔ دوسرے دن اگر انکار ہو تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ سب سے بڑا قوم پرست بن جاتا ہے۔ اور کہتے ہے کہ ہمیں قومی حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ پھر قومی حقوق میں اسکے اپنے حقوق خلک بہتے ہیں۔ میں آپ

لوگوں کو ثبوت مہیا کرتا ہوں، اس الائٹ مٹٹ کے اور اس جلے کے جس میں انہوں نے تقریریں کی ہیں۔ قدری صحت کے لئے وہی کوئی جب چیف منظر ہاؤس سے ایک سربراہ سواجھ کا الائٹ کرواتا ہے۔ پھر مزید سو پر جب انکار ہوتا ہے۔ تو میزان چوک پر دیوبند سے بڑا قوم پرست بن جاتا ہے مجھے خود پتہ ہے ابکے نام لیکن بڑے رازوں سے پرداہ اٹھے گا، آج تمہرے کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ الائٹ منڈ منسوخ ہونا چاہیے لیکن ہر ایک اپنی پارٹیوں سے مشورہ کریں۔ اور ہم بھی آپس میں مشورہ کریں گے اور وہ لوگ جو ہم سے زیادہ طاقت ور ہے انکو کیا کرنا ہے چیف منظر ہٹانے ہم لوگوں سے رپورٹ مانگی ہے سینیٹ منظر اور اس پیکر اس بھائی نے رپورٹ پیش کی، لیکن اس کے رپورٹ پر کیا عمل ہوا، کس نے اسپر غور کیا، میرے خیال میں ہم لوگوں کو یہ دیکھنا چاہیے۔ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں اسپر علدر آمدیوں نہیں ہوا، آج ہم تقریر کر رہے ہیں۔ لیکن ہو گا کچھ نہیں، کیا ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ سفر میں ہو شرمندہ ہو شکر، کلا شہر والے شانہ ہمارا جھنڈا برداشت نہ کریں کیونکہ انکو پر تہی اس میں جعفران بیٹھا ہے یا کوئی؟ اور اس پیکر کو ہم نے دیکھا ہے کہ اس سلسلے کو ہم نے کس طرح حل کرنا ہے اس سے میرا سفارش یہ ہے کہ ۱۹۸۵ء سے جو بھی زمینوں پلان کی الائٹ سیاسی بیانیوں پر ہوئی ہے وہ تمام منسوخ کی جائیں، اور اس کے لئے ایسا لامگا عمل بنایا جائے، یا پھر اس سے بھی امور اسٹینڈ بگ کیا گوئے وہیں جو اسکے لئے ممکن منظور یہ بندی اور کس فوری طور پر اس سلسلے کو حل کریں، تاکہ یہ ہماری تقریریں جو ہم کر رہے ہیں، یقیناً ذجا یعنی میں یہ سفارش کروں گا کہ اگر کوئی سرکاری زمین ہے تو اس پر سات مرلہ اسکیم پنا کر مزیبیے لگھا افزاد کو دیا جائیں آج کو کردشہر میں ستر فیصد ایسے لوگ ہیں۔ جنکا اپنا کری مزادی مکان ہے، کم از کم ان لوگوں کا سکنڈ ترحل ہو جائے دو ہزار فٹ پندرہ سو فٹ کے پلاٹ بنائیں کمزور ہوں میں تقسیم کی جائیں۔ جس سے ثواب بھی ملے گا اور لوگ

اس گورنمنٹ کا اصلان بھی مان لیں گے، میرے کہنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان پلاٹوں
کی الاد منڈے ہر حال میں منورخ کی جائیں۔

حاجی محمد شاہ مردانی (وزیر اسماعیل جہسود) جناب اسپیکر ان پلاٹوں کی الاد منڈے
کی منورخی پر آج گمراہ کم بجٹ ہو رہا ہے چاہئے تو تھا کہ روئی خدمت راس پر رکشی دالتا تاکہ
بھیں پڑھتا رہے کون لوگ ہیں۔ جنکو سرکاری زمینیں الٹ پڑی ہیں۔ اگر کوئی از مین قانونی طور پر
سرکار کی ملکیت ہے تو گورنمنٹ کی پایہ ہے کہ ترتیب لوگوں پر تقسیم کی جائیں، اگر گورنمنٹ نے کسی کی
زمین پر تھفہ کیا ہے تو اس مالک زمین نے ظاہر ہے کہ اس کے خلاف روپرٹ کی ہو گا یا حتیٰ
کیا ہو گا، اگر سرکار نے ہمارے زمین پر قبضہ کیا ہے پھر اسی بات کو اس فلور پر لانا چاہیے۔
ویسے یہ سمجھا تو ہم منورخ بھی سمجھیں کہ سمجھا اگر ہمارے حیف منظر نے کسی کو زمین الات
کا ہے گا، ترقیاً وہ قانونی طریقے سے الٹ کی ہو گا۔ اگر حیف منظر صاحب پر ہم بے اعتماد
کا انہیار کر دیں۔ تو پھر تم ہمکو وزیر اعلیٰ کے سامنے کا حق دار سمجھیں صورتی میں کہ ہم صرف الاد منڈے
کے لئے اس پر اعتماد نہ کریں، لیکن مجھے اس پر مکمل اعتماد ہے جو بھی اس نے کام کیا ہو گا وہ قانونی
طور طریقے سے کیا ہو گا۔ اگر سرکاری زمینیں غریبوں کے علاوہ کسی ایسے شخص کو الٹ کیا جیسا جو
سیاہ کا کدن ہے یا بیو روکریٹ ہے (مدخلت)

مشیر عبدالحید خان اچکزئی، پرانستہ آف ہر طریقے

جناب اسپیکر،
خان صاحب نگوبان مکمل کرنے دیں۔

مشیر عبدالحید خان اچکزئی جناب اسپیکر جیسا کہ محمد شاہ مردان زدی صاحب نے فرمایا کہ

گورنمنٹ کی ملکیت بن کیسے ایک تو گورنمنٹ نے ناجائز (مدائلت)

جناب اسپیکر، خان صاحب مردان زمین صاحب کو انکھی بات مکمل کرنے دیں

حاجی محمد شاہ مردان زمیں - عبدالمجید خان صحاب آپ ستریک العزاد پر صیں اس میں یہ ہے کہ سرکاری زمینیں لوگوں کو الٹ کی جاری ہے اگر سرکار نے کسی کی زمینیں پر قبضہ کیا ہے تو اپ اس کا نشانہ کریں کرف لا شخص کی زمین پر سرکار نے قبضہ کیا ہے بیوں کو جب تک ریونیو منٹر اپر و مشخی نہ ڈالیں تو ہمیں پتہ نہیں اگر سرکار نے اپنا زمینیں لوگوں کو الٹ کی ہے تو یہ بہت اچھا بات ہے اس کے برعکس اگر سرکار نے کسی کا زمین ناجائز طریقے سے الٹ کیا تو یہ نیو منٹر موجہ ہے وہ اس الیوال کو لے گاہ کریں ۔

میر محمد علی رندوز ریمال - پرانستہ آف ارڈر جناب اسپیکر یہ وہ زمین ہے جو سرکار کے نام پر سٹبلٹ ہے اور الٹ ہوئے ہیں جو زمینیں عوام کی ہے اس گورنمنٹ کو حق نہیں کر دے کسی کے نام الٹ کریں ۔ (مدائلت)

جناب اسپیکر، خان صاحب آپ تشریف رکھیں انکو اپنی بات معلم کرنے دیں ۔

حاجی محمد شاہ مردان زمیں - اگر سٹبلٹ غلط ہوا ہے تو اس کو عدالت یعنی جیلیخ کر دیں پھر وہ کیسل پر جائیں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحالک بلوچ

پرانہ طرز کی اس فوج میں جناب اسپیکر،

جناب اسپیکر، ج-

ڈاکٹر عبدالحالک بلوچ جو اصل تحریریک انتظامی وہ تو ہائی ججیک ہو گئی ہے انکو میں
کھپڑیج راستے پر لانا چاہتا ہوں۔ جس طرح کے معزز کرنے تحریریک انتظامیکی تھی۔ وہ یہ
تھی کہ موجودہ دور میں جتنی زیستیں الات ہوئی ہیں وہ غلط ہوئی ہیں۔ اسپر بات کہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزی

آپ بتا دیں کہ کس طرح غلط الات ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر حاجی صاحب ہر پر تشریف کیمیں جان جمالی صاحب کو موقع دیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزی جناب اسپیکر الحکوم میں گورنمنٹ کی ہے۔ اور حیف منظر
نے الات کی ہے تو تھیک ہے اگر زمین گورنمنٹ کی سہی ہے۔ اور اس نے الات کی ہے۔
تو اس سلسلے میں کیا نیا ہے اس کا کہ معلوم ہے سکیں۔

ڈاکٹر عبدالحالک بلوچ جناب اسپیکر ہم معزز وزیر صاحب کو یہ بتا دیا چاہتے ہیں۔
اگر یہ بود کی ایک پالیسی ہے اگر گورنمنٹ کی زمینوں میں سے ستونیں نیچہ گورنمنٹ پہنچا استعمال
کے لئے رکھ گا۔ جو ہسپتال، سکول، سرکاری رہائش وغیرہ کے لئے باقی تیس نیصد زمین وہ ماونٹ
کی صورت میں اجسامی اسکیں بنانے کے لئے اگر گورنمنٹ کی پالیسی کی جیاں تک بات ہے وہ یہ ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانی جناب اپنیکے معزز رکن ہیں تا دیں کہ مگر مذکون نے کس کی زمینیں اٹھ کی ہیں۔ اسکا تشریف کریں۔

جناب اپنیکے مردان زندگی پر تشریف رکھیں۔

مولوی امیر زمان جناب اپنیکے وزارش یہ ہے ارجمند مقصود کے لئے انتظام پیش کرنا ہے۔ اس سے بہت کسر کی اور موصرع پر بحث ہو رہی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مگر مذکون نے انہا نہیں ملک الات کی ہے اس وقت نہ ستر (ب) فیض درہ گئی اور نہ قیصر (ج) فیض، جناب اپنیکے میں آپ کا تو سط سے محمد علی رند صاحب سے وزارش کرتا ہوں کردہ الات منظور کی لست اس بھلی فلور پر لا میں۔ بیتے بھا حضرات ہیں۔ وہ سامنے آ جائیں گے۔ میرے پاس ایسیں چھوڑوں حاصل ہے لیکن کوئی میں پڑھ لون میرے خیال میں مسئلہ مل نہیں ہو گا۔

میر محمد احمد (وزیر مال) جناب اپنیکے میں ایک سیشن میں تمام الات منظور کی لست اس ایوان کے سامنے رکھوں گا

جناب اپنیکے مردانی امیر زمان صاحب اپر تشریف رکھیں، رجان جمالی صاحب کو موقع دیں۔

مسٹر رجان محمد جمالی (وزیر ایسے اینڈ بھے اے ڈی) جناب اپنیکے صاحب اچھی ہاتھ ہے ارجمند کو کہتے ہیں۔ state lands سرکاری اراضیات ان کی الات منظور کا ذکر ہوا ابھاران سے سنی ہے کہ انہا نہیں صبغ ہوئی ہیں۔ اس کے دل پر کیا گذشتی رہی ہے۔

جناب اس سکریٹری - آپ اس سے متعلق بات کریں۔

میر جاں محمدی - اگر کب سے محقیقت کرنے چاہیے۔ اگر کب سے یہ ہوتا پا چیز ہے۔

جناب اس سکریٹری کو نے ہے ۱۹۵۱ء سال ہو گئے اجنبی بڑے الامنیت کے ذکر نے بیروت کریم کو مارکیٹ الامنیت کرتے ہوئے ستائیلے بڑے سینیٹر امیکار بن کے رہیا تھے جو صوبے میں اور بڑے بڑے معتبر تین ہزار کو خدا نے بہت دیا تھا، انہوں نے بھی الامنیت کا سب سے صوبہ بن کیا بڑی تاریخی سنیں۔ ہمارا ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۲ء تک جسے جسے نہ سرکاری زمینیں الٹ ہوئی ہیں۔ ان کی تقسیم اس ایجاد کے سامنے لئی جائے کہ ایک تاریخی ہے میں پتہ چلے کہ آج تک زمینیں کس طرح الٹ ہوئے ہے پھر قانونی ناقلات کو چند رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جائے کہ یہ صحیح ہات ہوئا ہے یا نہیں شرعاً بھی ہمارے سامنے ہے رسم و رواج بھی ہمارے سامنے ہے۔ قائم اراضیات کا ہمارے سامنے ہے۔ سب کچھ سامنے رکھ کر پھر فیصلہ کیا جائے بلدی کے فیصلے نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو عصر کا وقت نزدیک آ رہا ہے اور روزہ داروں کو روزہ لگا رہتا ہے بلدی میں باقیں کو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تباہ میں تھوڑا ایک سلسلے پر غصہ ہات کر رہا ہوں آپ کی اور اپنے مولانا صاحب کی رائے لینا چاہتا ہوں اپنی رہنمائی کے لئے دجن لوگوں کی زمینیں سرکار نے ضبط کر لی ہے کیا وہ مشرعی اور نہایا غیر شرعی اس کی رہنمائی میں بات آپ سے پوچھو گا ان کے سلسلے میں کیا بات ہو رہی چاہے سرکاری زمین کے علاوہ جن کی زمینیں ضبط ہوئی ہیں؟ بہت مہربانی۔

مولانا عبد العیاری وزیر خوارج، رہبِ اللہ ارحمن اوصیم - جناب اس سکریٹری اپنے

تو سط سے میں اس شریفہ المذاہر کو پر زور حمایت کرتا ہوں اور جان محمد عالی صاحب شریعی نقطہ نظر کے بارے میں اپنے پچھا اس وجہ سے پہلے ہم یہ واضح کرنا پاہتے ہیں کہ یہ میدانوں کی زمینیں یہ پیاروں کی زمینیں اور جنگلات کی زمینیں یہ کس کی ملکیت ہیں۔ ہمارا ہمیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ اس کے مطابق اس زمین کی مالک گورنمنٹ ہے اگرچہ مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے لیکن وظیح طور پر مالک مجازی یا متصرف گورنمنٹ ہے اس وجہ سے حدیث شریف یہاں آتا ہے۔ (عنی)

ترجمہ، کہ اگر کسی نے ایک مردہ زمین کو ہاد کیا تو وہ اس کا مالک بن گیا۔ اسی وجہ سے اسلامی نقطہ نظر میں اگر ہم دیکھتے ہیں۔ تو اسی زمینوں کا ہم اسکے گورنمنٹ ہے۔ اور پھر گورنمنٹ اپنے قری مفادت میں اور ملکی معاملات میں وہ الائٹ کر سکتے ہیں۔ اور مستعمل کر سکتے ہیں۔ اور اسی زمینوں کی اصل مالک گورنمنٹ ہے اور وہ الائٹ کر سکتے ہیں گورنمنٹ کے لئے اور سرکاری خروجیات کے لئے اور ... دفعہ اہلیۃ یہ ہے کہ وہ الائٹ کر سکتے ہیں۔ غربیوں کے لئے لیکن مسکین اور غریب کو جب الائٹ کرتے ہیں۔ تو اس وقت وہ بغیر قیمت الائٹ کرتے ہیں۔ یونہار اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ (عرب) لہذا وہ مالک بن گیں اس کا اور اس نقطے میں اسلامیزیشن (Islamization) اور سوشلزم (Socialism) دو ذریں متفق ہے اور اگر کوئی کاشتکار یا زمیندار اس پر کاشت کرتے ہیں۔ گورنمنٹ وقت سے اجازت نیں ضروری ہے اور اس الائٹ کے بارے میں شاید اپ کو یاد ہو گا کہ کامیونیٹی یونیورسٹی کر دیا کہ اس الائٹ کو منسون کر دیا جائے اور اخبارات میں بھی یہ بیان کیا جاتا اور اپ کو تو بھاشایہ کی دیکھا ہو گا۔ لہذا یہ کیونٹ کا فائدہ ہے کہ اس الائٹ کو منسون کیا جائے اور اُس نہ کسی کو الائٹ کو ذکریں۔ موجودہ الائٹ کے بارے میں جہاں تک ہمارے لوگوں کا علم ہے یہ تو گورنمنٹ کی بدنی ہے اس میں ہر یہی ہے اسی طرح ہمارے پیشہ میں

ایک معاملہ اُگی وہاں دو فریق تھے ایک قدرتی بہت دور تھا اور ایک فریق زمین کے تربیب تھا۔
 تو دور کا جو بندہ تھا اس نے پیسے مستقبل کر دیا تھا وہاں پشین انتظامیہ کو بہت بڑا پیسہ دیا اور اس
 زمین کو اپنی ملکیت کے لیے الات کر دیا اس واقعہ کا عالم شہزاد سرور خان صاحب کو بھی ہو گا اور عالم
 فالسی میں بھائیہ تاثر ہے یہ لوگوں کے رہنے ہجایہ کہ دُگر رمنٹ کوئی ڈولپنٹ کر سکتا ہے۔
 نہ کوئی دستور بناسکتی ہے نہ کوئی قانون بناسکتی ہے دُکچہ کر سکتی ہے صرف الامنٹ کر رہے
 ہجیں۔ اس سے ہمارا بدنامی ہو رہا ہے اور پڑے آفیسروں کا نام بھولیتے ہیں۔ اس
 میں مشیری بات یہ ہے کہ حاجی محمد شاہ صاحب نے جو بات کی کہ الامنٹ اچھا ہوا ہے میں
 لہتا ہوں کہ یہ سراسر غلط ہے۔ شرمنقہ نگاہ سے بھا غلط ہے اور کسی تقہ نگاہ سے
 بھا غلط ہے اور غریب عوام کے مقادیں بالکل تھیں ہے کیونکہ یہاں کوئی ٹھیک ہے
 پشین کے ایک آدمی کو الات کر دیا ہے وہ آدمی ہمارے پشین میں سب سے بڑا چیزدار
 ہے۔ لہذا اندازہ تری یہ ہے ۱۹۸۵ء سے لیکر آج تک جو الامنٹ ہوئی ہے وہ صرف
 جاگیرداروں کے لئے ہوئی ہے تو یہاں جو تقیم الامنٹ کو گورنمنٹ نے کر دی ہے۔ وہ صرف
 جاگیرداروں کیلئے ہے۔ انگریزوں نے بھی زمین زمین کو الات کر دی تھی۔ وہی جاگیرداروں کیلئے
 لہذا میں اس الامنٹ کا مخالفت کرتا ہوں اور ۱۹۸۵ء سے لیکر آج تک جو بھی الامنٹ
 ہوئی ہے ان سب کو منسوخ کر کے اور صوبائی گورنمنٹ کو پابند کر کے آئندہ لیے الامنٹ
 نہ کیا جائے۔ اور جو الامنٹ ہوئی ہے اس پر ایک انکواری کیسی بنائی جائے تاکہ وہ انکواری
 کریں اور زیدی بھیں میرے خیال میں انکواری کی کوئی ضرورت نہیں ہے جتنی بھی الامنٹ ہوئی
 ہے وہاں آدمیوں کے لئے ہوئی ہے۔ جو دفتر جانتے ہیں۔ دفتر اعلیٰ سے کچھ شناخت ہے
 انکے بیٹھے ایک بھلہٹ نہیں ہے لہذا اس الامنٹ کو فریکوئری میں منسوخ کریں تاکہ اگر الامنٹ کرتے ہیں تو
 اپنے سرکاری ضروریات کے لیے بیا گے یہ نہیں دیتے ہیں۔ تو غریبوں میں تقسیم کریں تو مفت تقسیم کریں۔
 میں اسلام کا فقد ہے اور یہاں اسلامی فقہ نگاہ ہے

ڈاکٹر کالم اللہ خان رجتا ہے اپنیکر، جس طرح کرتا ہم سب میران کی یہ رائے ہے۔ کمزور میں
عوام کی مشترکہ ملکیت ہے گورنمنٹ کا یہ مطلب ہے کہ گورنمنٹ کو کسی پرستی ہے اور وہ اپنا مرضی کے
حلاب ہے جو کہ عوام کی مفادات کے خلاف جا رہے ہے تو گورنمنٹ کو یہ حق پسندی پہنچتا ہے کہ وہ عوام کے
مفادات کے خلاف وہ الٹ کی جائے اب اس میں دوساری ہے پہلا سوال یہ ہے کہ زمینداروں کا زمینچھ
کا گورنمنٹ کی ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ گورنمنٹ کی کوشش کیا ہے تو گورنمنٹ کو کہ طبق
سے الٹ کرنا چاہیے۔ جس طرح کہ ابھی ہمارے ساتھیوں نے اس پر کامیاب فتح اپنے
ڈیپینٹ اور تیسرا فتح بے گھر لوگوں کے لئے زمین ان کو دیتا چاہیے اگر گورنمنٹ نے الٹ
کون بھی ہے تو طریقہ یہ ہے اب ایک غلط ہو گھا ہے فرض کریں کہ غلط ہو رہا ہے تو وہ کون
خور ہے یا کون اسٹینچ ہے جس پر ہم اس غلط کو روک سکتے ہیں۔ میرے خیال میں سب سے
اہم ادارہ یہ ادارہ ہے جس سے آجیلہ کیتے ہیں۔ اب وہ غلطیاں جو ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہی ہے واحد
یہ ادارہ ہے تاکہ ان غلطیوں کا تذارک کیا جاسکے جہاں کو روک کیا جاتا ہے تو کوئی میں لوگ جائیں
گے چیلنج کریں گے میرے خیال میں کوئی طاقت الفاد کے لئے ایسی ٹھیک ہیں۔ اور اگر عوام ان س کے
ساتھ یہ نا انصافی ہوتی ہے کہ ان کی جائیداد اور ان کی زمین غلط الٹ کی گئی ہیں۔ تو میرے
خیال میں کوئی کا ڈسیشن decission یعنی کوئی ٹھیک ہو جائیے کہ
جن لوگوں کو زمین دیئے گے یعنی خواہ وہ زید سرکمبوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
کا زمین واپس کرنی چاہیے۔ اور جو پیسے انہوں نے زمین کے لئے اجمع کئے ہیں۔ ریاستی پارٹی
یہ وہ پیسے ان کو واپس ملنے چاہیے اب اگر ہم زیادہ لفڑیاں میں پڑیں۔ کیا ہے وہ ہے اصل
ہاتھ یہ ہے کہ آج اس کو ڈیپینٹ شہر میں سکول بیٹنے کے لئے جگہ پسندی ہے ایک پروگرام
جس کا ایک فاؤنڈیشن overseas foundation کی طرف سے کاملاً کامیاب کئے ہوئے ہے ایسا یا تھا۔ میرے
خیال میں کوئی دوسرے روپے کی ایکم تھی جس کے لئے صرف چار ایکڑ زمین کی ضرورت تھا جو تو پیارے

سے یہ چار ایکٹو اس کے نام الاط کا گھا جب وہ وہاں پر گئے تو اس کے آدمی کے پاس اپنا الائٹ تھا، وہ کہتے ہیں۔ اور مجھے پہلے ہذا الاط ہو چکے ہے آپ کی ڈپارٹمنٹ کے لئے کہاں سے الائٹ ہو چکا ہے وہ کروڑ دو کروڑ کی ایکٹم اس طرح پینڈا بند میں پڑھی ہے ہے آج ہماری یہ حالت ہے اُن کوڑ کے اندر جو لوٹ خالی چھوٹی موڑ ہو چکے ہیں۔ اس پر لوگ بدھ بند بن رہے ہیں۔ تاکہ اس میں اپنی جیسی بھروسی، چھوٹا سا پلاٹ کہیں پر فالی ہر اس پر کمپلیکس بنانے جاتے ہیں۔ اور جو باہر کے علاقے میں۔ جہاں پر کوڑ کو ڈی سٹیل از کرنا چاہیے تو کوڑ سے رش کہہ کر فی چاہیے۔ کوڑ سے سکول اور کالج کو ڈی کمپلیکس جتنی بھل کمپلیکس ہیں وہ ساری باہر نکالنا چاہیے۔ ان کے لئے واحد یہی زمین بچا تھا اور اگر یہ زمین اس طرح الاط ہو چکی اور کسی نے یہ غلطی کی ہے اور اگر ہم اس غلطی کو چھوڑنی جس میں آدمی کو الاط ہوئی ہیں۔ چاہے وزیر اعلیٰ ہو چاہے آپ ہیں۔ چاہے کوئی دوسرا ہو سب کو پیک ہم کہیں کرنے پائے۔ اور اس کے لئے کوئی اگنی رش نہیں رکھنی چاہیے۔ اور یہاں ایک فرم ہے جو ان غلطیوں کو جو ہو چکی ہیں۔ ان کا مداومی کر سکتے ہیں۔ اگر یہ فرم بھا کچھ نہ کر سکے ان غلطیوں کا مداومی نہیں ہو سکتے۔ تمیرے خیال میں نہ کوڑ کچھ کر لے گا نہ دوسرے لوگ اس کا تلقن نہ عوام انسان اس کے متعدد کچھ کر سکتے ہیں اس سب مل کر ہیں آفاز اس تحریک کو سپورٹ کرتے ہیں اور اس کے لئے ہم لوگ سے جو بھا ہو سکیں جسیں یوں پڑھیں یہ میں کچھ مل کر کے اس کے لئے کو شش ریکٹی کی آدمی کو بھا جو نوعیت کا ہے ہو اس کے ساتھ گنجی رش نہیں ہونی چاہیے۔ سب کی زمین کہیں کرف چاہیے۔ سہت ہر باغی۔

جناب اسلام حکمر۔ اب اس پر رائے دستہار کرتے ہیں۔ کوئی کس طریقے سے ہم اس مسئلے کو نہیں میں۔ جو میر باز صاحب سردار صاحب کے بعد آپ کو نہیں دیتے ہیں۔

سردار محمد طاہر خاں لوئی

جناب اسپیکر! ہمارے ساتھیوں نے تو بہت کچھ
کیا اور میں کہتا ہوں اور صحیح بھی کہ ہرگز۔ ملک کو ہم اس صورتے میں رہتے ہیں۔ اپنے عوام اور اپنے
آپ کو ہم لوگوں نے نہیں پہنچانا آپ کو پڑھتے ہیں کہ آج کلا ایک عوای آدمی سرکاری نہیں پڑا ایک
بیٹھا رکھتا ہے۔ اور اس کو نہ عوام چھین سکتا ہے اور نہ گورنمنٹ اس سے چھین سکتا ہے۔
اور ادھر تو انہوں نے قاعدہ ہمارے چیف منٹر صاحب الاممٹ کی ہوئی ہے اور ان کے
ہم ساتھی ہمارے چیف منٹر کے خلاف بولتے ہیں کہ انہوں نے غلط الاممٹ کی ہیں۔

غلط الاممٹ چیف منٹر صاحب تے کیوں کی نہیں۔ نہیں کہ فیض چاہیے تھا جب الاممٹ ہوئی ابھی جو
لوگوں میں چھپا پیدا کرنا ہے (مد افلت)

اور اس کا کچھ مطلب ہے کہ ابھی ان مٹڑ کو کہنے لگتا اگر بھی ہو آج خدا کی قسم اگرچہ
کوئی بھائی جائیں تو ہم کو ہمارے کام تو پھر لے جائیں گا۔ جب میرا یہ خیال ہے تو مجھے
نزادہ وہ لوگ زیادہ بھجوکے پہنچ جس کو الاممٹ ہوئی ہے۔ میکنون کو بھی ہوا ہو گا میں مانتا
ہوں کہ سرمایہ دار کو بھائی ہوا ہو گا۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ کس کو ہوا ہے کس کو نہیں ہوا ہے
ان الاممٹوں کا مجھے علم ہے میں ہمیں یہی مجھے پتہ چلا ہے میں تو یہ کہو تھا کہ اس
عوام کو نہ لٹرا میک عوام کو جیل نہ بھیجنی گورنمنٹ کے ساتھ دلطاں میں جو ان الاممٹوں ہوئی میں وہ صحیح ہیں۔
اور آئندہ کے لئے الاممٹ بند ہوں۔

جناب اسپیکر جی میر باز صاحب ان کی بات مکمل ہرنے دیں خاذ صاحب میر باز صاحب

میر باز خاں لکھنوار - اسپیکر صاحب بہت باتیں ہوئی ہیں اس تسلیم میں یہ
مرض اکونگار first of all Irregularities ہوئی ہیں وہ

زمین کیسٹ کرنے پا سیئے۔ اس کے ملادہ زمین کی value کی بات کی گئی اور محتویات کے پیسوں پر زمین دی گئی ہے۔ وہ ریونی نیشنل Book value ہے۔ وہ کب و میلوں پر لوگوں کو زمین لے جوں گی۔ اس کو جناب سب سے پہلے آپ کو اسکی پوزیشن رکھنی چاہیے۔ بجا لئے ہے جوں سے کوئی بات کریں۔ نیم آف الائیٹس Name of allottees کے دوران کر نیم آف الائیٹ Name of allottee ٹیبل کرنے چاہیئی۔ ریونی منستر صاحب اس سیشن کے دربار کر نیم آف الائیٹ ہے جوں سے یہ زمینیں زیادہ الات ہوئیں۔ اس سے پہلے کچھا ہوئی ہوں گی کچھ ریکارڈ جو ہے دیکھا ۹۰ سے زیادہ دیکھی ہیں۔ شرید پہنچا۔ ... (مدعاہلت) ایکانداہ دیکھا ہیں۔ ہم نے اس سراج بھا کچھ لوگوں نے زمینوں کے خالخواہ کے مالک ہیں ہوتے ہیں۔ ہمارے بلوچستان کی بات اس طرح ہے ہرے اپنے عدالت میں کچھ بات ہے وہ اس پر اُرستیپ Prior Stip ہے این۔ ایں۔ سے نے این۔ ایں۔ کا ردود بنارے ہے۔ ایریٹیپ Airtrup نے اپنے اس پرہیت محنت کی ہے الجھ سے۔ ایم صاحب وہاں آیا تھا شاید اس کا غلط بھی پڑی ہو اس پر اس دیکھا ہو گا اس پر ایک رات ایک آدمی نے پارچھا تو دیکھ کر اس پر جنم بودی کر اسکا تابع مرضا بزرگ میں ہوں اب ادھر ڈی رہی جاتا ہے اسے سی جاتا ہے اس تے آدمی ادھر بیٹھا ہے ہرے ہیں یا کوئی لائن Law and order کرے کچھ سکھیشن situation پیسا ہوگی اس طرح اگر اس وقت اس کے باپ وادانے کھانے لیجھے تو سیلاری اگر اپنا کچھ شہر اسیں متعبو فند پہنچا کشش ہے اگر وہ تابع مرمنی بزرگ کر دی ہے اب وہ دکوئی انفس بار بکل کے نہ کوئی ایریٹ Air بنائے نہ کوئی بیکھرا درد ایم اسٹیپ Air Stip دین۔ ایں۔ سے نے بتایا اسکے اوپر کوئی بھی بنادیا ہے رات رات میں اکتوبر کی بودی الجھ کی یہ زمین میری ہے اس پر کوئی نکتہ کا کیا ہے۔ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر اس پر جنم بھی تجھ نے آپ کو بھیجنی چاہیے۔ میں قریب ہو گیا کہ آپ جو بھی ہاں مٹھے جس طرح سردار جاہر کیہ رہا ہے اس مٹھے ہوئے ہے اچھا ہوتی ہے بری ہوئی ہے میں کہر نگایہ pandora

ا پنڈارہ بجس مت کھویں اس کو اس طرح رہنے دیں۔ حالانکہ ہم نے نہ کوئی
الاملاٹ کرائی ہے نہ درخواست () کلے ہے اس وقت جو ہذا سوچوا اگے ایسی
کرف پالیسی چاہئی۔ کہ آئندہ کے لئے د ایک اچھی پالیسی و پنیں آپ چیف منستر بنے
سردار کس کو الٹ کی ہیں۔ مجھے سنیں معلوم کس کو الٹ کی ہیں کہ کوئی ڈکی ہو اسکا ڈیسکریشن
() ہے چیف منستر یا ریونیٹ منظر وہ اگر جا کر سمجھیں کسی بجائے پر الٹ
کی ہیں۔ انہوں نے یہ سرکار کی زمین اگر پڑھائیں۔ انکو اباد کرنی چاہئی۔ اس پر ہذا اعتراض
نہیں ہے۔ آتا ہے جو میکا اگر ذائقہ زمین کسی کی ہمذائقہ زمین گورنمنٹ کسی کو درے نہیں سکتے
سرائے لئے ہم تجویز کرتے ہیں۔ کہ آئندہ کے لئے کوئی اچھی پالیسی اپنائیں یہ انکی اپنے
دیسکریشن Discretion ہے۔ یہ چیف منستر کی ڈسکریشن ڈسکریشن ^{discretion} ہے ریونیٹ منذر
کی ڈسکریشن ہے۔ اسلئے انہوں نے ایں لیکر ہمیں سنیں معلوم انہوں نے جائز الٹ کیا ہے۔
سرکاری زمین پڑھی ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ ان کو آباد ہونا چاہئے ر
گورنمنٹ کسی کی ذائقہ زمین تو کسی کو نہیں دے رہی۔ مرضی تابع نہ گز تر میتوں کو آباد کریں۔
اگر ایسی بات ہے۔ تو ہر دی پینڈو را بھس کھونے والی بات ہے بھوگ۔ دوسرا دی ہوہ زار کو
ہو پھر وہ کو روٹس ہوں گی لوگوں کا بھوگ وقت ضائع ہو سکا۔ حکومت کا بھوگ وقت ضائع ہو گا۔
اور کو روٹس کا وقت ضائع ہو گا۔ لہذا اس سے پچھے کے لئے کوئی ایسی ^{strategy} اسٹریکی بنانے
چاہئے۔ اب ماضی کو بھلا کر مستقبل کے لئے سوچیں۔ یہ میری تجویز ہے (مدائلت)

ڈاکٹر عید الحالک پوجع

جناب اسپیکر یہاں اس تکریک التوارکو پھر ہائی جیک یہ گی،
اگر انگلر کی بات نہیں ہے۔ ہمارا بھی یہی مطالبہ ہے۔ کہ جو بھی زمین ناجائز الٹ ہوئی ہے۔
گورنمنٹ نے ٹریشوری پنجز کے لوگوں نے جو باتیں کی ہیں۔ لیکن اپوزیشن کا مطلب یہ ہے کہ اور
یہ کہہ سکتا کہ جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا فرض کہیں ہر ایک کو پہنچے ہے میں نے آندر و

لیے ہے۔ سبیلنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دے دے لوگوں کو تربت
میں ایک پچھر ختم کے لئے عدو بادہ زمین الاط نہیں ہوتی ہے میں ایک چیز عرض کرو گا وہ
کہتے ہیں۔ رونر میں ہے۔ میں کہتا ہوں ٹھیک ہے چیف منظر کر سکتا ہے۔ الٹنٹ ستر فیڈر
سرکاری زمین اپنھا۔

جناب اپنے کہہ، آپکا یہ باتیں ریکارڈ پر آجھی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحالک ملوچ، وہ اسکو گل کریں گا۔ دراصل تیس فیصد زمین اور وہ بھی صرف
ٹاؤن شپ کے لئے الٹ ہو سکتے ہے۔ اس حوالے سے سوال کو رکھنا چاہیے واضح طور پر
بات کرنی چاہیے بات کو گول محل نہیں رکھنا چاہیے (مدائلت)

مسری باز خدمت خان حکیمتان، صرف ایک سینکڑ کے لئے بگو ریختن تے کسی کو یا کسی
اوارے کو یا فرم کو زمین دی ہے۔ انہوں نے لاکھوں اور کروڑوں کا کنٹرکشن اس پر کیے
پھر تو یہ سارے لوگوں کو ڈاکٹر پر کرنے کی بات ہے انکو ڈاکٹر پر کرنے اے انھیں investment
اوزٹیٹ ہی ہے۔ بجائے اسکے کاراظمی ساری اوزٹیٹ کو کنٹرکشن کو خراب
کی جائے اور وہاں ساتھ یہی ہے روزگاری کا چکر بھی چل رہا ہے میں اس لیفٹے سے بھی
کہہ رہا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحالک ملوچ، یہاں پر یہ مسلک اس طرح سادہ نہیں ہے ہر چیز روشن
routine سے نہیں ہیں ہے (مدائلت)

جام میر علی اکبر بچھے بھائیوں کی اجازت دی جائے

ڈاکٹر عبد الماکل پلوچ اسکے باقاعدہ انعاموں ہرنی چاہیے۔ یہ آخر کیوں ہو جائے۔

جنایاں اپنے سکھم ایک ساری باتیں میں نے نوٹ کی ہوئے

مولانا میر زمان۔ جتنی بھی الامان ہو رہا ہے وہ سرا اسنفلٹ ہے جیسے سردار جنایاں اور باقی سا تھیوں نے کہاں ہے کہ یہ غربیوں کے لئے ہوا ہے۔ مکانات بن رہے ہیں۔ لیکن یہ زمین کسی بھاگریب کو نہیں الٹ ہوئی جس کو بھی الٹ ہوئی ہے وہ سرمایہ دار ہیں۔ باسیں خاندانوں سے اور پرستک پہنچ گئے ہیں۔ میں یہ کہوں گا.....

جنایاں اپنے سکھم جنایاں اپنے سکھم ملاں صاحب اپنے فرمایا ہے، جی جام صاحبے

جام میر علی اکبر (وزیر جنگلات) جیسا میں نے پہلے بھاگا تھا ڈاکٹر کوٹل سید میں بھی اور حب مدی میں بھاگا پاڑھ بیروٹ میں بھی الامان ہوئی ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ بیدا بھینسر بندھو ایک فیڈرل ادارہ ہے۔ اسکے زمین بھی پیغ دی ہے۔ میرے پاس تمام ایڈیشن رکھی ہیں۔

This is shamefull thing when required I will produce.
اسیں کافی لوگ ملوث ہیں۔ کے ڈی نے اپنے نام اپنے بیٹے کے نام طرانہ فریکی ہے۔ یہ نہیں کوئی بخدا کی زمین دی ہے بلکہ فارز کی نہیں بھی دی گئی نہ ہمارا بیس سال میں تیس سال سے قبضہ ہے وہ بھی دی گئی ہیں۔ میں چیف منظر سے درخواست کروں گا کہ جتنی بھی الامان ہوئی ہے۔

وہ کیسیل کی جائیں۔ اسکی فرزاً انحصاری کی جائے۔ (مداخلت)

میر محمد علی رند (وزیر مال) ۱۹۸۵ء میں بھی الٹنٹ کی تھی۔ میں ساری تقیل
کامیابی کے سامنے پیش کر دیا (مداخلت)

جامِ میر علی اکبر (وزیر حبکات) جبے ہ پندرہ بجے ہیں آپ چھوٹی ہیے۔

میر تماح محمد خان جمالی (قائد الیوان) سریں نے یہ گپت ارش کہنا ہے جبے
سیال انحصاری کی تھی۔ انہوں نے بلوجہستان میں سلطنت کرائی۔ جسے اچھا طرح تدبیاد نہیں ہے
لیکن ایک سلطنت دادی کوڑا میں غالب ۱۹۰۸ء میں ہری درجہ لوگوں کے پاس سندات کھو وہ
آئی اور اپنے ریکارڈ آف رائیٹ اسٹبلش کریں۔ میں سمجھتا ہوں شاہزادی، سخن زنی، پکے
یا سین رنگی کامی ڈو مڑتھے، اور یازدی بھی تھے یہ تو کوڑا دلی کی پریشان تھی اس وقت ان
لوگوں نے سندات پیش کی وہ زمینیں انکی ملکیت کر کے اپنیں دے دی گئی پھر ۱۹۰۸ء میں
بعد میں ۱۹۳۱ء میں سلطنت ہری پھر لوگوں سے درخواستیں مانگی گئیں اپنے ملکیت کی درخواست
دیں انکی ملکیتیں بھی اسٹبلش ہو گئی تھیں۔ اب جو صورت حال ہے سر۔ پاکستان بننے کے
بعد ۱۹۷۰ء میں یا اس کے لگ بھگ سیٹمنٹ ہوئی، اس صورت میں زمین کی قسم یہ رہی کہ
ایسا تو ۱۹۰۸ء کے سند ہر لڈر تھے پھر ۱۹۳۱ء کے تھے پھر ۱۹۴۰ء کے تھے اسکے بعد جو زمین بچی ہو وہ
گورنمنٹ کی زمین ڈیکلیر کر دیگئی جو میں سمجھتا ہوں جام صاحب سبید نے لوگوں کوٹ یہ اراضی کی نکرانی
وزیر اعلیٰ نے بھا شاید کس کے نام اراضی کی ہو گی۔ میں نے بھا کس کے نام اراضی کی ہیں۔ (مداخلت)

میری ہمایوں خان مری وجہاں تک میری بات ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دی یہ آن دی

ریکارڈ ہے۔ مجھے آپ کو ٹرے quote گئی ہے۔

فائد الوال میں تو کہہ رہا تھا شاید اپنے الاٹ کی ہو۔

میرزا یون خان مری، شاید کی بات نہیں میں نے بالکل الاٹ نہیں کی۔

فائد الوال، میدنے شاید کہا شکر الحمد رکن اپ، اس پھٹے میں تھیں پڑے پھر حال جن جن کے پاس سندات تھیں ان میں سے کئی لوگوں نے اپنی زمین نیچ دی اپنے نے اپنے حداز دوہرے میں بچھتے ہیں۔ اب چونکہ زمین کا قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار پندرہ دس لاکھ ایکڑا ہو گئی ہے جیسے مندوں صاحب کہہ رہے ہیں۔ زمین کی قیمتی بڑھ گئی ہیں۔ اب وہ لوگ اپنے رامٹس rights نیچ پچے ہیں۔ لیکن اسکے پیش نظر دعویٰ کر رہیں۔ اور کہتے ہیں۔ میرے وقت میں جو محکومی بہت الامٹ ہو رہی ہے آپ ہے ہیں۔ یہ زمین کسی کے نام الاٹ ذکر نہیں۔ اب زابہ اسلام ریسا فا صاحب آئے کہ یہ زمین غیر قانونی طور پر الاٹ ہو رہی ہیں۔ اپنے ذکریں ان لوگوں میں آپ بھائی تھیں۔ کیونکہ آپ اسی حلقو کے ایک پی اسے ہیں۔ آپ ہی نے یہ کیا پیش کیا ہم سب نے یہ مل کر یہ طے کیا کہ ۲۷، اکتوبر تک یہ نہ میں الاٹ ہو گائے۔ اسکے پھر انہیں کہیں گے۔ جو جنیں genuine ہے وہ۔ ہے دیکھے اور ۲۷ اکتوبر کے بعد الاٹ ہوئے والی زمینیں کہیں کہ جائیں گا۔ اس اسٹینڈ (stand) پر میں اس بھائی کو اپنے اسکے بعد دیکھیں گے۔ اس کے طور پر وہ آف سیل نیونے کسی اور نے الاٹ ہوا ہے۔ اسکے بھائی کہیں کر دیں گے۔ ہمیں کوئی انکار نہیں ہے۔ ہم انکار نہیں کرتے۔

مرادہ
قیمت علاوہ ڈسٹرکٹ لسیڈے سے وزیر صاحب کہہ رہے ہیں۔ کرسیڈے میں دہان گورنمنٹ کو بیدائیں برداشت کی تین سو یا چار سو ایکٹر از میں کھنچیاں گے۔ پلاٹ کنٹرکشن کھنچا، پتہ لگا کرو

بھا ہئے الٹ کر دی وہ بھی میں نے کینسل کر دی ہی۔ اسکے لئے رضا ہر بے ٹام گلتا ہے۔

جب پرنسپس ہوتا ہے۔ جناب عالیٰ میری گزارش ہے کہ اس طبق لینڈ اگر کوئی چیز منظر کرنے

کو الٹ سنہیں سرکتا تو میسے حمید فان اچکنہ میں صاحب نے ہا in There is no state land

Balochistan تھیں کھوس کو پتہ ہو گا۔ کہ پٹ نیڈر بیرون کے جزو میں ہے میں پچیس ہزار

اکرٹ اسکو اس طبق لینڈ ڈیکلیر کیا ہے۔ وہ ہمارے ہاں میں ہے ہماری اپنی ملکت چلما آئے ہیں۔

شیک وہ بندر زمین ہے۔ مگر ہماری زمین ہے۔ میں مانتا ہوں وہ بخوبی لیکن اس

موضع کو اس طبق لینڈ تو نہیں ڈیکلیر کرنا چاہیے۔ تھا میں کہتا ہوں اور پھر اس زمین کو

طیٹ لینڈ تو نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ طیٹ لینڈ ہے جیسے پہاڑ ہیں۔ اور

اس میں جتنی معدنیات نکلتی ہیں۔ پھر وہ کیسے سرکاری ہیں۔ اور کیسے حبیب اللہ اور ہاشمی

کو ملی ہوئی ہے۔ ان کی بھی مائنر نہیں ہو فہر چاہیے۔ پھر بھی بازی ہیں۔ اور یا سین زمین ہیں۔

جو دوسری قسمی وہاں بنتا ہیں۔ ان کی ہونا چاہیے۔ کسی کی بھی مائنر نہیں ہو فہر چاہیے۔ اور

پھر ان کی از سرف سٹیٹیٹ اور ملکت کا تعین ہونا چاہیے۔ جو ہیں۔ ہیں از سرف سندات کی

بنیاد پر کریں۔ تاریخ تو نادر شاہ سے آرہا ہے۔ اور ہمارے اپنے علاقے میں چار

پانچ خواتین کی سندات ہیں۔ جب کلبودھوں نے سبھی پر قبضہ کیا ان کی سندات ہیں۔ اس سے

پہلے نادر شاہ کی سندات ہیں۔ یہ اتنی ساری سندات ہیں۔ جو آپ میں ٹکر کھاتی ہیں تو نہیں

چلتا ہے۔ اور جو ستر تھا اور جو قابلی ہے۔ عموماً دھی لوگ اپنی زمین کا ثابت کرتے ہیں۔

یا آباد کرتے ہیں۔ ان کی برقی ہے ہم اس پرنسپس میں پٹ فیڈر کی زندگی سے گزرے ہیں۔

میری گزارش ہے جو زمین طیکمنٹ کے بعد بچک گئی ہے خواہ وہ جام صاحب کے زمانے

میں یا ابڑ بھائی صاحب کے زمانے میں تھی اس سے چھوٹا سو ایکڑ لند ڈی اے کو دی گئی یہ

چشمہ اچجزی۔ سڑ غور ڈھنگی ہیں ہے۔ وہ زمین کیسے لوگوں کو دے دیا وہ کوئی لامکے باشندوں

کر لے ہے یا حکومت نے اپنے کاموں کے لئے درکھی ہوئی ہے اس طبق لینڈ کو کیسے لوگوں کو دے

دین اور اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر اس دن سے شروعات کریں کہ بوجگ شروع سے اپنے سندات لے آئیں۔ پھر جن قبائل کے پاس سندات نہیں بسا رہی ملکیت ان کی ہے۔ اور میں خود بھا ایک تبدیل کا حصہ دار ہوں ہم سب کی بعثتی جائیداد ہے۔ پھر واپس ملکیت چاہیے۔ اس حساب سے لینڈ ریفارم غلط ہے لے ڈیں۔ اور جو زمین پٹ فینڈر میں سر کارتے ہیں ہے پھر غلط ہے گویا اس حساب سے تو پھر پٹ فینڈر میں لینڈ ریفارم بھا غلط ہے لے ہیں۔ وہ بھی زمین ہم لوگوں کی ملکیت ہے یا ان لوگوں کی ملکیت ہے جو دہاں پر کاشت کا رہیں۔ ان کو وہی جائے اس کے بعد جن لوگوں کو زمینیں الٹ سمجھا جائیں۔ انہوں نے زمینیں پیچ بھیج دی ہیں۔ اور جن لوگوں نے یہ زمینیں خریدی پہنچی۔ ان کا کیا حشر ہو گا۔ اور اگر آپ کہتے ہیں۔ کہ ان کے باغ کو اکھاڑ دو اور ٹیوب ویل کو اکھاڑ دو اس طرح سے تو کوئی چیز نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ چل سکتا ہے۔ ہم بھی اس بلوچستان کے باشندے ہیں۔ اور ہمارے پاس یوں بھی درخواست دینے والا کہتا ہے وہ بھی بلوچستان کا باشندہ ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں۔ اس کی صحیح بات ہے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ زمین آباد کرنا چاہتا ہے۔ وہ وہاں فارم لگانا چاہتا ہے۔ پورا طرعہ فارم قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھی ہم بلوچستان کے باشندوں کو بلوچستان کے لوگوں کی ناطر دیتے ہیں۔ اہد اگر ہم سیاسی رشتہ دیتے تو پیلے میں ڈاکٹر سالک صاحب کو دیتا کر آپ پچاس ایکٹر لکھیں اور ہمارے پاس آجائے اور میں قہار صاحب کو زمین دیتا اور ان کو کہتا کہ آپ سر کاری پنجوں پر اگر بیٹھیں اور اگر میں سیاسی رشتہ دیتا تو میں فیروز حسین کھوسہ صاحب کو دیتا کر آپ اجلاسوں میں فاموش رہیں۔ ہمیں سیاسی رشتہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس صورب میں جہویت قائم رہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس صورب میں حزب اختلاف موجود رہے۔ اور ہم پر تقدیر کرے تاکہ ہم کو اپنی غلطی کا احساس ہو اور ہمیں اپنی غلطیوں کا پتھر چلے ہم کو سیاسی رشتہ دینے کی کمی کو خود نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے۔ اور اس چیز کو میں اس کیلئے کہ اور اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کے لئے دیوار ہوں کہ جو بھی غلط الاط منٹ ہو رہی ہے اور جو بھی ہم نے سر کاری زمین الاط

کا ہے۔ اس کے بارے میں تو میں ذمہ دار ہوں اور نظر ہر ہے اس کے بازے میں لوگ درخواست دینے کے لئے تیار ہیں۔ جھپٹ کر ابھی تک تو مردم شماری بھاگنہیں ہوئی ہے اور آج کتنے بازی پیدا ہو گئے ہیں۔ کتنے پاسین زریں ہیں۔ اور کتنے کامیابیں۔ اور ان زمینیات پر سماں نہ کوئی اختلاف رکھے گا۔ اور کوئی نہ کوئی از ممیزوں پر دعویٰ کرنے آ جائیگا۔ تو میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کو تبادلیا چاہتا ہوں کہ سبید کے لئے ہم ضرور یہ دیکھیں گے کہ پہلے زمین سبید کے لوگوں کے میں اب سبید کی پیروزی نہ ہے۔ کہ جب سے الٹمنٹ ہوئی ہے۔ اور قتل تک تہ کرامی دالے زمین الاط کہا گئے ہیں۔ وہ کس نے کی ہے میرے خیال میں جام علی اکبر صاحب آپ کے والد جام صاحب مرحوم نے الاط کی ہیں۔ ابھی بھی ہوتی ہیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ میں مانتا ہوں۔

وزیر اعلیٰ مخدود (وزیرِ ممال)

وزیر اعلیٰ، دیکھیں ابھی تک لوگوں پر اس کے پیسے لقایا ہیں۔ اور وہ واجب الاماں۔

یہ صدیقہ حال ہے۔ آپ لوگ اسیوں کی ایک کمیٹی بنائیں۔ اور وہ ان معاملات کو دیکھے دیکھو رہیں کی زمین نہ بخچا ہے اور وہ دیکھ کر اگر ہم نے کہا کو دس بیس ایکڑ سے زیادہ نہ ہے۔ دی ہے ایک ٹیک ب دیل سے تریادہ زمیناً دی جو اگر ہم نے کھی اور صوبے کے آدمی کو زمین دی جو یہ تمام چیزوں کو دیکھے اس کو اختیار ہے یہ ہاؤس سپریم ہے جو فیصلہ کرے میں یہ تباہو، پھر حیف منظر کے پاس اٹیٹ لینڈ دینے کو سیاسی رشتہ دینے کو کچھ نہیں بچے کا بھرپور ماں ہیں۔ شکری۔

ڈاٹری ویڈ بالاک بلوق۔ یہے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے یہے ہاؤس نے کہا ہے۔

وہ اسکا پانیدہ ہیں۔ اور اب ہم اس معاملہ پر دو تین گھنٹے سے بحث کر رہے ہیں۔ اور ہاؤس کی میماری کی بھی یہی رائے ہے کہ حکومت جو زمین اراضی کی ہے وہ انکو کنسل کر دیں۔ اور الگ مزید ہاؤس کی رائے لینا چاہیتے ہیں۔ تو آپ نے اسے لیں۔

میر محمد اسلم فخر خواجہ (وزیر) اس بارے میں دو تین آڑا ہیں۔ ایک ۸۵، ۸۸ کی اور اب بعد کی الامتحنے ہیں کتنے کو کنسل کرنا ہے۔

جناب اسیکر، سعید احمد باشی وزیر قانون

میر سعید احمد باشی وزیر قانون، جناب اسیکر! پہلے قسم اس ہاؤس کو مبارکباد تیا ہوں اور کون بڑے عرصہ کے بعد ایک عستہ یہی اتفاق اد بحث کے لئے منظور ہوئی ہے اور اس پر سب ساتھیوں نے بحث کی ہے۔ اور دوسری مبارکباد یہ ہے کہ عجیب الففاظ یہیہ کہ اس تحریکیں اتفاق پر تیزیں جا شہ سے ایک چھا خیالات کا انہر کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں یہ گزارش کرنا ہوں کہ کسی تحریکیں اتفاق پر قاعدے کے مطابق بحث تو ہو سکتا ہے اور جہاں تک میکلی یہی پڑھا ہے۔ اس پر رائے مشاوری نہیں ہو سکتی ہے۔ تو یہ میری ذاتی رائے ہے اور یہ تیادہ بہتر بھا رہ گیا کہ اس معاملہ کو ہر ایک سلیکٹ کیٹی یا اسٹینڈ بگ کیٹی جو کہ فناں اور ریتیں کے متعلق ہے۔ اس کے پاس نہیں دیں۔ اس کو ٹرمنٹ اف ریفرنس دے دیں۔ وہ اس پر کام کریں ہم اس بات کو بھی دیکھیں کہ جو اور شپ رائیٹ ^{ownership right} جو حکومت کے ہیں۔ وہ کب سے شروع ہوتے ہوئے۔ اور کیسے ہوئے ہیں تاکہ اس کو مکمل وضاحت ہو اور اس کی وضاحت اس ہاؤس کے سامنے بھی ہو سے۔ اور عوام الناس کے سامنے بھی ہو جائے اور ۸۵ و سے آج تک جو الامتحنے ہوئے ہیں۔ ان تمام معاملے کو یہی دیکھو کہ الامتحنے کیسے ہوئے ہیں۔ اور کیسے ہوتی تھیں۔

اور اس پالیسی کو بھا دیکھ لیں کیا وہ الامنی طب جو کھنڈیں ریونیٹ پالیسی کے مطابق تھیں یا دیکھنی اور اس طرح سے آئندہ کے لئے مکروہ رواہ نما اصول بنائے جائیں۔ وہ آئندہ کے لئے ہوئے، پھر اس کیلئے کہ پولیٹ کو یہ ایوان اپنا کر اپنا سفارشات حکومت کو دیکھیجے اور اگر یہ بھا ضرورت حسوس کریں کہ ہمیں کسی قانون سازی کی ضرورت ہے تو وہ قانون سازی یہ ایوان کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ کو ہم بہتر اس طریقے سے نہایت سختے ہیں کہ اس کو سٹینڈ بگ کیٹھی کے حوالہ کیا جائے۔ اور اس کو طرزِ آف ریفرنس دیئے جائیں۔ وہ تمام چیزوں پر غور فوچ کرے۔ اور اس معاملہ کو دوبارہ پولیٹ کا شکل میں اسیبلی کے سلسلہ پیش کرے اور پھر اس پر اسمبلی منفصلہ کرے۔

مولانا امیر زفال، جناب والا! جربات ہاشم صاحب تھے ہے ہم اس سے متفق ہیں کیونکہ جو انہوں نے آخری بات کی ہے۔ اس سے ایک بھاسملقہ متفق نہیں ہے اگر کوئی متفق ہے تو شاید وہ لوگ ہیں جن کو الامنی طب ہی کی علاوہ اس کے کوئی متفق نہیں ہے۔

جناب اسٹیکٹر، سید احمد ہاشم صاحب۔

مصطفیٰ سعید احمد ہاشمی، جناب والا! میں یہاں دوبارہ یہ عرض کرتا چاہتا ہوں کہ بوبائی دیزیر اعلیٰ قدرم نے کی ہی۔ کہ انہوں نے واضح آرڈر بھا کئے ہیں کہ اکتوبر ۱۹۰۹ کے بعد جو لاط منتیں ہیں۔ وہ اس کو کنیل تصور کیا جائے۔ کینٹ کافی صد بھا اس میں واضح ہے کہ آئندہ لاط منت پر ہیں ^{ban} ہے اس سے بڑھیہ میں سمجھتا ہوں کیا ہو۔ اور الفاظ کا تفاوت بھا ہیں ہے کر کیٹھی ہو۔ اور اس ہاؤس کی کیٹھی ہو جو سارے معاملات دیکھے اور وہ انہیں جو کئی دوستوں نے ظاہر کئے ہے رہا۔ اگر ۸۵ و ۸۸ میں کوئی جائیز لاط منت ہو تو

ہوں جس پر کسی شخص نے خرچ بھایا ہو اور اس کو ایک بحث کر کے کنسل کر دیں میں سمجھتا ہوں
یہ ناالफافی ہوگا، اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور وہ دلکش اور اس میں رپورٹ
دے سکتے ہوں کیونکہ ایک تحریک التواریخ ہے۔ اور اگر آپ اس بارے میں روزِ ریلیکس relax
کرتے ہیں تو یہ اور بات ہے۔ تو پھر آپ کسی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں ورنہ مومنیہ اجازت نہیں دیتے
کہ اس پر راستے شماری ہو۔

مسٹر علی حمد لوٹیز فی — جناب والا ہماری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں ہاؤس کی

راستے لیں۔

جناب اسٹیکمہ، ڈاکٹر عبداللہ

ڈاکٹر عبداللہ — جناب والا ہیں آپ کے ذریں میں ایک پرائیویٹ ہاؤس چاہتا ہوں یعنی انکو
اس مسئلے پر دو تین گھنٹے سے بکش ہو رہی ہے۔ اور اس کے لئے ایک کلینر کوفٹ رائے بھی سامنے
آگئی ہے کہ جو الائٹ منٹ ہو گئی ہے۔ وہ غلط ہیں۔ اور ناجائز ہیں۔ اور اب اگر ہائی صاحب
کیتے ہیں کہ اس کو سٹیڈی بیگ کمیٹی کے سپرد کریں یا تو یہ کہیں کہ چیز نہیں ہے۔ اور آپ کہیں
کر فنا ہو گا ہے۔ اور سب اسکے غلط کہر ہے ہیں۔ تو پھر اس معاملہ کو سٹیڈی بیگ کمیٹی کے
سامنے پیش کر تکمیل کیا ضرورت ہے۔ اب یہ پہلی دفعہ ہے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں تھے
اب وزیر اعلیٰ بھی موجود نہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو تو فرض حن کریں کہ یہ کہیں کہ آپ اس جملہ الائٹ کر دیں
تو وہ اس جملہ میں جو کلمات کر دیں گے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہاں ٹرٹیوڑی پنجواں
یہ باقیہ کہر ہے ہیں۔

مُسْطَر سعید احمد راشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں صرف ان روشنہ آف بزنس کے

تیکرہ ہاں ہوں۔

ڈاکٹر سعید الحاکم بلوچ ، میں بھی روشنہ آف بزنس کی بات کر رہا ہوں۔

مُسْطَر سعید احمد راشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

میری ذائقہ رائے ہے کہ یہ ایران اپنے رائے بھروسائی کرے تو وہ بھی میں سانتے لانا پا تھا ہوں کہ کینٹھ میں نہ ہے یہ نقطہ لا یا تھا۔ بار بار میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو کہا چلا آرہا ہوں کہ یہ الٹھٹیں بند کی جائے اگر ڈاکٹر مالک صاحب پاہتے ہیں۔ میر نقطہ نظر یہ ہے کہ میں جو روشنہ آف بزنس ہیں۔ وہ سختے ہیں۔ کہ ہم ترکیہ استار پر بحث ضرور کر سکتے ہیں۔ آگئے ایسا ہائے شماری نہیں ہو سکتا ہے اسے کیسے نٹایا جائے میں

جناب اسپیکر، ہاشمی صاحب مخزرا کی طرف سے لکھتے یہ یہ کہ یہ الٹھٹ کیش کی جائے یہ لکھتے یہ کہ اس لکھتے یہ کے سلسلے میں آپ کیا کیں گے۔

مُسْطَر سعید احمد راشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر اس میں میں بھی دیکھ رہا تھا کہ اس میں کچھ ایسے الفاظ ہوں جن کو ہم رائے مشارکی میں لا سکیں یا آخر میں کہ خاص طور پر کوئی طور پر صوب کی تینیماں زمینوں کی بندراں اس طبقے غیر منفاذ ہے۔ جس سے صوبے کے عوام میں شدید ہے جیسا کہ جاتی ہے لہذا اسیلی کی کارروائی روک کر کے بحث کی جائے۔ اور دوسری طرف جناب اسپیکر آپ کے توسیع سے جو کہیں اس ایران

نے بنالیا ہے اسٹیڈ بگ کمپنی آن ریجنیون فناں ایڈٹریولیٹ اسیں دو اسلوبیں نیکی کیے۔
ظہور حسین کھوسر ڈاکٹر عبداللہ ملک بلوچ سلطان حسین اشرف۔ ڈاکٹر حکیم اللہ، قدمیں کمپنیاں ہیں کہ
اسی کمپنی میں ہر پارٹی کے ایک ہیں۔ وہ اچھا طور پر اس معاملے کو نہ لے سکتیں گے اور یہ اسٹیڈ بگ کمپنی
ہمارے روکنے کے مطابق یا اختیار ہے۔ جس کو چاہیں بلکہ تھیں گواہ کے طور پر وہ ریکارڈ دیکھ سکتی ہے۔
تو یہ منتخب نمائندوں کی کمپنی ہے یہ اچھے طور پر کام کر سکتے ہے۔

جناب اپنے حکمران اس میں صورتی کا وحدت کر دیکھ کیونکہ ساری باتیں سائنسی ہی گھوڑ ہیں۔
یہاں پر کچھ قانونی صورتگالی ہے کہ دونوں قسم کی بوجپستان میں زمین ہیں ایک وہ زمین جس کا سرکار کے نام
پر اسکا اندر راجح ہے یا اُس سے تقریباً تیر پالیں سال پہلے سرکار کے نام اندر راجح ہوا تھا وہ تو سرکار
کی ہے جسکا ہر شیڈنگ میں سرکار کے نام ہے اس زمین میں جو شخص سو روپی بڑھ کر ہے۔ لیکن
وہ قانونی جو کسی بزرگ کی ہوتی ہے۔ ایسی زمینیں ہیں ہمارے بوجپستان میں جو بڑا پیور وہ ہیں جسکا
کھا کے نام اندر راجح نہیں ہیں۔ اکثریت بوجپستان کے علاقوں میں ہیں۔ جو کسی کے نام اندر راجح نہیں ہیں کیونکہ
ملاقوں میں اب شیڈنگ شروع ہوا ہے ۱۹۸۵ء کے بعد یہاں کمپنیاں ہوں کہ خصدار اور مکران
ڈوڈر کے علاقوں میں اس سے پہلے کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ حدوڑ کے حوالے سے وہ اپنی زمینوں
کو پہنچانے لئے رمزبر میں کیا ہے شہاد میں کیا ہے اور جنہ بے میں کیا ہے۔ تو یہ زمینات
لگوں کی اپنی پریزیمپشن ^{presumption} یہ ہے کہ مختلف قبائل کی اپنی حدود اور اپنی حدود میں
اکی زمینات تھیں اور اس وقت بھی یہ صورتگال ہے۔ مردانہی صاحب کے علاقے میں جس علاقے کو
نقیم کرنے لئے یورون اصلی علاقے کو اکتوبر کے حساب سے وہ تقسیم ہو جاتا تھا کہ ریلوے کے
شہاد میں سمجھ ہیں۔ اور فضلان میں تک دوسرے ہیں۔ وہاں پر انداج نہیں تھا۔ یہ ملکا کہ
یہ زمین فکال قبیلہ کی ہے یہ اس طرح ہوتا رہا ہے تو اب یہ دیکھنا ہے اپنے شیڈنگ جس طرح
ذریعہ ملی صاحب نے فرمایا کہ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۰ء تک ہوا اسکے بعد دوسری شیڈنگ ۱۹۳۱ء

سے ۱۹۲۵ء کی تاریخ پر قانون کی جو تشریک ہے۔ وہ اس طرح ہے۔ جس طرح کرنے والے اسلام صاحب نے فرمایا جگہ اس وقت بھل موجود ہے۔ قانون جو آج بھی *exist* کرتا ہے اسکے بارے میں پر نیز پیش (presumption) ہے کہ اگر کوئی زمین اپنی (especially ۱۸۸۹) کے بعد یا ۱۸۶۹ء تک سرکار کے نام اسکا اعلان نہیں ہوتی ہے۔ وہ بیرون الاصنیف ہے تو اس کے بارے میں قیاس یہ ہے کہ یہ زمین اعلان کے لوگوں کی ہے یا مجازی مالکان جو اسکے قریب ہیں۔ انہی ہے۔ تباہ نہیں ہے۔ اور جب ہمارا رواج ہے وہ بھل ہے۔ آپ اور اب کبھی ہیں ہے۔ جب ہمارے باہر قیمت ہوتی ہے۔ وہ بھل اس بنیاد پر ایک بات یہ کہ ہے کہ یہ اور ذریع اعلان صاحب نے فرمایا کہ محدثیات وغیرہ بے سلسلے میں بھل یہ مقامی لوگوں کی اسی میں قانون برداشت ہے۔ کہ جہاں تک کہیں بھومندیت ہے۔ دفعہ ۹۴میں روپیہ بیکٹ کا ہے۔ کہ جہاں کہیں بھومندیت ہے جو *exclusively* حکومت سے متعلق ہے اور یہ حکومت کی ملکیت ہے اس میں لوگوں کی وہ نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانونی صورت حال ہے۔ یہ تو بالکل واضح ہے لیکن چونکہ یہ تحریک اتنا رہے۔ اور چونکہ آپ نے اس پر بحث کر لی ہے اسیں مشورہ یہ دیکھا۔ جس میں آپ سب کی مرضی ہے ہے کہ اسے کشید کیا جائے۔ تو اسکے بعد آج کی نے بھل اس سلسلے میں تحریک پیش کیا ہے۔ تو پندرہ تاریخ کی اجلاس میں یہ تحریک آپ سب حضرات پیش کریں۔ اسوقت کو نہ اقدح کیا جائے اس تحریک اتنا وہیں کی ہے۔ جبکہ جو باتیں یہاں پر ہوتی ہے۔ وہ تمام بلوچستان کے بارے میں ہوتی ہیں۔ تو ۱۵ تاریخ کے لئے اس سلسلے میں تحریک پیش کی جائے جسکے بعد رائے مشاوری کر کے فیصلہ کر لیں گے۔

مطہر سعید احمدی ماسٹر، وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اسے اٹیڈیٹر بلکیٹی کی خواہ کیا جائے۔ جیسا کہ
میں نے پہلے عرض کیا تھا۔

جناب پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی امیر احمد بن حنبل کی رائے بتاتا ہے اس طرح تم کیسے آجاتے اس پر رائے شماری لیتے ہوئے۔ اب اصلی کا اجلاس مورخ ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء دسمبر ۲۰۰۰ء میں منعقد کئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اصلی کا اجلاس شام چاپ یکم نومبر میں پروردگارہ ادارہ (بروز یکشہر) ملک کیلئے ملتوی ہے)